حصہ چہارم

رسالہ قواعد اردو نمبر ۳

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر

ممالک مغربی و شمالی

و منظوری جناب ڈایرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر

ممالک مغربی و شمالی

واسطے استعمال مدارس سررشتہ تعلیم کے

مولوی محمد احسن مدرس اول فارسی مدرسہ بریلی نے

سنہ ۱۸۶۲ء میں تالیف کیا

الہ آباد

گورنمنٹ پریس میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۶۳ء

طبع دوم ۱۰۰۰ جلد	2nd Edition, 1,000 Copies.
قیمت فی جلد ۸/	Price per Copy 8 annas.

حصۂ چہارم قواعد اردو

دیباچہ

جاننا چاہیے کہ یہہ رسالۂ قواعد اردو بموجب ارشاد فیض بنیاد
جناب مستطاب معلی القاب جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ
تعلیم ممالک شمالی و مغربی کے اس احقر العباد محمد احسن مدرس اول
فارسی مدرسہ بریلی نے سنہ ۱۸۶۲ء میں تالیف کیا اور تا بمقدور عبارت
سہل اور قواعد ضروری کا ہونا ملحوظ رکھا اور بعض باتیں عربی اور فارسی
کی جنکا جاننا نوآموزوں کو ضروری اور موجب ہوشیاری کا تھا
وہ بھی درج کی گئیں اور پہلے بیان مطلب سے کچھ اصطلاحیں جو قواعد

ہین مذکور ہونگی لکھی گئین اور چونکہ اس زبان کی صرف و نحو ابھی تک خوب منضبط نہین ہوئی لہذا ناظرین وقت ملاحظہ کے خود جان لینگے کہ کس طرح کی کاوش کرکے یہہ باتین لکھی گئی ہین اس رسالہ مین چار باب ہین اوّل مین اصطلاحات اور دوسرے مین صرف اور تیسرے مین نحو اور چوتھے مین ترکیب کی مثالین اور کچھ فوائد ضروری لکھے گئے ہین

باب اوّل اصطلاحات کے بیان مین

اصطلاح وہ ہے جسکو آدمی ملکر ایک بات ٹھہرالین جیسے حرکت کے اصل معنی ہلنے کے ہین مگر اصطلاح مین زیر اور زبر اور پیش کو کہتے ہین اور اسکو اعراب بھی بولتے ہین ✢

متحرک وہ حرف ہے جسکو زیر یا زبر یا پیش ہو ✢

کسرہ اور جر زیر کو کہتے ہین اور جس حرف کو زیر ہو اسکو مکسور اور مجرور بولتے ہین جیسے کتاب کا کاف اور اسکی علامت (ِ) ہے نیچے حرف کے ✢

فتحہ زبر کو کہتے ہین اور زبر والے حرف کو مفتوح جیسے قلم کا قاف اور اسکی علامت (َ) ہے اوپر حرف کے ✢

ضمہ پیش کو کہتے ہین اور پیش والے حرف کو مضموم جیسے اسم کا الف اور اسکی علامت (ُ) ہے اوپر حرف کے ✢

سکون اور جزم حرکت کے نہونے کو کہتے ہین اور ساکن

اور زدہ جس حرف پر کوئی حرکت نہو اُسکو کہتے ہین جیسے کاغذ کی
ذال اور اُسکی علامت (ْ) ہے اور جس جا دو یا زیادہ ساکن
اکٹھے ہون تو اوّل ساکن کے سوا اَورون کو موقوف کہینگے جیسے
دوست کا سین اور تے +

تشدید دو حرف ایک جنس کو [illegible] یا ایک حرف کو مکرر پڑھنے کو
کہتے ہین اور اس حرف مکرر کو [illegible] ہین جیسے رسّی کا سین
اور اُسکی علامت یہہ (ّ) ہے اوپر حرف کے +

تنوین ایک سی دو حرکتون کو کہتے ہین جو کسی حرف پر آوین جیسے
فوراً کی (ً) پر دو زبر ہین اور بولتے ہین آخر کو نون بڑھا دیا

حرف علت واو اور الف اور یا ہین جنکا مجموعہ وای ہے
اور انکو اس جہت سے علّت کہتے ہین کہ تمام مرض ابدال اور حذف
وغیرہ کا کلام عرب مین اکثر ان تین حرف پر ہوتا ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ لفظ وای مجموعہ ان حروف کا علیل یعنی بیمار کی زبان سے
نکلتا ہے اسواسطے علت کے حرف کہلاتے ہین مگر صحیح وجہ توجیہ
یہ کہ کھینچنے سے الف پیدا ہوتا ہے اسی لیے الف کے موافق حرکت
فتحہ کی ہے اور کسرہ کو کھینچنے سے یا پیدا ہوتی ہے تو اسکے موافق
حرکت کسرہ کی ہے اور پیش کو بڑھانے سے واو پیدا ہوتی ہے تو
اسکے موافق حرکت پیش کی ہے پس جس صورت مین کہ ان حرفون

کے پہلے آنکے موافق حرکت ہوگی اُس صورت مین اُن کو حروف مد کہینگے
کیونکہ مد کے معنی کھینچنے کے ہین اور یے حروف بشرط موافق ہونے حرکت
کے خوب کھینچ جاسکتے ہین جیسے بَاب اور چِیز اور نُور اور اگر ایسا
نہو تو حروف لین کہلاوینگے لین کے معنی ہین نرمی کے اور یہ
حروف اِس صورت مین نرمی سے ادا ہوتے ہین مگر حروف لین
کے صرف واو اور یا ہین اور الف ہمیشہ حرف مد رہیگا اِسلیے
کہ اسکے پہلے سوا زبر کے اَور کوئی حرکت نہین آسکتی ؛

الف مقصورہ وہ جو ی کے طور پر لکھا جاوے جیسے موسیٰ اور
عیسیٰ مین اور الف ممدودہ وہ جو ایسا نہو ؛

واو معروف اُس واو کو کہتے ہین جسکے پہلے پیش ہو اور خوب
جھکا کر پڑھی جاوے جیسے واو نُور کی ؛

واو مجہول جسکے پہلے پیش ہو مگر جھکا کر نہ پڑھی جاوے جیسے واو
شور کی اور اُسکی علامت یہہ (ۄ) ہے باصطلاح جدید ؛

واو معدولہ جو لکھنے مین آوے اور پڑھنے مین نہ آوے
جیسے واو خواب اور خویش کی ؛

یاۓ معروف وہ ی کہ پہلے اُس سے کسرہ ہو اور خوب صاف
پڑھی جاوے جیسے ی قلی کی اور وہ باصطلاح جدید سیدھی لکھی جاتی ہے
یاۓ مجہول وہ ی جو ایسی نہ پڑھی جاوے اور پہلے اُسکے کسرہ ہو

جیسے مجھے اور وہ اُلٹی لکھی جاتی ہے اِسطرح (ے) باصطلاح جدید
ہاے مختفی یعنی ہ پوشیدہ وہ ہے جو اظہار حرکت کے واسطے لفظ کے
آخر مین آوے جیسے نامہ اور جامہ مین ؛
نون غنہ وہ جو ناک مین بولا جاوے جیسے نون اینٹ کا ؛
ہاے مخلوط جو دوسرے حرف کے ساتھ ملکر ایک ساتھ بولی جاوے
جیسے پھاڑنا وغیرہ کی اور وہ باصطلاح جدید دوچشمی لکھی جاتی ہے اور
یہہ صفت اگر اور کسی حرف مین ہوگی تو اُسکو بھی اِسی نام سے کہینگے
جیسے ی کیا کی جو کلمۂ استفہام ہے مخلوط کہلاویگی ؛
متشابہ ایک صورت کے حروف کو کہتے ہین اُن مین سے جس
حرف پر نقطہ ہو اُسکو معجم اور منقوطہ کہتے ہین اور بے نقطہ کو غیر منقوطہ
اور مہملہ اور ب و ت و ث مین تمیز کے واسطے اوّل کو موحّدہ
اور دوسری کو مثنّاۃ اور تیسری کو مثلّثہ کہتے ہین اور ت اور ی
مین فرق کرنیکے واسطے اوّل کو مثنّاۃِ فوقانیہ یا صرف فوقانیہ اور دوسری
کو مثنّاۃِ تحتانیہ یا صرف تحتانیہ کہتے ہین ؛
اور پ اور چ اور ژ اور گ کو حروفِ فارسی کہتے
ہین اور اِنکے مقابل ب اور ج اور ز اور ک کو تازی
جیسے کتاب کو کہینگے بکافِ تازی اور گل کو بکافِ فارسی ؛
اور جو حرف ہندی مین آتے ہین یعنی ٹ اور ڈ اور ڑ اُنکو

ہندی کہتے ہین مثلاً اگر کہین کہ پہاڑ برای ہندی تو ٹ سمجھی جاویگی
اور انکی پہچان کے واسطے انکے اوپر نشان ط یا نشان ٮ کر دیتے ہین
تین حرف کے لفظ مین اول کو فا کلمہ اور دوسرے کو عین کلمہ اور تیسرے
کو لام کلمہ کہا کرتے ہین جیسے حسن مین ح فا کلمہ ہے اور س عین
کلمہ اور ن لام کلمہ کیونکہ فعل مین اول ف ہے اور دوسرا ع اور
تیسرا ل ✝

وزن ایک کلمہ کی حرکتون اور سکون کو دوسرے کلمہ کے ساتھ
مقابل کرنیکا نام ہے اسکی دو قسمین ہین ایک وزن عروضی جسمین ایک
کلمہ کی حرکتین اور سکون دوسرے کلمہ کی حرکتون اور سکون کے ساتھ
برابر ہون یعنی جتنے متحرک ایک کلمہ مین ہون اتنے ہی دوسرے
مین ہون خواہ حرکتین ایک طرح کی ہووین یا نہووین جیسے رستم
اور کاغذ اور بیدل کہ انکا وزن عروضی ایک ہے یعنی ہر ایک
مین دو ہجے پائے جاتے ہین دوسرے وزن صرفی وہ اسکو
کہتے ہین جسمین حرکتین اور سکون دونون کلمون کے برابر ہون
اور حرکتین یکسان ہون یعنی اگر پہلے حرف کو ایک کلمہ کے فتحہ
ہو تو دوسرے کے پہلے حرف کو بھی فتحہ ہو اور علی ہذا القیاس اور
جو حرف زائد کسی جگہہ ایک کلمہ مین ہو وہ دوسرے مین بھی اسی
جگہہ ہووے مثلاً فاعل اور ضارب اور عالم سب کا وزن صرفی ایک ہے

ہے اور ان سب مین الف زائد ہے اور اس رسالہ مین جس جگہہ
وزن بولا جاویگا اُس سے وزن صرفی مراد ہوگا ؛

حروف اصلی وہ ہین کہ گردان کرنے مین موجود رہین اور اُنہین کو مادہ اور مجرد بھی کہتے ہین اور اُنکی پہچان یہہ ہے کہ وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہون جیسے اگر تشریف کا وزن کرین تو تفعیل ہوگا اسلئے اصلی حروف اُسکے ش اور ر اور ف ہونگے جو ف اور ع اور ل کی جگہہ ہین ؛

تعریف کسی چیز کے معنی اس طرح بیان کرنے کہ مخاطب اُسنے وہی چیز سمجھے ؛

صیغہ لفظ کو کہتے ہین ؛

معنی جو چیز کہ کلمہ یا کلام سے سمجھی جاتی ہے اُسکو معنی اور مفہوم کہتے ہین اُنہین سے

مستقل وہ جو بدون دوسری چیز کے ملانے کے سمجھ جاوین جیسے کتاب کے معنی اور

غیر مستقل وہ جو بدون دوسری چیز کے سمجھ نجاوین جیسے سے کے معنی ؛

مرادف جن دو لفظون کے معنی ایک ہون اُنکو مرادف کہتے ہین جیسے کرسی اور چوکی کہ دونون کے ایک ہی معنی ہین ؛

اِس لیئے اِس صورت مین یہ دونون مرادف ہین +

مشترک جو لفظ کہ کئی معنون پر بولا جاوے اُسکو مشترک
کہتے ہین جیسے چاند کہ ماہتاب اور سر کو کہتے ہین یا خط کہ
رقعہ اور چہرہ کے بالون کو کہتے ہین +

وضع ایک شے کو دوسری شے کے واسطے خاص کرنیکو یا بنانیکو
بولتے ہین جو بنانیوالا ہے اُسکو واضع کہتے ہین اور جس شے
کو بناتا ہے اُسکو موضوع اور جسکے لیئے بناتا ہے اُسکو موضوع لہ
اِس صورت مین ہر ایک کلمہ موضوع ہے اور اُسکے معنی موضوع لہ
اور جس نے اُس لفظ کو بنایا وہ واضع ہوگا اور موضوع کو دال
یعنی دلالت کرنیوالا بھی کہتے ہین اور موضوع لہ کو مدلول یعنی دلالت
کیا گیا +

موضوع علم اُس چیز کو کہتے ہین جسکا بیان اُس علم مین کیا
جاوے مثلاً دائرہ اور خط مستقیم وغیرہ کا بیان اقلیدس مین
کیا جاتا ہے اسی واسطے اُسکا موضوع یہی چیزین ہونگی اسی
طرح علم طب کا موضوع آدمی کا بدن ہے اور صرف و نحو کا موضوع
کلمہ اور کلام ہے +

مقدر وہ لفظ کہ عبارت مین نہو اور معنی اُسکے لیئے جاوین اور
اُسکی مثالین آگے آوینگی +

حذف کے معنی دور کرنا اور محذوف وہ لفظ جو دور کیا گیا ہو +
تخفیف کے معنی ہلکا کرنا مخفف وہ لفظ جسمین سے کچھ حذف
کرکے ہلکا کیا ہو جیسے گھیارا گھاس سے +
اشتقاق کے معنی ایک کلمے سے دوسرے کو نکالنا اوّل کو مشتق منہ
اور دوسرے کو مشتق کہتے ہین +
متکلّم کلام کرنیوالے کو کہتے ہین +
مخاطب اور حاضر جس سے کلام کرین +
غائب وہ جسکا ذکر کرین +
واحد ایک کو کہتے ہین +
جمع ایک سے زیادہ کو کہتے ہین +
مذکر نر کو کہتے ہین +
مؤنث مادہ کو کہتے ہین +
اردو کے معنی لشکر کے ہین یہ جو بولی کہ شاہجہان بادشاہ
دہلی کے لشکر مین مستعمل ہوئی تھی اسکو اردو کہتے ہین اور چونکہ
اس لشکر مین ہر طرح کے آدمی تھے اسی واسطے ہر طرح کے الفاظ
سے مرکب ہوگئی +

باب دوم صرف مین

صرف وہ علم ہے کہ جس سے بنانا ایک لفظ کا دوسرے سے اور گردان اور تبدیل اسکی معلوم ہو اور اسکا موضوع کلمہ ہے جو بولی آدمی کے منہہ سے نکلی ہے اسکو لفظ کہتے ہین پس اگر وہ مفرد بامعنی ہو یعنی اسکے ٹکڑے کرنے سے وہی معنی سمجھ مین نہ آوین جو پہلے سمجھے جاتے تھے تو ایسے لفظ کو کلمہ کہتے ہین مثلاً کتاب لفظ مفرد ہے کیونکہ اگر اسکے ٹکڑے کرین مثلاً کا اور تاب اور ان دونون کے معنی دیکھین تو جو کتاب سے سمجھے جاتے تھے وہ ہرگز نہونگے اسیواسطے کتاب کو کلمہ کہینگے اور اگر اس لفظ کے کچھ معنی نہون تو اسکو مہمل لفظ کہتے ہین جیسے کتاب کو الٹا کر بولو اور باتک کہو تو یہہ لفظ مہمل کہلاویگا پھر کلمہ کی تین قسم ہین اسم اور فعل اور حرف ✠

اسم اسکو کہتے ہین جسکے معنی مستقل ہون یعنی بدون اور کلمہ کے ملانے کے سمجھ جاوین اور زمانہ اسکے معنون مین نہ ہو جیسے کاغذ اور گھوڑا اور محمود وغیرہ اور اسکی باعتبار اشتقاق تین قسمین ہین جامد و مشتق و مصدر جامد وہ اسم ہے کہ نہ اس سے کوئی کلمہ نکلا ہو اور نہ وہ کسی سے نکلا ہے [illegible] اور مشتق وہ اسم ہے کہ مصدر سے نکلا ہو

اور مصدر وہ ہے کہ اُس سے فعل اور اسم مشتق نکلین اور
چونکہ مضمون مصدر کا علم صرف کے مطابق زیادہ تر ہے یعنی گردان
اور تبدیل وغیرہ اِس مین بہت ہے اِسی لیئے اوّل اُسی کا بیان
کیا جاتا ہے ÷

جاننا چاہیئے کہ علامت مصدر کی اردو مین حرفِ نا ہے
جیسے کھانا پینا وغیرہ اور وہ باعتبار وضع کے دو قسم ہے
اوّل وضعی کہ جسکو واضع ہند نے مصدر ہی کے معنی مین بنایا
ہو جیسے کاٹنا اور آنا اور جانا وغیرہ ÷

دوسرے غیر وضعی کہ علامت مصدر لفظِ غیر ہندی کے ساتھ ملاکر
مصدر بنالین خواہ وہ لفظ فارسی ہو یا عربی جیسے داغنا کہ داغ
لفظِ فارسی پر علامتِ مصدر بڑھا کر بنایا گیا ہے یا قبولنا کہ قبول
لفظِ عربی پر علامت مصدر کی زیادہ کرنے سے حاصل ہوا ہے
اور کبھی اِسطرح کا مصدر اسم جامد یا صفتِ ہندی پر نا بڑھانے
سے مستعمل کرتے ہین اور یہہ تصرف اہلِ زبان کا ہے جیسے
جوتیانا اور گرمانا کہ جوتی اور گرم پر علامتِ مصدر زیادہ
کی گئی ہے اور اس تصرف مین ایک الف بھی ماقبلِ علامت
مصدر زیادہ ہوتا ہے ÷

اور جو الفاظ کہ مصدر ہندی کے ساتھ ملکر مصدر

مرکب ہوتے ہین انکو بھی داخل مصدرِ غیر وضعی سمجھنا چاہیئے جیسے گم ہونا اور خرچ کرنا اور خوش کرنا وغیرہ مصدر سے فعل اور اسماءِ مشتقہ نکلتے ہین پس ہر ایک کا بیان جدا جدا کیا جاتا ہے ✦

فعل کا بیان

فعل دو طرح کا ہے ایک لغوی جسکو مصدر کہتے ہین اور ایک اصطلاحی جو مصدر سے نکلتا ہے اور اصطلاحی وہ ہے کہ جسکے معنی مستقل ہون اور ایک زمانہ تین زمانون مین سے اُس سے سمجھا جاوے زمانے تین ہین ماضی یعنی گذرا ہوا اور حال یعنی موجود اور مستقبل یعنی آنیوالا اور ہر فعل کے واسطے ضرور ہے کہ کوئی اُسکا فاعل یعنی کرنیوالا ہووے پس اگر فعل صرف فاعل ہی کو چاہے اور فاعل کے سوا اَور چیز کا محتاج نہ ہے تو اُسکو لازم کہتے ہین لازم کے معنی ساتھ رہنے والا تو چونکہ اِس قسم کا فعل ہمیشہ اپنے فاعل کے ساتھ رہتا ہے اسواسطے لازم کہلاتا ہے جیسے کلو سویا اِس مثال مین فعل سونے کا کلو پر تمام ہوا جو کہ فاعل فعل کا تھا اور اگر فاعل کے سوا مفعول کا محتاج ہو یعنی کسی ہوئی چیز کو بھی

چاہے تو اسکو متعدی کہتے ہیں متعدی کے معنی بڑھنے والا تو
چونکہ یہہ فعل فاعل سے بڑھکر مفعول پر پہنچتا ہے اسواسطے متعدی
کہلاتا ہے جیسے مین نے اسکو دیا کہ فعل دینے کا متکلم سے
نکلکر غائب پر پہنچا بعضے افعال لازم ہوتے ہین مگر محتاج
دوسری چیز کے فاعل کے سوا ہوتے ہین ایسے افعال
ناقص کہلاتے ہین انکے فاعل کو اسم کہتے ہین اور جس چیز
کی طرف محتاج ہوتے ہین اسکو انکی خبر بولتے ہین مصدر انکے
ہونا اور رہنا یا جو انکے معنی مین ہو ہین پس جس صورت
مین کہ یہ افعال محتاج خبر کے نہین اور صرف اپنے اسم
کے ساتھ پورے ہو جاوین تو فعل تام کہلاوینگے جیسے اور
فعل لازم ہوتے ہین اور نیز اگر فعل کا فاعل معلوم ہوتا ہے
تو اسکو معروف کہتے ہین جیسے اسنے مارا اور تو مارتا ہے
اور اگر نامعلوم ہو تو فعل مجہول کہلاتا ہے جیسے وہ مارا گیا یا مارا
جاتا ہے کہ مارنیوالا معلوم نہین ٭

تنبیہ

یاد رہے کہ فعل مجہول فعل لازم سے نہین آتا مثلاً
نہین بولتے کہ بیٹھا گیا یا سویا جاویگا وغیرہ

اور پھر فعل کی دو قسمین ہین مثبت اور منفی

مثبت وہ فعل ہے جس سے ہونا یا کرنا فاعل کا سمجھا جائے جیسے کتاب رکھی ہے اور مین پڑھتا ہون اور نفی وہ ہے کہ جس سے نہونا اور نکرنا بوجھا جاوے جیسے تم نہین آئے تھے اور مین نہین مانونگا وغیرہ مگر امر اور نہی کو مثبت اور نفی نہین کہتے +

فائدہ

واضح ہو کہ جیسا کوئی فعل ہوگا ویسا ہی اُسکا مصدر کہلاویگا مثلاً فعل لازم اور معروف ہے تو اُسکے مصدر کو بھی لازم اور معروف کہینگے جیسے کھاوے فعل معروف ہے تو اُسکا مصدر کھانا بھی معروف ہے اور علی ہذا القیاس +

اب فعل جو مصدر سے نکلتے ہیں سات ہین ماضی مضارع حال مستقبل امر نہی فعل معطوف اور ہر ایک کے چھہ صیغے ہوتے ہین واحد غائب جمع غائب واحد حاضر جمع حاضر واحد متکلم جمع متکلم اور یہہ سب افعال بلا واسطہ یا بواسطہ مصدر سے نکلتے ہین پس جسطرح نکلتے ہین وہ طریق سننا چاہیے واضح ہو کہ ہر جگہہ اوّل صیغہ واحد غائب کا بنایا جاتا ہے اور پھر اُس سے پانچ صیغے اَور بنا لیتے ہین اوّل ماضی کو معلوم کرنا چاہیے کہ وہ وہ فعل ہے کہ جسمین زمانہ گذرا ہوا معلوم ہو اسکی

چھہ قسمین هین مطلق قریب بعید شکیہ استمراری تمنائی
ماضی مطلق اسکو کہتے هین جسمین گذرا هوا زمانہ بدون قید
تھوڑے یا بہت کے پایا جاوے اور اسکو مصدر سے اسطرح
بناتے هین کہ علامت مصدر کی یعنی حرف نا دور کرکے دیکھین
اگر واو یا الف آخر مین رہے تو حرف یا یعنی ی مفتوح اور الف
زیادہ کرنے سے ماضی مطلق بنجاویگی جیسے سونا سے سویا اور
کھانا سے کھایا اور اگر واو یا الف نہ رہے تو صرف الف بڑھانا
چاہیئے اور اسکے پہلے حرف کو فتحہ دینا چاہیئے جیسے مارنا سے مارا
اور پینا سے پیا لیکن اگر علامت مصدر سے پہلے حرف کا ماقبل
متحرک هوگا تو اسکو ساکن کرنا پڑیگا جیسے سرکنا اور لچکنا کہ علامت
مصدر سے پہلا حرف کاف ساکن هے اور اس سے پہلے اول
مصدر مین رے هے اور دوسرے مین چ متحرک هے تو انکی ماضی
مین سرکا اور لچکا بسکون ر اور جیم فارسی کہینگے +

فائدہ

بعض مصدرون کی ماضی خلاف قاعدہ مذکورۂ بالا کے آتی هے
جیسے جانا سے گیا کہ قاعدہ کی روسے صیغۂ واحد ماضی جایا هونا
چاہیئے تھا مگر گیا بولتے هین تب بھی مرکب کرنے مین اکثر جگہہ
جایا بولتے هین جیسے مجھسے جایا نہین جاتا یا تم جایا چاہتے هو

اسیطرح کرنا سے کیا اور مرنا سے موا گو کرا اور مرا بھی رائج
ہے اور ہونا سے ہوا بجاے ہویا کے بولا جاتا ہے پس اس
اعتبار سے مصدر کی دو قسمین ہین ایک صحیح کہ ماضی وغیرہ
بنانے مین بقاعدہ ہو جیسے مارنا اور کاٹنا اور ایک غیر
صحیح جو کہ ایسا نہو جیسے جانا کہ ماضی مین گیا ہو جاتا ہے ہو
اور پھر جو قاعدہ ماضی مطلق کا مذکور ہوا تو صیغہ واحد مذکر کا
کا تھا اگر اسکی جمع بنادین تو آخر کے الف کو یاے مجہول سے بدلنا
چاہیے جیسے مارا واحد مذکر ہے اسکی جمع مارے اسیطرح دیا سے
دیے لیکن اگر الف سے پہلے ایسی یا ہو کہ جسکے ما قبل واو یا
الف ہو تو وہ جمع مین ہمزہ پڑھی جاویگی جیسے تم سوئے ہم لائے
کہ واحد تھا سویا اور لایا اور اگر فعل کو مونث بنانا چاہین تو
صیغہ واحد مین الف کی جگہہ یاے معروف بولینگے اور جمع مین یاے
مجہول کی جگہہ یاے معروف اور نون غنہ کہینگے جیسے وہ بیٹھی واحد کی مثال اور
بیٹھین جمع کی مثال اور کبھی جمع مونث مین درمیان یاے
اور نون غنہ کے الف بھی زائد کرلیتے ہین جیسے وے بیٹھیان
مگر اب اسکو کم بولتے ہین اور جسطرح کی یا کہ ماضی مطلق کی جمع
مین ہمزہ ہو جاتی تھی وہ صیغہ مونث مین بھی ہمزہ بولی جاویگی
جیسے وہ لائی تمنے کھائین اور اگر ویسی نہوگی تو مونث مین

محذوف ہوجاویگی جیسے دیا سے دی اور جیا سے جی
ماضی قریب وہ فعل ہے جسمین گذرا زمانہ پایا جاوے اور اُسکی ابتدا تھوڑی دیری
معلوم ہوا اُسکو ماضی مطلق سے بناتے ہین اِس طرح کہ اگر ایسی
ماضی مطلق ہو کہ اُسکے فاعل کے بعد سے لنے علامتِ فاعل آتی ہو تو
اُسکے واسطے صرف دو علامتین ماضی قریب کی مقرر ہین واحد
مذکر یا مؤنث کے واسطے لفظ ہے بفتحۂ ہا جو صیغۂ واحد پر زیادہ ہوتا ہے
جیسے اُسنے مارا ہے یا ماری ہے اور جمع کے واسطے لفظ ہین جو
صیغۂ جمع پر آتا ہے جیسے اُنھون نے کھائے ہین یا کھائین ہین
اور اگر ایسا فعل نہوگا تب ماضی قریب کے واسطے چار علامتین
ہین اوّل ہے واحد غائب اور حاضر کے واسطے دوم ہین
جمع غائب اور متکلم کے واسطے سوم ہون بواوِ معروف و نون
غنہ واحدِ متکلم کے واسطے چہارم ہو بواوِ مجہول جمع حاضر کے واسطے
پس جس صیغہ پر مذکر یا مؤنث کی اِن علامتون مین
سے زائد ہو گی وہ صیغہ ماضی قریب کا ہو جاویگا
جیسے مذکر کے واسطے وہ یا تو بیٹھا ہے وے
یا ہم سب بیٹھے ہین مین بیٹھا ہون تم بیٹھے ہو اور مؤنث مین
وہ یا تو بیٹھی ہے وے یا ہم بیٹھین ہین وغیرہ مگر صیغۂ جمع مؤنث
مین کبھی علامتِ جمع تخفیف کے واسطے صیغہ واحد ہی پر زیادہ کرکے

وے بیٹھی ھین بولا کرتے ہین بجاے وے بیٹھین ہین کے +
ماضی بعید وہ فعل ہے جس مین گذرا زمانہ پایا جاوے اور
اُسکو گذرے ہوئے زیادہ عرصہ ہوا ہو وہ بھی ماضی مطلق
سے بنائی جاتی ہے اِس طرح کہ صیغۂ واحد مذکر پر لفظِ تھا
زیادہ کرین اور باقی صیغے ایسی ہی طرح بنینگے جیسے ماضی مطلق
کے تھے مگر وھان صرف ایک الف آخر مین تھا اور اس ماضی
مین دوسرا الف لفظِ تھا مین بھی ہے تو جو حال پہلے الف کا تانیث
اور جمعیت مین ہوگا وہی حال دوسرے الف کا بھی ہوگا جیسے مرد
سویا تھا عورت سوئی تھی تم بیٹھے تھے وے سوئین تھین مگر
صیغۂ جمع مؤنث مین نونِ غنہ صرف ایک جگہہ بولنا بھی جائز ہے
تخفیف کے واسطے جیسے عورتین آئین تھی یا آئی تھین بجاے
آئین تھین کے +
ماضی شکیہ وہ فعل ہے جسمین گذرا زمانہ پایا جاوے اور اُسکے
ہونے مین شک ہو اُسکو ماضی مطلق سے اِس طرح بناتے ہین
کہ جب ماضی مطلق کے فاعل کے ساتھ علامتِ فاعل لفظ نے
آتی ہو اُسکے واسطے واحد مذکر مین لفظِ ہوگا اور مؤنث مین
ہوگی بواوِ مجہول اور جمع مذکر مین لفظ ہونگے اور مؤنث
مین ہونگی زیادہ کرین جیسے اُسنے پڑھا ہوگا اور اُسنے

پڑھی ہوگی اور بدون علامت کے افعال مین واحدِ غائب و حاضر
مین ہوگا اور جمع غائب اور متکلم مین ہونگے اور واحد متکلم مین
ہونگا بواوِ معروف اور جمع حاضر مین ہوگے بولا جاویگا مذکر کے
واسطے اور مؤنث کے صیغون مین واحد مین الف کی جگہہ ری
معروف اور جمع مین ی مجہول کی جگہہ ی معروف بولی جاویگی
جیسے وہ آیا ہوگا یا آئی ہوگی ہم آئے ہونگے یا آئین ہونگی اور
کبھی لفظِ گا اور گے اِس ماضی مین سے حذف کرکے صرف
ہو اور ہون بولتے ہین جیسے شاید اُسنے کیا ہو اور
وے آگئے ہون اور اِس ماضی کو احتمالی اور موہوم بھی کہتے ہین

فائدہ

سوا اِن چارون ماضی کے اَور کسی فعل کے واسطے لفظِ نے علامت
فاعل نہین آتی اور اِن مین بھی جب کہ فعل لازم ہو یا متعدی مگر ایسا
کہ جسکا دوسرا جز لازم ہو جیسے لے جانا اور دے بیٹھنا وغیرہ تب
بھی علامتِ فاعل نے بولی نجاویگی غرض کہ مصدرِ متعدی کی چار
ماضیون مین جنکا اوپر ذکر ہوا علامتِ فاعل آیا کرتی ہے بشرطیکہ
متعدی مذکور مرکب فعلِ لازم سے نہو جیسے اُسنے پڑھا ہے اور
اُسنے مار اتھا وغیرہ مگر اِس قاعدہ سے مصدر بولنا اور لانا اور
بھولنا خارج ہین یعنی باوجود متعدی ہونے کے اِن مین علامت

فاعل نہین آتی جیسے وہ لایا اور وہ بولا اور تو بولا
ماضی استمراری اُس فعل کو کہتے ہین جو زمانہ گذرے ہوئے مین ہوا اور کرنیوالے نے کام تمام نہ کیا ہو اسی واسطے اِسکو ماضی ناتمام بھی کہتے ہین اور اُسکو اِس طرح بناتے ہین کہ صیغہ واحد مذکر ماضی مطلق سے جو کچھ کہ ماضی بنانے کے واسطے زائد کیا تھا یعنی الف یا لفظ یا دور کرکے لفظ تا تھا بڑھا دین صیغہ واحد مذکر تیار دیگا اور جمع اور مؤنث کے واسطے وہی حال ہوگا جو ماضی مطلق مین گذرا جیسے مرد کھاتا تھا بیل جاتے تھے کتاب پڑھتی تھی عورتین پڑھتین تھین ٭
ماضی تمنائی یا تمنی اُسکو کہتے ہین جسمین گذرا زمانہ ہو اور کرنیوالے نے کام کیا نہ ہو بلکہ کرنے کی آرزو پائی جاتی ہو اِس ماضی کو غیر واقع بھی کہتے ہین اور چونکہ اِس مین تمنا کے معنی بعد حرف شرط کے آتے ہین اِس واسطے ماضی شرطی بھی بولی جاتی ہے اور اُسکے بنانے اور گردان کا طور مثل ماضی ناتمام کے ہے صرف فرق یہہ ہے کہ اِسمین لفظ تا بدون تھا کے ہوتا ہے جیسے وہ پڑھتا وغیرہ اور اکثر یہہ دونون ماضیان ایک دوسرے کی جگہہ بولی جاتی ہین ٭

بیان مضارع کا

مضارع وہ فعل ہے جسمین زمانہ حال اور آیندہ دونون ہو سکتے
ہون مضارع کے معنی مشابہ کے ہین چونکہ یہہ فعل عربی
مین مشابہ اسم فاعل کے ہوتا ہے اس واسطے مضارع نام
ہوا اسکو مصدر سے اس طرح بناتے ہین کہ علامت مصدر
کو گرا کر دیکھین کہ آخر مین الف یا واو ہے یا نہین اگر ہو تو لفظ
وے یا واو مکسور اور یٔ مجہول یا ئے ہمزہ یا یٔ مجہول زیادہ
کرین جیسے وہ سووے یا جاوے یا سوئے اور جائے مگر مصدر
ہونا کہ اسکا مضارع بدون وے یا ئے کے بھی آتا ہے جیسے
ہو اور اگر علامت مصدر گرانے سے کوئی اور حرف رہے
تو اس صورت مین صرف یٔ مجہول لگانی چاہئے جیسے وہ مارے
اور پڑھے اور جس صورت مین کہ آخر کو یٔ رہتی ہو وہان
دونون طرح مضارع درست ہے جیسے جینا سے جیوے
اور جئے اور مضارع کے صیغون مین مذکر و مؤنث یکسان
ہے اور اسیطرح صیغۂ واحد غائب اور حاضر بھی یکسان ہے
مگر واحد متکلم مین بجاے یٔ مجہول کے واو معروف اور
نون غنہ آتا ہے جیسے مین مارون یہہ حال واحد کا ہے
اور اگر جمع مضارع بنا دین تو واحد غائب پر نون غنہ زیادہ

کرین صیغۂ جمع غائب اور متکلم بنجاویگا جیسے وے مارین ہم جاوین
مگر جمع حاضر کرنیکے واسطے بجائے یے مجہول کے واحد مین واو
مجہول لگائی جاتی ہے جیسے تم مارو پس اگر مضارع کی علامت سے
پہلے الف یا واو ہوگا تو متکلم واحد اور جمع حاضر مین واو مذکور ہمزہ
پڑھی جاویگی جیسے مین جاؤن تم بوؤ ✣

حال وہ فعل ہے کہ جسمین زمانہ موجود پایا جاوے اور اسکو اس
طرح بناتے ہین کہ مضارع مین سے علامت اسکی دور کرکے لفظ
تا ہے ملاوین یا بعینہ صیغہ مضارع پر لفظ ہے زیادہ کرین
جیسے مارتا ہے اور مارے ہے اور اسکے مذکر و مؤنث
اور واحد و جمع مین الف لفظ تا کا وہ حال ہوگا جو کہ الف ماضی
مطلق یا تمنائی کا تھا اور لفظ ہے کا وہ حال ہوگا جو کہ ماضی
قریب کے لفظ ہے کا بیان ہوا جیسے وہ کرتا ہے وے پڑھتے
ہین وہ کرتی ہے اور کبھی صیغہ حال کو صیغہ ماضی تمنائی کے
طور پر یعنی بدون لفظ ہے کے بولتے ہین جیسے تو سبق
پڑھتا اور یہہ محاورہ نفی مین اکثر ہے ✣

مستقبل وہ فعل ہے جسمین زمانہ آیندہ پایا جاوے
اور یہہ بھی مضارع سے بنتا ہے اس طرح کہ صیغہ واحد مذکر
پر لفظ گا بکاف فارسی اور صیغہ جمع مذکر پر گے زیادہ کرین

جیسے وہ کریگا مین کرونگا تم کروگے اور مؤنث کے صیغون
مین الف لفظِ گا کا ی معروف سے بدل جاویگا جیسے وہ پڑھیگی
اور ھم پڑھینگے اور کبھی گا اور گے صیغہ ہاے ماضی قریب
اور حال پر لاتے ہین مگر اُنکو مضمون مین کچھ دخل نہیں ہوتا
اور یہہ محاورہ بھی غیر فصیح ہے جیسے مارا ہیگا اور مارتے
ہینگے وغیرہ اور کبھی مصدر کے آخر کے الف کو ے مجہول سے
بدل کر اُس پر لفظِ گا اور گے اور گی بکافِ تازی بڑھانے سے
صیغہ مستقبل ہوتا ہے جیسے مین نہین لکھنے کا یا تو نہین
پڑھنے کی +

امر وہ فعل ہے کہ جسمین حکم کسی کام کے کرنیکا ہووے
اور اُسکے صیغے بھی بعینہ مضارع کے صیغے ہوتے ہین صرف
اِتنا فرق لفظون مین ہے کہ واحد حاضر مضارع کے آخر ے
مجہول یا لفظ وے ہوتا ہے اور امر کے واحد حاضر مین
نہین ہوتا اِسی لیئے امر حاضر مین کچھ اَور لفظ ملانے کی ضرورت
نہین کیونکہ یہہ خود بخود مضارع کے صیغہ سے علیحدہ ہے مگر اَور صیغون
مین چونکہ تمیز نہین ہوتی ہے اِس واسطے کبھی غائب اور متکلم
کے صیغہ ہاے امر مین الفاظِ چاہیے کہ مناسب کہ اور لازم
کہ وغیرہ ملاتے ہین جیسے چاہیئے کہ وہ کرے لازم کہ ہم کرین

اور اکثر مقام تعظیم میں صیغہ واحد امر حاضر پر لفظ ئے یعنی ی
مکسور یا یاء مجہول ملا لیتے ہیں اور یہہ خاص لفظ آپ کے ساتھہ
بولا جاتا ہے جیسے آپ بیٹھئے اور آپ بولیے لیکن اگر امر کے آخر
میں الف ہوگا تو لفظ مذکور سے پہلے ہمزہ بھی زیادہ ہوگا
جیسے لائیے اور اٹھیئے اور اگر اسکے آخر میں واو یا ی
ہوگی تو اس صورت میں جیم بجائے ہمزہ بولا جاویگا اور واو
اور ی مذکور معروف پڑھی جاویگی جیسے دیجیے اور لیجیے
اور ہوجیے اور اکثر کبھی واو میں قاعدہ الف کا جاری کرکے
ہمزہ اسکے بعد بولتے ہیں جیسے کھوئیے اور سوئیے اور کبھی یہی
صیغہ مضارع کے معنی میں آتا ہے جیسے کیا کیجیے کچھ بن نہیں
پڑتی یعنی کیا کریں اور کبھی اس صیغہ پر لفظ گا بھی زیادہ کرلیتے
ہیں مفید معنی استقبال کو ہو یا نہو جیسے لیجیے گا ۔ اور
واضح ہو کہ امر میں زمانہ حال اور استقبال دونوں ہوتے
ہیں مگر کبھی لفظ مذکور کے ملانے سے آخر امر میں زمان استقبال
سمجھا جاتا ہے جیسے تو وہاں جائیو اور اسنے کہیو
یعنی زمان استقبال میں اور کبھی اس لفظ کے آخر کی ی مجہول
کو واو مجہول سے بدل کرتے ہیں اسوقت خاص واسطے
استقبال کے ہوجاتا ہے جیسے ع کاگا سب تن کھائیو

اور جن جن کہائیو پاس ÷ یعنی زمان استقبال مین اور کبھی یہہ صیغہ فائدہ دعا کا بھی دیتا ہے جیسے خدا تمکو زندہ رکھے ÷

فائدہ

صیغۂ مصدر کبھی معنی امر حاضر مین بہت مستعمل ہوتا ہے جیسے یہہ کتاب لانا یعنی لاؤ اور اسمین واحد و جمع برابر ہین ÷ نہی وہ فعل ہے کہ جسمین کسی کام کے نکرنے کا حکم پایا جاوے اور وہ صیغہ ہاے امر پر علامت نہی زیادہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور علامت نہی کی حرف مت اور نہ اور نہین ہین اور ان تینون مین یہہ فرق ہے کہ مت خاص حاضر کے صیغون پر آتا ہے خواہ پہلے ہو یا پیچھے جیسے مت جا اور ڈر مت اور اس پچھلی صورت مین صیغۂ مضارع بجنسہٖ بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے ڈرے مت اور حرف نہ سب صیغون پر آتا ہے مگر فعل سے مقدم جیسے لازم کہ مین نکرون اور تم نکرو اور نہین بھی سب فعلون پر آتا ہے مگر اسکا پیچھے لانا فعل سے اولی ہے جیسے ڈر نہین اور کر نہین اور اور حالات اسکے ویسے ہی ہین جیسے امر مین بیان ہوئے ÷

فعل معطوف کوئی نئی قسم فعل کی ان چھون اقسام سے نہین مگر چونکہ اسکی شکل جدا لگانہ ہے اور دو فعلون

کا ہونا اسمین ضرور ہے اسلیئے اسکو ایک قسم جداگانہ قرار دیتے ہین اُسکے بنانے کا طور یہہ ہے کہ امر حاضر واحد پر لفظ کر یا کے زیادہ کرکے کوئی دوسرا فعل آگے بولتے ہین تو وہ پہلا فعل باصطلاحِ جدید معطوف کہلاتا ہے اور وہ ماضی و مضارع وغیرہ ہوتے ہین دوسرے فعل کا ساتھی ہے یعنی اگر دوسرا فعل ماضی ہوگا تو وہ بھی ماضی ہوگا اور مضارع ہو تو مضارع جیسے مار کر گیا اسکے یہہ معنی ہین کہ مارا اور گیا یا مار کر جاویگا یعنی مار یگا اور جاویگا پس کر اور کے بمعنی اور کے اِس مقام مین مستعمل ہین ؛ یہہ طریق مثبت فعلون کا تھا +

اگر فعل نفی بنایا چاہین تو جس صیغہ پر علامت نفی یعنی نون مفتوح یا لفظِ نہین بڑھا دین وہی صیغہ نفی کا ہو جاویگا جیسے اُسنے مارا ہے یہہ صیغہ ماضی قریب مثبت کا ہے اگر اسپر نہین زیادہ کرکے بولین کہ اُسنے نہین مارا ہے تو یہہ صیغہ نفی ماضی قریب کا ہو جاویگا اور علی ہذا القیاس اور یاد رہے کہ فعل نفی مین علامت نفی کی اوّل مین لانا فصیح ہے +

متعدی کا بیان

فعل لازم اور متعدی کی تعریف پہلے گذر چکی اب یہہ جاننا چاہیئے کہ بعضے مصدر مشترک ہین درمیان لازم اور متعدی

کے جیسے تمھارا سر کھجلاتا ہے کہ یہان کھجلانا لازم بولا گیا
اور اگر کہین تم اپنا بدن کیون کھجلاتے ہو تو متعدی ہے
پھر متعدی کی تین قسمین ہین باعتبار خواہش مفعول کے
یعنی اگر ایک مفعول کو چاہے تو متعدی بیک مفعول جیسے
مارنا اور دو کو چاہے تو متعدی بدو مفعول جیسے دینا اور
تین مفعول کو چاہے تو متعدی بسہ مفعول کہتے ہین جیسے دلوانا
اور نیز متعدی اگر بلا واسطہ کسی حرف زائد کے ہو تو اسکو متعدی
بنفسہ کہتے ہین جیسے دینا اور پڑھنا اور اگر کسی حرف و علامت
کی زیادتی سے بنا ہو تو اسکو متعدی بالواسطہ کہتے ہین جیسے
فعل لازم سے متعدی بنا ہو یا کسی متعدی کو متعدی کیا ہو تو
متعدی بالواسطہ بنانے کے تین قاعدے ہین ٭

قاعدہ اوّل حرف اوّل مصدر پہ جو حرکت ہو اسکو اتنا کھینچنا
کہ کوئی حرف علت پیدا ہو جاوے یعنی فتحہ سے الف اور ضمہ
سے واو مجہول اور کسرہ سے یای معروف ہو جاوے
جیسے ٹلنا کہ حرف اوّل تای ہندی پہ فتحہ ہے جب اسکو کھینچکر الف
کر دیا تو ٹالنا ہوا اور یہی متعدی ہے اسیطرح دبنا سے دابنا
اور مرنا سے مارنا اور کھلنا سے کھولنا اور پسنا سے پیسنا
اور بعضے مصدرون مین تے مجہول بھی ہو جاتی ہے جیسے چھدنا سے چھیدنا اور رتنا سے ریتنا ٭

قاعدۂ دوم فعل لازم کی ماضی مطلق کے آخر مین علامت مصدر
زیادہ کرنی چاہیئے تو متعدی ہو جاویگا اور اسی طرح اگر متعدی
کو متعدی کرنا چاہین جیسے ہنسنا سے ہنسانا اور ڈرنا سے ڈرانا
لیکن اگر ماضی کے آخر سے پہلے ی ہوگی تو وہ لام سے بدل
جاویگی جیسے دینا سے دلانا اور پینا سے پلانا اور اگر علامت
ماضی سے پہلے کوئی حرف علت ہوگا تو وہ تلفظ سے دور ہو جاویگا
صرف اسکی حرکت قائم رہیگی جیسے رونا سے رلانا اور سونا
سے سلانا وغیرہ اور اسیطرح اگر حرف علت علامت مصدر سے
دو حرف پہلے ہو تو وہ بھی دور ہوکر صرف حرکت رہجاویگی جیسے
بولنا سے بلانا اور بھولنا سے بھلانا اور سیکھنا سے سکھانا
اور متعدی بدو مفعول کے واسطے علامت مصدر سے پہلے
وا لگاتے ہین جیسے بچنا سے بچوانا اور دینا سے دلوانا
اور اگر علامت مصدر سے پہلے حرف و یا ی ہو تو وہ لام
سے بدل جاویگی جیسے سونا سے سلوانا اور دینا سے دلوانا
قاعدۂ سوم حرف صحیح کو دوسرے سے بدلنے سے متعدی
بالواسطہ ہوتا ہے جیسے بکنا سے بیچنا اور چھوٹنا سے چھوڑنا
مگر یہہ قاعدہ سماعی ہے اور پہلے دونون قاعدے قیاسی ہین
کہ انسے اور بھی بنا سکتے ہین گو وہ بھی کلی نہین تاہم اکثر مصدر

اُتنے بن سکتے ہین صرف وے مصدر جنکی علامت کے پہلے الف
ہے بہت مختلف ہین مثلاً کھانا کو اگر متعدی کرین تو کھلانا بکسر اول
ہوگا اور گانا کا گوانا اور آنا کا لانا اور جانا کا لیجانا یہان تک
بیان فعل معروف کا ہوا اب کسی فعل متعدی کو مجہول بنایا
چاہین تو اُسکا قاعدہ یہہ ہے کہ جونسا صیغہ کسی
مصدر متعدی کا ہووے وہی صیغہ مصدر جانا سے بناکر اُس مصدر
کی ماضی مطلق پر زیادہ کرین تو اُس صیغہ کا مجہول بنجاویگا مثلاً اگر
کھاوے کا مجہول بناوین جو کہ صیغۂ واحد مضارع ہے مصدر
کھانا سے تو اول مصدر جانا سے صیغۂ واحد مضارع بنایا
جاوے ہوا اُسکو ماضی مطلق مصدر کھانا پر زیادہ کیا تو کھایا
جاوے ہوا اور یہی مجہول ہے کھاوے کا اسی طرح اگر
لانا جو مصدر ہے اُسکو مجہول بناوین تو اُسکی ماضی مطلق یعنی
لایا پر مصدر جانا بڑھایا لایا جانا ہوا اور یہی مجہول ہے لانا کا
اور صیغون کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے اب جاننا
چاہیئے کہ حالتین صدورِ فعل کی پانچ ہین مگر فعل اس جگہہ
عام ہے خواہ لغوی ہو یا اصطلاحی اول صورت بیانیہ
جس مین صرف وقوع یا صدورِ فعل کا ذکر ہوا اور اُسمین داخل
ہین ماضی کی اقسام سوا ماضی تمنائی کے اور مضارع اور

حال اور استقبال خواہ معروف ہون یا مجہول دوسری صورت آمرہ جس سے حکم یا التماس معلوم ہو اور اسمین داخل ہین امر اور نہی کے صیغے تیسری صورت اختیاری جس سے یہہ معلوم ہو کہ فعل کا کرنا فاعل کے اختیار مین ہے اس مین داخل ہے مضارع بعض محاورات مین اور وہ افعال جن پر مصدر سکنا کے صیغے بڑھائے جاوین جیسے مین جا سکا اور تم جا سکے ہو اور وہ جا سکیگا چوتھی صورت شرطیہ جس مین کسی فعل کو دوسرے سے متعلق کرتے ہین اسمین داخل ہے ماضی تمنائی اور مضارع اور حال پانچوین صورت مصدری یعنی حالت مصدری کہ جس سے ہونا یا کرنا کسی کام کا پایا جاوے

قاعدہ فعل کے واحد اور جمع ہونیکا

جاننا چاہیے کہ علامت فاعل کی نے ہے اور مفعول کی لفظ کو پس جس فعل کے ساتھہ ان دونون مین سے کسی کی علامت مذکور نہوگی اسی کی رعایت سے فعل کو واحد یا جمع بولینگے مثلاً اگر فاعل کی علامت فعل کے ساتھہ نہوگی تو فاعل اگر واحد ہوگا تو فعل بھی واحد ہوگا اور جمع ہوگا تو جمع خواہ علامت مفعول مذکور ہو یا نہو جیسے وہ بیٹھا وے بیٹھے وہ پڑھتا ہے کتابون کو وے پڑھتے ہین

کتاب کو ان مثالون مین ضمیر غائب فاعل ہے اسی واسطے فعل
بھی اسی کے مطابق ہے اور اگر مفعول کی علامت مذکور نہو گی
تو مفعول کی رعایت سے وحدت وجمعیت فعل کی ہو گی جیسے
اُنھون نے ایک ورق پڑھا اُسنے چار ورق پڑھے
ان دونون مثالون مین ورق مفعول ہے اُسی کی رعایت
سے فعل واحد اور جمع ہوا ہے اور اگر دونون کی علامت
نہو تو بھی فاعل کی رعایت ہو گی جیسے وہ کتابین پڑھتا ہے
وے کتاب دیکھتے ہین اور اگر دونون کی علامتین مذکور ہون
تو فعل ہمیشہ واحد ہو گا خواہ فاعل یا مفعول واحد ہو یا جمع
جیسے اُسنے کتاب کو پڑھا اُنھون نے کتابون کو پڑھا
اور اسی قاعدہ سے تذکیر وتانیث فعل کی ہو گی یعنی اگر
فاعل کی علامت فعل کے ساتھ نہو گی یا فاعل اور مفعول دونون
کی علامت نہو گی تو فاعل کی رعایت سے فعل کی تذکیر وتانیث
کیجاویگی جیسے مرد سویا عورت سوئی مرد کھانا کھاتا ہے
عورت کھانا کھاتی ہے اور اگر مفعول کی علامت مذکور نہو تو
فعل کی تذکیر وتانیث مفعول کی رعایت سے ہو گی خواہ فاعل
مذکر ہو یا مونث جیسے عورت نے کھانا کھایا مرد نے کتاب
پڑھی اور اگر دونون کی علامت مذکور ہو گی تو فعل مذکر ہی ہو گا

ہمیشہ جیسے اُسنے ایک ورق کو دیکھا اور اُسنے دوسرے ورق
کو دیکھا ؎

اب اِس جگہہ دو گردانین کامل ایک مصدرِ لازمی اور ایک متعدی
کی لکھدی جاتی ہین کہ طالبِ علم اُنکے طریقہ پر اَور ون کو بھی
نکال سکے اور متعدی کی گردان مین صیغہا سے مجہول
بھی درج کیے گئے تاکہ مصدرِ جانا کی گردان بھی اُس ضمن
مین معلوم ہو جاوے اور نفی کے صیغون کو نہین لکھا طالبعلم
علامت نفی صیغہا سے مثبت پر بڑھاکر خود بنا لیوے اور
صیغے جو اکثر مستعمل ہین وہی لکھے گئے ہین ؎

جدول مصدر لازم ہونا			
نام فعل	قسم فاعل	واحد مذکر یا مؤنث	جمع مذکر یا مؤنث
ماضی مطلق	مخاطب	تو ہوا یا ہوئی	تم ہوئے یا ہوئیں
	غائب	وہ 〃 〃	وے 〃 〃
	متکلم	میں 〃 〃	ہم 〃 〃
ماضی قریب	مخاطب	تو ہوا ہے یا ہوئی ہے	تم ہوئے ہو یا ہوئی ہو
	غائب	وہ 〃 〃	وے ہوئے ہیں یا ہوئی ہیں
	متکلم	میں ہوا ہوں یا ہوئی ہوں	ہم 〃 〃
ماضی بعید	مخاطب	تو ہوا تھا یا ہوئی تھی	تم ہوئے تھے یا ہوئی تھیں
	غائب	وہ 〃 〃	وے 〃 〃
	متکلم	میں 〃 〃	ہم 〃 〃
ماضی شکیہ	مخاطب	تو ہوا ہوگا یا ہوئی ہوگی	تم ہوئے ہوگے یا ہوئی ہوگی
	غائب	وہ 〃 〃	وے ہوئے ہونگے یا ہوئی ہونگی
	متکلم	میں ہوا ہوگا یا ہوئی ہوگی	ہم 〃 〃

نام فعل	قسم فاعل	واحد مذکر یا مؤنث	جمع مذکر یا مؤنث
ماضی استمراری	مخاطب	تو ہوتا تھا یا ہوتی تھی	تم ہوتے تھے یا ہوتین تھین
	غائب	وہ 〃 〃	وے 〃 〃
	متکلم	مین 〃 〃	ہم 〃 〃
ماضی تمنائی	مخاطب	تو ہوتا یا ہوتی	تم ہوتے یا ہوتین
	غائب	وہ 〃 〃	وے 〃 〃
	متکلم	مین 〃 〃	ہم 〃 〃
مضارع	مخاطب	تو ہووے اور رہے	تم ہو
	غائب	وہ 〃 〃	وے ہووین اور رہون
	متکلم	مین ہوؤن اور رہون	ہم 〃 〃
حال	مخاطب	تو ہوتا ہے یا ہوتی ہے	تم ہوتے ہو یا ہوتی ہو
	غائب	وہ 〃 〃	وے ہوتے ہین یا ہوتی ہین
	متکلم	مین ہوتا ہون یا ہوتی ہون	ہم 〃 〃
مستقبل	مخاطب	تو ہوگا یا ہوگی	تم ہوگے یا ہوگی
	غائب	وہ 〃 〃	وے ہونگے یا ہونگی
	متکلم	مین ہونگا یا ہونگی	ہم 〃 〃

[illegible]

نامِ فعل	قسمِ فاعل	واحد مذکر یا مؤنث	جمع مذکر یا مؤنث
امر	مخاطب	تو ہو	تم ہو
	غائب	وہ ہو اور ہووے	وے ہوں اور ہوویں
	متکلم	میں ہوں اور ہوؤں	ہم 〃 〃
نہی	مخاطب	تو مت ہو	تم مت ہو
	غائب	وہ نہ ہو اور نہ ہووے	وے نہ ہوں اور نہ ہوویں
	متکلم	میں نہ ہوں اور نہ ہوؤں	ہم 〃 〃
فعل معطوف	〃	ہو کر	ہو کر

مصدرِ متعدی معروف کرنا مصدر مجہول کیا جانا

نامِ فعل	قسمِ فاعل	واحد مذکر یا مؤنث	جمع مذکر یا مؤنث
ماضی مطلق معروف	مخاطب	تو نے کیا یا کی	تم نے کیا یا کی یا تم نے کیے یا کیں
	غائب	اُس نے 〃 〃	اُنھوں نے 〃 〃
	متکلم	میں نے 〃 〃	ہم نے 〃 〃

نام فعل	قسم فاعل	واحد مذکر یا مؤنث	جمع مذکر یا مؤنث
ماضی مطلق مجہول	مخاطب	تو کیا گیا یا کی گئی	تم کیے گئے یا کی گئیں
	غائب	وہ " "	وے " "
	متکلم	میں " "	ہم " "
ماضی قریب معروف	مخاطب	تو نے کیا ہے یا کی ہے	تم نے کیا ہے یا کی ہے یا تم نے کیے ہیں یا کی ہیں
	غائب	اُس نے کیا ہے یا کی ہے	اُنھوں نے " " "
	متکلم	میں نے " "	ہم نے " " "
ماضی قریب مجہول	مخاطب	تو کیا گیا ہے یا کی گئی ہے	تم کیے گئے ہو یا کی گئی ہو
	غائب	وہ " "	وے کیے گئے ہیں یا کی گئی ہیں
	متکلم	میں کیا گیا ہوں یا کی گئی ہوں	ہم " "
ماضی بعید معروف	مخاطب	تو نے کیا تھا یا کی تھی	تم نے کیا تھا یا کی تھی یا تم نے کیے تھے یا کی تھیں
	غائب	اُس نے " "	اُنھوں نے " "
	متکلم	میں نے " "	ہم نے " "
ماضی بعید مجہول	مخاطب	تو کیا گیا تھا یا کی گئی تھی	تم کیے گئے تھے یا کی گئی تھیں
	غائب	وہ " "	وے " "
	متکلم	میں " "	ہم " "

نام فعل	قسم فاعل	واحد مذکر یا مؤنث	جمع مذکر یا مؤنث
ماضی تشکیکیہ معروف	مخاطب	تو نے کیا ہوگا یا کی ہوگی	تم نے کیا ہوگا یا کی ہوگی یا تم نے کیے ہونگے یا کی ہونگی
	غائب	اس نے ″ ″	انھون نے ″ ″
	متکلم	مین نے ″ ″	ہم نے ″ ″
ماضی تشکیکیہ مجہول	مخاطب	تو کیا گیا ہوگا یا کی گئی ہوگی	تم کیے گئے ہوگے یا کی گئی ہوگی
	غائب	وہ ″ ″	وے کیے گئے ہونگے یا کی گئی ہونگی
	متکلم	مین کیا گیا ہونگا یا کی گئی ہونگی	ہم ″ ″
ماضی ناتمام معروف	مخاطب	تو کرتا تھا یا کرتی تھی	تم کرتے تھے یا کرتی تھین
	غائب	وہ ″ ″	وے ″ ″
	متکلم	مین ″ ″	ہم ″ ″
ماضی ناتمام مجہول	مخاطب	تو کیا جاتا تھا یا کی جاتی تھی	تم کیے جاتے تھے یا کی جاتی تھین
	غائب	وہ ″ ″	وے ″ ″
	متکلم	مین ″ ″	ہم ″ ″
ماضی تمنائی معروف	مخاطب	تو کرتا یا کرتی	تم کرتے یا کرتین
	غائب	وہ ″ ″	وے ″ ″
	متکلم	مین ″ ″	ہم ″ ″

نامِ فعل	قسمِ فاعل	واحد مذکر یا مؤنث	جمع مذکر یا مؤنث
ماضی تمنائی مجہول	مخاطب	تو کیا جاتا یا کی جاتی	تم کیے جاتے یا کی جاتیں
	غائب	وہ 〃 〃	وے 〃 〃
	متکلم	میں 〃 〃	ہم 〃 〃
مضارع معروف	مخاطب	تو کرے	تم کرو
	غائب	وہ 〃	وے کریں
	متکلم	میں کروں	ہم 〃
مضارع مجہول	مخاطب	تو کیا جاوے	تم کیے جاؤ
	غائب	وہ 〃	وے کیے جاویں
	متکلم	میں کیا جاوں	ہم 〃
حال معروف	مخاطب	تو کرتا ہے یا کرتی ہے	تم کرتے ہو یا کرتی ہو
	غائب	وہ 〃 〃	وے کرتے ہیں یا کرتی ہیں
	متکلم	میں کرتا ہوں یا کرتی ہوں	ہم 〃 〃
حال مجہول	مخاطب	تو کیا جاتا ہے یا کی جاتی ہے	تم کیے جاتے ہو یا کی جاتی ہو
	غائب	وہ 〃 〃	وے کیے جاتے ہیں یا کی جاتی ہیں
	متکلم	میں کیا جاتا ہوں یا کی جاتی ہوں	ہم 〃 〃

نامِ فعل	قسمِ فاعل	واحدِ مذکر یا مؤنث	جمعِ مذکر یا مؤنث
مستقبلِ معروف	مخاطب	تو کریگا یا کریگی	تم کروگے یا کروگی
	غائب	وہ " "	وے کرینگے یا کرینگی
	متکلم	میں کرونگا یا کرونگی	ہم " "
مستقبلِ مجہول	مخاطب	تو کیا جاویگا یا کی جاویگی	تم کیے جاؤگے یا کی جاؤگی
	غائب	وہ " "	وے کیے جاوینگے یا کیجاوینگی
	متکلم	میں کیا جاؤنگا یا کیجاؤنگی	ہم " "
امرِ معروف	مخاطب	تو کر	تم کرو
	غائب	وہ کرے	وے کریں
	متکلم	میں کروں	ہم "
امرِ مجہول	مخاطب	تو کیا جا یا کی جا	تم کیے جاؤ یا کیجاؤ
	غائب	وہ کیا جاوے یا کیجاوے	وے کیے جاویں یا کی جاویں
	متکلم	میں کیا جاوں یا کی جاوں	ہم کیے جاویں یا کی جاویں
نہیِ معروف	مخاطب	تو مت کر	تم مت کرو
	غائب	وہ نہ کرے	وے نہ کریں
	متکلم	میں نہ کروں	ہم "

نام فعل	قسم فاعل	واحد مذکر یا مونث	جمع مذکر یا مونث
نہی مجہول	مخاطب	تو مت کیا جا یا کی جا	تم مت کیے جاؤ یا کی جاؤ
	غائب	وہ نہ کیا جاوے یا کی جاوے	وے نہ کیے جاویں یا کی جاویں
	متکلم	میں نہ کیا جاؤں یا کی جاؤں	ہم " "
فعل معطوف معروف	"	کر کر یا کر کے	کر کر یا کر کے
فعل معطوف مجہول	"	کیا جا کر یا کیا جا کے کی جا کر یا کی جا کے	کیے جا کر یا کیے جا کے کی جا کر یا کی جا کے

اب مصدر سے جو اسماء مشتق نکلتے ہیں انکو جاننا چاہیے کہ وے سات ہیں حاصل مصدر اسم فاعل اسم مفعول اسم آلہ اسم ظرف اسم حالیہ اسم تفضیل ٭

حاصل مصدر وہ اسم ہے جس سے کیفیت مصدر کی سمجھی جاوے اور علامت مصدر اس میں نہ ہووے یا یوں سمجھنا چاہیے کہ کرنیوالا جو کچھ کام کرتا ہے وہ اثر جو اس کام میں ہے اسکو حاصل مصدر کہتے ہیں جیسے مارنا سے مار اور کوٹنا سے کوٹ اور قاعدہ

حاصل مصدر بنانیکا یہہ ہے کہ علامت مصدر کو گرا کر جو لفظ
رہتا ہے وہی اکثر حاصل مصدر ہوتا ہے جیسے کہ مثالون
مین مذکور ہوا اور کبھی صیغۂ ماضی پر واوِ موقوف یا آن
یا بائے فارسی ملانے سے بنتا ہے جیسے لگاؤ اور چڑھاؤ
اور لگان اور ملان اور ملاپ وغیرہ اور حاصل مصدر
فارسی بھی اردو مین مستعمل ہوتا ہے جسکی علامت اکثر
شین ماقبل مکسور ہے جیسے گردش اور سوزش وغیرہ یا
صیغۂ واحد غائب فعل ماضی ہو جیسے خرید اور فروخت
یا اور کسی طرح کا ہو جیسے آسودگی اور گفتار وغیرہ اور عربی
زبان کے مصدر اور حاصل مصدر مین لفظاً کچھ فرق نہین
معنون کی رعایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مصدر ہے یا حاصل مصدر
اسم فاعل وہ اسم ہے جس سے وہ ذات سمجھی جاوے
کہ جس سے فعل صادر ہوا ہو یا جسکے ساتھ فعل قائم ہو صادر
اور قائم مین یہہ فرق ہے کہ جو فعل اختیاری ہوتا ہے
اُسکو صادر کہتے ہین جیسے مارنا اور آنا اور جانا
وغیرہ کہ ہر ایک فاعل کے اختیار سے ہوتے ہین اور فعل
غیر اختیاری کو قائم کہتے ہین جیسے مرنا اور جینا
کہ فاعل انکو صادر نہین کر سکتا اسی لیے افعال

فاعل کے ساتھہ قائم کہلاتے ہین پس اسم فاعل اِن مصدرون
سے مارنے والا اور آنیوالا اور مرنے والا ہوگا اور قاعدہ
اسمِ فاعل کے بنانے کا یہہ ہے کہ الفِ مصدر کو یاءِ مجہول
سے بدل کر لفظِ والا یا ہارا بڑھا دیوین تو صیغہ واحد
مذکر کا بنجاویگا جیسے مارنے والا یا مارنے ہارا اور جمع
مذکر مین والے اور ہارے بیاءِ مجہول اور مونث
واحد مین والی اور ہاری بیاءِ معروف اور جمع مین والیان
اور ہاریان بولتے ہین اور کبھی آخر مصدر سے الف گرا کر
اور نون کو ساکن کرکے لفظِ ہار بڑھا کر صیغہ اسم فاعل
بناتے ہین جیسے مرن ہار اور ہونہار اور جانہار اور بعضے
مصدرون مین بجاے ہار کے سار یا کار بولتے ہین جیسے
ملنسار اور جانکار مگر استعمال اِن صیغون کا صفت مین بہت ہے
اور اسمِ فاعل فارسی کا بھی اردو مین مستعمل ہے وہ دو طرح
کا ہوتا ہے ایک قیاسی کہ امر واحد فارسی پر ندہ کے لگانے
سے بنتا ہے جیسے زنندہ اور روندہ اور دوسرا اسم
فاعل ترکیبی جسکو سماعی بھی کہتے ہین وہ اِسطرح ہے کہ امر
حاضر پر کوئی اسم جامد یا کوئی حرف ملانے سے اسم
فاعل ہوتا ہے جیسے دستگیر اور جلد ساز وغیرہ اور اِسطرح

کا اسم فاعل صفت مشبہہ کے واسطے بہت مستعمل ہے
جیسے دانا اور بینا اور زردار وغیرہ مگر اِس طرح کا صیغہ
پانچ معنون کے واسطے آتا ہے اور ہر ایک اردو مین
مستعمل ہین اسواسطے اُنکو بھی لکھا جاتا ہے اوّل اسم
فاعل جیسا اُوپر گذرا دوم اسم مفعول جیسے دواے خانہ
ساز یعنی گھر کی بنی ہوئی تیسرے اسم ظرف جیسے زمین
زرخیز یعنی جگہہ زر پیدا ہونے کی چوتھے اسم آلہ جیسے
گل گیر یعنی آلہ گل تراشنے کا پانچوین حاصل مصدر جیسے
آرزوے قدمبوس یعنی تمنا زیارت کی اور بعضے الفاظ
اَور بھی ہین کہ اسماء پر زیادہ کرنے سے اسم فاعل
بناتے ہین اور وہ گر اور گار اور ار ہین جیسے ستمگر اور
گنہگار اور خریدار اور اِسنے بھی معنی صفت مشبہہ کے
حاصل ہوتے ہین اور عربی کے اسم فاعل جو اردو مین
مستعمل ہین اُنکا بیان آگے مفصل آویگا +
اسم مفعول وہ ہے جو دلالت کرے ایسی ذات پر کہ
جس پر فعل فاعل کا واقع ہوا ور نشان اُسکا اردو مین یا
تو ہوا یا گیا ہے جسکو ماضی مطلق پر زیادہ کرنے سے
صیغہ اسم مفعول کا بنجاتا ہے اور بعضی دفعہ خود فعل ماضی

بمعنی اسم مفعول کے آتا ہے جیسے وہ میرا مارا ہے یعنی مارا ہوا
اور اُسکے دونون الف اُور صیغون مین ایسے ہی بدلینگے جیسے
اسم فاعل کے آخر کا الف بدلتا تھا اور فارسی کا اسم
مفعول مثل فریفتہ اور گشتہ وغیرہ بھی اُردو مین مستعمل ہین
اور ایسے ہی عربی کے بھی جنکا بیان مفصل آنے والا ہے ٭
اسم آلہ وہ ہے جس سے ایسی چیز سمجھی جاوے جس سے
فاعل اپنا فعل کر سکے اور اُسکو اِس طرح اُردو مین بناتے ہین
کہ مصدر کے آخر کا الف یاے معروف سے بدل دیتے
ہین جیسے بیلنی اور کترنی اور سنگھنی اور کبھی مصدر کے
الف کو حذف کرکے نون کا فتحہ ماقبل کو دیتے ہین جیسے
بیلن اور لٹکن اور خود مصدر کبھی بمعنی اسم آلہ کے
دیتا ہے جیسے بیلنا اور بعضے مرتبہ اِسکے خلاف بھی آتا
جیسے دتون اور یہہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ صیغہ امر
فارسی جب کسی اسم سے ملتا ہے تو معنی اسم آلہ کے
بھی اُس سے حاصل ہوتے ہین جیسے فتیلہ سوز اور جاروب
اور رومال وغیرہ اور عربی کے اسم آلہ کا نشان یہہ
ہے کہ اُسکے اوّل مین میم مکسور ہوتا ہے جیسے مقراض اور
مفتاح اور مسواک اور مجمر وغیرہ ٭

اسمِ ظرف وہ ہے کہ دلالت کرے مکان یا زمان پر اسکے واسطے کوئی خاص طور اُردو مین نہین کبھی تو علامت مصدر کی جگہہ کی تا زی لگانے سے بنتا ہے جیسے بیٹھک اور کبھی مرکب کرنے سے بطور اضافت کے جیسے لکھنے کی جگہہ اور سونے کا وقت وغیرہ اور کبھی خود مصدر بھی اِس معنی مین مستعمل ہے جیسے جھرنا یعنی جگہہ پانی جھرنے کی اور اسمِ ظرف فارسی اور ہمارے دوسرے مصدر سے کم مشتق ہوتے ہین مگر عربی کی رعایت سے اُنکو بھی اسماءِ مشتقہ مین لکھا گیا اور زیادہ تر بیان ظرف کا مفعول فیہ کے بیان مین آویگا ٭

اسمِ حالیہ وہ ہے کہ بیان کرے ہیئت فاعل یا مفعول کی یا دونون کی اور اُسکا صیغہ بعینہٖ صیغہ ماضی تمنائی ہے بس ایک ہی صیغہ تین معنون مین آتا ہے ماضی تمنائی فعل حال اسمِ حالیہ جیسے زید مسکراتا جاتا ہے تو لفظ مسکراتا حال فاعل کا بیان کرتا ہے کہ زید کی ہیئت یہہ تھی اِسی واسطے مسکراتا اسمِ حالیہ ہے اور کوئلے کو جلتا دیکھا یہان جلتا حالت مفعول کی بیان کرتا ہے اور کبھی اسپر لفظ ہوا بھی زیادہ کرتے ہین جیسے مسکراتا ہوا جاتا تھا اور اگر اُس سے صیغہ جمع یا مونث بناوین تو آخر کے الف کا وہی حال ہوگا جو ماضی تمنائی مین بیان ہوا

اور اسم حالیہ فارسی جسکو امر فارسی یا صفت پر الف و نون بڑھا کر
بناتے ہین اردو مین مستعمل ہوتا ہے جیسے خندان اور شادان*
اسم تفضیل اُس اسم کو کہتے ہین جس سے یہہ ظاہر ہو کہ اُسکے
مدلول کو یعنی اُس ذات کو جسپر وہ بولا گیا ہے زیادتی ہے
غیر پر کسی معنی وصفی مین جیسے رشید زیادہ جاننے والا ہے تو
کلمۂ زیادہ جاننے والا یہہ بتلاتا ہے کہ جسکے واسطے یہہ بولا گیا ہے
یعنی رشید اُسمین معنی وصفی یعنی علم کی زیادتی ہے دوسرے
پر اور اُسکے بنانے کا طور یہہ ہے کہ صیغۂ اسم فاعل پر لفظ زیادہ
یا بہت یا جو لفظ کہ اِس معنی مین ہو بڑھاتے ہین جیسا کہ مثال مین گذرا
اور اسم فاعل فارسی پر لفظ تر اور ترین اور جو لفظ مفید کثرت
ہو زیادہ کرتے ہین جیسے پایندہ تر اور بسیار گو اور کبھی بعض الفاظ
صفت مشبہہ پر بھی زیادہ کرتے ہین اور اِس اعتبار سے
متاخرین نے صفت کی تین قسمین انگریزی زبان کے طور پر
کی ہین ایک نفسی کہ جس مین خود کوئی معنی وصفی پائے جاوین
جیسے اچھا اور برا اور ایک تفضیل بعض کہ جس مین زیادتی
پائی جاوے بعض پر اور علامت اُسکی فارسی مین تر اور اردو
مین بہت وغیرہ ہے جیسے بہت اچھا اور ایک تفضیل کل کہ
جس مین بہت سی زیادتی پائی جاوے جیسے سب سے

اچھّا اور علامت اُسکی اُردو مین بہت سے اور بست سے
وغیرہ اور فارسی مین لفظِ ترین ہے پس تفضیلِ بعض اور تفضیل
کل اسمِ تفضیل مین داخل ہین اور ایک یعنی نفسی صفتِ مشبّہہ
ہے اور صفتِ مشبّہہ اُسکو کہتے ہین کہ جس مین معنی وصفی بطور ہیو
اور قیام کے پائے جاوین بطور ثبوت سے یہہ غرض ہے کہ
وہ معنی نو پیدا نہون بلکہ اُنہین دوام پایا جاتا ہو اور قیام
سے یہہ غرض ہے کہ وہ معنی فاعل کے اختیار مین نہون
جیسے اچھّا اور بُرا اور سُرخ اور سفید اور صفتِ
مشبّہہ مین یہہ بھی شرط ہے کہ واضع نے اُسکو صفت ہی
کے واسطے بنایا ہو اگرچہ صفتِ مشبّہہ اُردو یا فارسی زبان
کی اسمِ مشتق مصدر سے نہین جیسے کہ مثالون سے معلوم ہوا
کہ یہ الفاظ اچھّا اور بُرا اور نیک وبد وغیرہ اسمِ جامد ہین
مگر چونکہ زبانِ عربی مین صفتِ مشبّہہ بھی مصدر سے مشتق
ہوتی ہے اور نیز اسمِ تفضیل سے باعتبار درجات کے کچھ
مناسبت بھی رکھتی ہے اس لیئے اِسکا لکھنا اِس جگہہ مناسب
معلوم ہوا اب جاننا چاہیے کہ اگر صفت کے آخر مین الف ہو تو
وہ جمع مذکر مین ے مجہول سے تبدیل ہوگا جیسے ایک
اچھّا مرد اور دو اچھّے مرد اور مؤنث کے صیغون مین ی

معروف سے جیسے اچھی عورت اور اچھی عورتین اور سوا اِس
صورت کے اَور صیغے صفت کے تذکیر و تانیث و وحدت
و جمعیت مین نہین بدلتے جیسے ایک سرخ کتاب اور چار سرخ
کتابین ہر چند جو صفت کہ کسی حرف وغیرہ کے ملنے سے نہین
بنتی اُسکا کوئی خاص قاعدہ نہین کہ جس سے اُسکا صفت ہونا لفظون
مین معلوم ہو سکے مگر جو صفت کہ کسی حرف کے اوّل یا آخر مین آنے
سے اسم کے بنتی ہے وہ البتہ کچھ با قاعدہ ہے کہ اُنھین سے اَور
بھی بنا سکتے ہین پس جو الفاظ کہ اوّل مین اسم کے لانے سے
معنی صفت کے پیدا کرتے ہین وہ حروف نفی ہین خواہ عربی
ہون یا فارسی یا اُردو جیسے لا علم اور بے ادب اور اَن پڑھ
اور حروف با اور ہم بھی اِسی بات کو مفید ہین جیسے
باتمیز اور ہم درد اور ہم سبق اور جو حروف آخر مین آتے
ہین وے یہ ہین ی معروف جیسے دلّی اور شکّی
اور یا جیسے دُکھیا اور آ جیسے کلسرا اور یلا جیسے رنگیلا
اور اک جیسے تیراک اور لو جیسے جھگڑالو اور کڑ جیسے
بجھکڑ اور یت جیسے ڈھلیت اور ڑا جیسے بھگوڑا اور
اڑی جیسے کھلاڑی اور یل جیسے گٹھیل اور بیل جیسے جھبیل اور فارسی
کے حرف مند اور گیر اور گر اور ور اور گین اور ن

اور ناک اور گار ملانے سے بھی صفت ہوتی ہے جیسے خردمند
اور دلگیر اور کارگر اور رنجور اور شرمگین اور نمکین اور
غمناک اور گنہگار اور کبھی صفت مرکب دو اسم سے ہوتی ہے
جیسے تنہ زور اور جفاکار وغیرہ +
اب چونکہ مصدر اور اسماء مشتقہ عربی کے بھی اردو زبان
مین مستعمل ہوتے ہین لہذا اس جگہہ اس قدر بیان مصدرون
اور اسماء مشتقہ کا کیا جاتا ہے کہ جو فارسی اور اردو والون
کو مفید ہو اور اسکا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ
جو طور کہ اردو دا لون کی جلد سمجھہ مین آنے کے لائق جانا
اس طرح پر لکھا پس جاننا چاہیئے کہ عربی کے فعل دو قسم
ہین اول ثلاثی یعنی سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنی
چار حرفی اور ثلاثی کی دو قسم ہین ایک مجرد یعنی خالص جسکی
ماضی مین تین حرف اصلی ہون جیسے عدل کہ اسکی ماضی مین
ع د ل حروف اصلی ہوتے ہین اور دوسری مزید
یعنی زیادہ کی ہوئی جسکی ماضی مین تین حرف سے زیادہ
ہون جیسے معادلہ کہ اسکی ماضی مین ع د ل کے سوا
ایک الف بھی آتا ہے اسی طرح رباعی بھی دو قسم ہے
مجرد اور مزید مجرد کی ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین

جیسے ترجمہ کہ اسکی ماضی مین ت ر ج م حروف اصلی آتے
ہین اور مزید کی ماضی مین چار سے زیادہ جیسے تنزلزل کہ اسکی
ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین پس ثلاثی
مجرد کے مصدر عربی مین بہت طور آتے ہین اور بعضون
نے اسکے چھپنش وزن حصر بھی کیئے ہین مگر یہہ حصر کلی
نہین اور مین اس جگہہ وہ مصدر بیان کرتا ہون جو اکثر دو مین
مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون ٭
جاننا چاہیے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے
مجرد اور مزید کہلاتے ہین چنانچہ مصدرون ثلاثی مجرد مین باوجود
ایک حرف یا دو یا تین کی زیادتی بھی ہو جاتی ہے مگر چونکہ انکی ماضی
ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہے اس لیئے وہ مصدر ثلاثی مجرد کے
کہلاتے ہین اور انہین تین حرف اصلی ہوتے ہین اور باقی زائد
حروف اصلی کو مادہ مجرد کہتے ہین اور پہلے گذر چکا ہے کہ حروف
اصلی وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع
ہوتے ہین پس جو مصدر کہ انمین زیادتی نہین انکے چھہ وزن
ہین تین تو فعل بسکون عین اور ف کی تینون حرکتون سے
جیسے قتل اور فسق اور شغل اور تین بفتحہ عین اور ف
کی تینون حرکتون سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر اور

جنمین زیادتی ہوتی ہے پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہے
مثلاً پہلے تینون وزنون مین اگر آخر کو ت بڑھاوین تو فَعْلت
بسکون عین اور حرکات ف کے ہوجاویگا جیسے رَحمت اور
رِحلت اور قُدرت اور ایک مصدر بفتحۂ فا و عین بھی آتا ہے
جیسے حَرَکت اور ایک بفتح فا و کسر عین جیسے سَرِقہ بہت
جو مصدر کے آخر مین زائد ہوتی ہے عربی مین بشکل (ۃ)
کے لکھی جاتی ہے یا اُنھین وزنون مین آخر کو الفِ مقصورہ
زیادہ کرین تو فُعْلیٰ بسکون عین و حرکات ف کے ہوگا
جیسے دعویٰ اور ذِکریٰ اور بُشریٰ یا الف عین کلمہ کے بعد داخل
کرین تو فِعَال ہوگا اِس صورت مین عین مفتوح رہیگا اور ف
پر سب حرکات آوینگی جیسے سَلام اور قِیام اور دُعاء اِس
پچھلے مصدر دُعاء مین بعد الف کے واو تھی جو الف کی جہت
سے ہمزہ ہوگیا اور یہہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ الف کے بعد
واو اور یٰ ہمزہ سے بدل جاتی ہین اور فارسی وارُدو
والے ایسے مصدرون مین بدون اضافت کے ہمزہ نہین
لکھتے مثلاً بولتے ہین کہ آپ کی دعا سے بدون ہمزہ کے اور
یا عین کے بعد واو معروف زیادہ کرتے ہین اِس صورت
مین ف کو ضمہ ہوگا جیسے حُصول اور دُخول اور ایک مصدرون

ہین فتحہ بھی آیا ہے جیسے قبول اور کبھی ف کو ساکن کرکے میم مفتوح
اوّل مین لاتے اور عین کو فتحہ یا کسرہ پڑھتے ہین یعنی مَفْعَل
جیسے مَدْخَل اور مَرْجِع اور کبھی دو حرف زیادہ ہوتے ہین یا
تو الف و نون آخر مین جیسے فُعْلان بسکونِ عین و ضمہ و کسرۂ
فا جیسے غُفْران اور حِرمان یا بفتحۂ فا و عین جیسے خَفَقان اور
یا الف بعد عین کے اور ت آخر مین ہو تو فِعالت ہوگا بکسرۂ فا
جیسے سَعادت اور حِکایت اور نِہایت اور یا واوِ معروف
بعدِ عین اور ت آخر مین ہو اِس صورت مین ف کو ضمہ ہی
ہوگا جیسے صُعوبت اور یا میم مفتوح اوّل مین اور ت آخر مین
ہو تو مَفْعَلت بسکونِ فا و فتحۂ عین ہوتا ہے جیسے مَرحَمت اور
کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہے جیسے مَملُکت اور اکثر ثلاثی کے مصدرون
کو اِس وزن مین لاسکتے ہین جیسے حمد کو مَحمَدت اور کرم
کو مَکرَمت وغیرہ اور کبھی تین حرف زیادہ ہوتے ہین الف
بعدِ عین اور ی مفتوح اور ت آخر مین اِس صورت مین
لامِ کلمہ مکسور پڑھا جاویگا جیسے رَفاہیت اور کَراہیت
بفتحۂ فا ۔

پس ثلاثی مجرّد کے مشہور مصدر اِنھین وزنون پر آتے
ہین اب ثلاثی مجرّد کے اسماءِ مشتق کو سننا چاہیے کہ

حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور اسم فاعل وزن پر لفظ
فاعل کے بکسر عین آتا ہے یعنی اگر ثلاثی مجرد کا اسم فاعل معلوم کرنا
چاہو تو اُسکے حروفِ اصلی کو لیکر فے کے آگے الف علامتِ فاعل
زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بنجاویگا
مثلاً قدرت سے اسم فاعل بناوین تو اوّل اُسکے اصلی حرف لیے
ق د ر ہوئے اِن پر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا
یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے اسی طرح اَور ون کو قیاس کرنا چاہیئے
اور یہان تین باتون کا یاد رکھنا چاہیئے اوّل یہہ کہ اگر عین
کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورتِ ی لکھا جاویگا اور ہمزہ بولا
جاویگا جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم دوم یہہ کہ عین
اور لام کلمہ اگر ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل مین ایک ہوجاویگا
جیسے خصوص سے خاص تیسرے یہہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر واو
یا ہمزہ ہوگا تو وہ اردو فارسی کے اسم فاعل مین ی پڑھا
جاویگا جیسے خلوت سے خالی اور قرأت سے قاری اور اگر
صیغہ واحد مؤنث بناوین تو آخر مین گول ۃ زیادہ کرین اور گول ۃ اردو فارسی
مین ھاءِ مختفی کے طور پر لکھی پڑھی جاتی ہے جیسے قادر واحد
مذکر ہے تو قادرہ واحدِ مؤنث ہوگا اور اسم مفعول
اِن مصدرون کا اِس طرح بناتے ہے کہ حروفِ اصلی لیکر میم

مفتوح اوّل مین اور واوِ معروف بعد عین کے زیادہ کرین تو
وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہو جاویگا جیسے رحمت سے اسم مفعول
بنا دین تو اُسکا مادّہ جو رحم ہے اُسپر ترکیب مذکورۂ بالا جاری
کیجئے تو مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا یہان دو قاعدون
کا یاد رکھنا چاہیئے اوّل یہہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہوگا
تو اُسکا اسم مفعول بحذف عین بروزن مَفُول آویگا جیسے قول
سے مقول اور اِسی طرح اگر عین کلمہ یٰ ہوگا تو بروزن مَفِیل
بکسر فا آویگا جیسے بیع سے مبیع دوسرے یہہ کہ اگر مصدر کا
لام کلمہ واو ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واو بروزن مفعو
آویگا جیسے دعوت سے مدعو اور اِسی طرح اگر لام کلمہ مین یٰ
ہوگی تو اسم مفعول بروزن مَفعِی بکسر عین آویگا جیسے رعایت
سے مرعی اور اگر اسکے آخر مین ۃ ملائی جاویگی تو واو یا
مشدد ہو جاویگی جیسے مدعوّہ اور مرعیّہ اور صیغہ مؤنث
اسم مفعول مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیئے ٭
اسم آلہ اِس طرح بنتا ہے کہ حروف اصلی پر میم مکسور اوّل
مین لگا کر عین کو فتحہ دیتے ہین تو مِفعَل ہوتا ہے جیسے منبر
اور کبھی ۃ آخر مین زیادہ کرلیتے ہین تو مفعلہ ہوتا ہے
جیسے مِنطقہ نطاق سے اور کبھی بعد عین کے الف زیادہ

کرتے ہین تو مِفعال ہوتا ہے جیسے قرض سے مقراض اور فتح سے مفتاح ✦

اسمِ ظرف حروفِ اصلی کے اوّل مین میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین اہلِ زبان سے سننے پر منحصر ہے جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو زائد کرتے ہین جیسے مدرسہ اور اگر لام کلمہ مین حرفِ علت ہوگا تو اسمِ ظرف مین الف پڑھا جاویگا جیسے سعی سے مسعیٰ اور رعایت سے مرعیٰ ✦

اسمِ حالیہ کا کوئی وزن خاص عربی مین نہین ✦

اسمِ تفضیل عربی کا اس طرح بناتے ہین کہ مادہ کے اوّل مین الفِ مفتوح لگاتے ہین اور عین اور لام کو فتحہ سے ملاتے ہین جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مؤنث بنانا چاہین تو ف اور ع کو ضمہ سے ملاوین اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کرین جیسے حسن سے حسنیٰ اور اگر مصدر مین لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسمِ تفضیل مین الفِ مقصورہ لکھا پڑھا جاویگا جیسے علو سے اعلیٰ اور شکایت سے اشکیٰ ✦

صفت مشبّہ اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہے مگر اُسکے
بنانے کا کوئی طریق کلیّہ نہین سواے وزنِ فاعل کے اور جتنے
وزن ایسے ہون کہ اُن مین معنی وصفی پاے جاتے ہون وہ
صفتِ مشبّہ کہلاتے ہین مگر یہان چند اوزان اُسکے لکھدیے
جاتے ہین جو اُردو مین اکثر آتے ہین وزن اُسکے لیے ہین
فَعْل بسکونِ عین وحرکاتِ ف جیسے صَعْب اور صِفر اور صُلب
اور فَعِل بفتحۂ فا وکسرہ عین جیسے حَسَن اور خَشِن اور اَفعَل
مثل اسمِ تفضیل جیسے اَحمر اور اَسود یہہ وزن رنگ اور عیب
مین بہت مستعمل ہے جیسے اَبیض اور اَعرج وغیرہ اور فَیعِل
بفتحۂ فا وکسرِ عین جیسے مَیِّت اور سَیِّد اس مین عین کلمہ اکثری
ہوتا ہے اور فُعَال بفتحہ وضمّہ فا جیسے جَبان اور شُجاع
اور فَعِیل جیسے شریف یہہ وزن بہت آتا ہے ایسے مصدرون
سے جو اختیاری نہون جیسے کریم کرم سے اور حسین حُسن
سے اور فَعُول بفتحۂ فا جیسے صبور اور فَعلان بفتحہ وضمّہ فاو
سکونِ عین جیسے عَطشان اور عُریان اور فَعّال بفتحہ فاو
تشدیدِ عین اور یہہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہے جیسے
کَذّاب یعنی بہت دروغ گو حد سے زیادہ اور کبھی اِس مین
ہ بھی زیادہ کرلیتے ہین جیسے عَلّامہ حد سے زیادہ جاننے والا

اور نیز نام پیشہ والون کے اکثر اسي وزن پر ہوتے ہین جیسے
صرّاف بزّاز بقّال نجّار وغیرہ +

اب ثلاثي مزید کے مصدرون کو سننا چاہیے کہ جو مصدر کہ
اُردو فارسي مین بہت مستعمل ہین وہ آٹھ ہین اوّل اِفعال بکسر الف
وسکون فا پس جس مصدر ثلاثي مجرّد کو اِس وزن پر بنانا چاہین
اُسکے حروفِ اصلي کے اوّل مین الفِ مکسور لگانا چاہیئے اور
ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہیئے وزن اِفعال کا
ہو جاویگا مثلاً کرامت سے اگر اِفعال بنا وین تو اُسکے حروفِ
اصلي جو کرم ہین اُن پر قاعدۂ مذکور جاري کیا تو اکرام ہوا
لیکن یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا چاہیئے اوّل یہہ کہ اگر
کسي مصدرِ مجرّد مین ف کلمہ واو ہوگا تو وہ اِس مصدر مین ي
ہو جاویگا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا دوم
اگر عین کلمہ واو یا ي ہوگا تو اِس مصدر مین حذف ہو جاویگا
اور اُسکے عوض آخر مین ت زیادہ کیجاویگي جیسے عون سے
اِعانت بجاے اِعوان کے اور قیام سے اِقامت بجاے
اقیام کے سوم اگر لام کلمہ مین واو یا ي ہوگي تو وہ اِس
مصدر مین ہمزہ سے بدل جاویگي کیونکہ الف کے بعد واقع
ہوگي اور اِس ہمزہ کا حال اُوپر گذر چکا ہے کہ فارسي والے

بدون اضافت کے اسکو لکھے نہین جیسے عفو سے اعفاء **فائدہ**
ثلاثی مجرد کو اس مصدر مین لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہین
مثلاً کرامت کے معنی تھے بزرگ ہونا جب اسکو افعال مین لاکر
اکرام کیا تو معنی ہوئے بزرگ کرنا ✣

دوسرا مصدر استفعال بکسر الف وتا وسکون سین وفا
جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام اس مصدر مین دو الف
اور سین اور ت زیادہ ہین مصدر اول کے تینون قاعدے
اس مصدر مین بھی جاری رہینگے اول کی مثال وزن سے
استیزان دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے
استقامت سوم کی مثال عفو سے استعفا اس مصدر کے معنی
مین اکثر سوال کے معنی پائے جاتے ہین جیسے عفو کے معنی معاف
کرنا اور استعفا کے معنی طلب عفو کی کرنا **تنبیہ** اس
مصدر کی ت کا کسرہ تلفظ مین خوب صاف پڑھنا چاہیے ناواقف
اکثر فتحہ پڑھا کرتے ہین **تیسرا مصدر** انفعال ہے بکسر الف وفا
وسکون نون اس مصدر مین دو الف اور نون زیادہ ہے
اور ف کے کسرہ کو اس مصدر مین مبتدی سے خوب صاف ادا
ہونا چاہیے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف
اور قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری ہے

جیسے طفی سے اِطّفا اور یہہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے ؛
چوتھا مصدر اِفتِعال ہے کہ مجرّد کے اوّل مین ہمزہ مکسور
اور بعد ف کے ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے
بنتا ہے جیسے شغل سے اِشتغال اور قدر سے اِقتدار اِس مصدر کے
تلفظ مین ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیئے نا واقف اکثر ت
کو فتحہ پڑھتے ہین یا موقوف پڑھتے ہین اور سوا اِسکے تین قاعدون
کا لحاظ رکھنا چاہیئے اوّل یہہ کہ ف کلمے کی جگہہ مجرّد مین اگر
واو یا ی ہوگی تو وہ اِس مصدر مین ت سے بدل ہو کر ت
زائد مین ادغام کرکے پڑھی جاویگی جیسے وعد سے اِتّحاد اور
یقین سے اِتّقان دوسرے یہہ کہ اگر مجرّد مین ف کلمے کی
جگہہ ص یا ض ہوگا تو اِس صورت مین ت اِس مصدر کی ط سے
بدل جاویگی جیسے صبر سے اِصطبار اور ضرب سے اِضطراب اور اگر
د ہوگی تو ت کو دال کرکے اوّل دال مین ادغام کرینگے جیسے
دعویٰ سے اِدّعا تیسرے یہہ کہ قاعدہ سوم مصدر اوّل کا
اِس مصدر مین بھی جاری رہیگا جیسے بغی سے اِبتغا اور شہوت
سے اِشتہا فائدہ یہہ مصدر اکثر حصول کے
معنی کے واسطے آتا ہے جیسے اِقتدار قدرت حاصل کرنا
اور اِصطبار صبر حاصل کرنا ؛

پانچواں مصدر تَفَعُّل ہے بفتحہ تا و فا و تشدیدِ عین مضموم کہ اس میں ت اور ایک عین زیادہ ہے اِس مصدر کے تلفظ میں عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اور سوا اسکے ایک قاعدے کا لحاظ اَور بھی ضرورت ہے یعنی جب کہ بجاے لام کلمے کے مجرّد میں واو یا یٓ ہو گی تو عین کلمہ بکسورہ پڑھا جاویگا اور واو بھی یٓ سے بدل جاویگی جیسے شکوہ سے تشکّی اور جلوہ سے تجلّی اور کبھی فارسی والے اِس یٓ کو الف پڑھتے ہیں جیسے تمنّی کو تمنّا کہتے ہیں اور یہہ مصدر بتکلّف کسی چیز کے ظاہر کرنے کو آتا ہے جیسے تمرّض یعنی بتکلّف مرض ظاہر کرنا اور کبھی تھوڑے تھوڑے کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنی تھوڑا تھوڑا پینا +

چھٹا مصدر تفاعل ہے اِس میں اور پانچویں مصدر میں صرف اِتنا فرق ہے کہ وہاں بعد ف کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہاں الف زائد ہے اور جو قاعدہ فلاں لکھا گیا ہے وہی یہاں بھی خیال رکھنا چاہیئے یعنی اگر لام کلمہ واو اور یا نہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اِس یٓ کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہیں جیسے تقاضی

کو تقاضا کہتے ہین اور یہہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے
جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے
واسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل یعنی بتکلف جاہل بن جانا +

ساتوان مصدر مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور
حروف زائد اس مین میم اور الف اور ت ہین اس مصدر
کے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ تلفظ مین قابل لحاظ کے ہے اور ت
اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین جیسے مناسبت اور موافقت
اور کبھی گول بشکل ہاے مختفی لکھتے ہین جیسے مقابلہ اور معاہدہ
کلیہ یہہ ہے کہ جو لفظ اردو مین مونث بولا جاتا ہے اور اس مصدر
کے وزن پر ہے اس مین لمبی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیساکہ
مثالون سے معلوم ہوا اور یہہ مصدر کبھی فعال بکسر فا کے وزن
پر بھی آتا ہے جیسے مقاتلہ اور قتال اور مجادلہ اور جدال اور
اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے یعنی اگر مجرد مین
لام کلمہ واو یا یا ہو تو وہ اس مصدر مین الف پڑھا جاویگا
جیسے رعایت سے مراعات اور لقا سے ملاقات اور یہہ مصدر
شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے تقاتل آپس مین لڑنا اور
مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا +

آٹھوان مصدر تفعیل ہے بفتحہ تا و سکون فا و کسر عین

اور اس مین ت اوّل مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کرکے آخر مین ہاء مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ اس دوسرے وزن مین خیال ت کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہے اور یہہ وزن خاص اُس وقت ضرور ہوتا ہے جب کہ آخر مین مجرّد کے واو یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ اور یہہ مصدر متعدّی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے جیسے کرامت بزرگ ہونا اور تکریم بزرگ کرنا +

اور رباعی مجرّد کا مصدر ایک ہے وزن اُسکا فَعْلَلَہ بفتحہ فا و سکون عین و فتحہ ہر دو لام جیسے ترجمہ بفتحہ جیم اس مین آخر کو ہ زیادہ ہوتی ہے اور چار حرف اصلی ہوتے ہین اور اکثر اُسکے مصدر مضاعف یعنی دو حرف مکرّر سے بنے ہوئے آتے ہین جیسے سلسلہ کہ سین بھی دوبار ہے اور لام بھی دوبار اور زلزلہ اس مصدر مین لام اوّل کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیے +

اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن اردو مین مستعمل ہے یعنی تَفَعْلُل بفتحہ تا زائدہ و فا و سکون عین و ضمہ لام اوّل جیسے

تسلسل اور تزلزل اور تذبذب وغیرہ اب اِن مصدرون
کے اسماءِ مشتقات کو سننا چاہیے کہ سوا اِسمِ فاعل اور اسم
مفعول کے اَور کوئی مشتق اِنسے نہین آتا بلکہ اسم مفعول
ہی حاصل مصدر اور ظرف کے معنون مین مستعمل ہے اور
طور بنانے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کا یکسان ہے
پس جن چار مصدرون کے اوّل مین الف مکسور تھا
اُنکا اگر اسمِ فاعل بنا دین تو دونون الف کو گرا کر میم مضموم
اوّل مین لگانا چاہیے اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے
ملانا چاہیے اور اُس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اُسکو فتحہ
دینا چاہیے مثلاً اِفعال مین جب دونون الف کو گرایا اور عین
کو کسرہ دیا اور میم مضموم اوّل مین لگایا تو مُفعِل ہو گیا یہی
اسمِ فاعل ہے جیسے اِضمان سے مُضمِن اور اجرام سے مُجرِم
اور اِفتعال مین سے دونون الف گرا کر میم مضموم اوّل مین لگایا
اور عین کو کسرہ دیا اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اُسکو
فتحہ دیا تو مُفتَعِل ہوا جیسے انتظام سے مُنتَظِم اور اِرتہان سے
مُرتہِن اسی طرح اِنفعال مین ف کو فتحہ دینا ہوگا اور اِستفعال
مین ت کو اور اسمِ فاعل مُنفَعِل اور مُستَفعِل ہونگے جیسے انصرام
سے مُنصَرِم اور اِستحکام سے مُستَحکِم اور اگر عین کلمہ کو فتحہ

پڑھا جاوے تو بھی صیغے اسم مفعول کے ہو جاوینگے جیسے متحکم اور
مستحکم اور منتقی اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہے اسکا اسم
مفعول نہیں آتا اب یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا ضرور ہے
اول یہہ کہ اگر مجرد مین عین کلمہ حرف علت ہوگا تو وہ مصدر
افعال اور استفعال کے اسم فاعل مین یاے معروف سے بدل
جاویگا جیسے اقامت جو افعال ہے قیام سے اسکا اسم فاعل
مقیم ہوگا اور استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور
افتعال مین وہ الف سے بدل جاویگا جیسے انقیاد سے منقاد اور
اختیار سے مختار اور اسم مفعول مین ان چارون مصدرون
کے حرف علت مذکور الف سے بدل جاویگا مثلاً اقامت کا اسم
مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس
سے معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول
ایک ہی طرح کا ہوگا دوم یہہ کہ اگر مجرد مین لام کلمہ
کی جگہہ حرف علت ہوگا تو وہ اسم فاعل مین چارون مصدرون
کے یاے معروف پڑھا جاویگا اور اسم مفعول مین الف
جیسے مقتضی اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا
اور ایسے اسم مفعولون کو یاے سے اور الف سے دونون
طرح لکھنا جائز ہے فارسی والے اکثر الف سے لکھتے ہین

تیسرے یہہ کہ اگر مجرد میں عین و لام ایک ہی حرف ہونگے تو
اسم فاعل اِن مصدروں میں ایک حرف حذف ہو جاویگا
اور اِفعال اور استفعال میں فتحہ و کسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاویگا
جیسے مُحِب اور مُستَحِق کہ اصل میں مُحْبِب اور مُسْتَحْقِق تھا اور مصدر
اِفتِعال میں اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے
ہونگے جیسے مُختَص اور مُشتَق وغیرہ اب باقی کے مصدروں
کا اسم فاعل سننا چاہیئے کہ سواے مصدرِ تفعیل کے اور مصدروں
کے اسم فاعل کا یہہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اوّل میں مصدر
کے زیادہ کرو اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل
بنجاویگا مگر مصدر مُفاعَلت سے ت بھی دور کرنی پڑیگی
جیسے تَفاعُل اور تَفَعُّل سے اسم فاعل مُتَفاعِل اور مُتَفَعِّل مثلاً تَلاطُم
سے مُتَلاطِم اور تَصَرُّف سے مُتَصَرِّف اور مُفاعَلت سے مُفاعِل آویگا
کیونکہ آخر سے ت گراکر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا
میم تو پہلے سے موجود ہے اُسکی کچھہ حاجت نہیں جیسے مُناسَبت
سے مُناسِب اور فَعْلَلَہ سے مُفَعْلِل جیسے تَرجمہ سے مُترجِم اِسی طرح
تَزَلزُل سے مُتَزَلزِل اور اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بنانا ہو
تو ت اور ی کو گرا کر میم مضموم اوّل میں لگاؤ اور فے کو
فتحہ دیکر عین کو تشدید کرکے مکسور کرو جیسے تحقیق سے مُحَقِّق

اور تکلیف سے تکلّف اور اسم مفعول اِن مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہوجاتا ہے اور قاعدۂ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے بیان مین لکھا گیا ہے وہ یہان بھی جاری رہیگا جیسے متمنی اور متمنّا اور متقاضی اور متقاضا اور متلاقی اور متلاقی اور متنقی اور متنقا وغیرہ

اسم جامد کا بیان

اسم جامد کی دو قسم ہین نکرہ اور معرفہ نکرہ وہ اسم ہے کہ غیر معین چیز پر دلالت کرے جیسے مرد کہ ہر ایک مرد کو کہہ سکتے ہین اور نکرہ کا نام اسم جنس بھی ہے اور معرفہ وہ ہے جس سے کوئی معین چیز سمجھی جاوے جیسے زید اور برلی اور اسکی سات قسمین ہین اوّل علَم بفتحہ عین ولام علَم کے معنی نشان کے ہین مگر اصطلاح مین اُس نام کو کہتے ہین کہ کسی معین چیز کا ہو جیسے کلو کہ بنانے والے نے صرف ایک شخص کے واسطے وضع کیا ہے اور علم کئی طرح کے ہوتے ہین اگر علم مین کچھہ معنی وصفی پائے جاوین اور واضع اُسکا کوئی بڑا شخص ہو تو ایسے علم کو خطاب کہتے ہین جیسے شجاع الدولہ کہ بادشاہون کے یہان سے امیرون کو ملتا

ہے اور اگر نام کسی رشتہ سے پکارا جاوے تو اُسکو کُنیت
کہتے ہین جیسے احمد کا باپ یا کلو کا بیٹا اور اگر پہلے کوئی اَور
نام تھا اور پھر اَور ہو گیا تو اُس دوسرے کو عُرف کہتے ہین
یعنی مشہور اِس نام سے ہے جیسے کسی شخص کا نام کلو ہو اور
وہ احمد کے نام سے معروف ہو جاوے تو احمد کو کلو کا عُرف
کہینگے اور عرف دو قسم ہے ایک عرفِ عام کہ سب کہین
وہی نام مشہور ہو جاوے اور اصلی نام چھوٹ جاوے
اور ایک عرفِ خاص کہ بعض موقع پر وہ نام کی طرح ہو جاوے
جیسے تخلّص یعنی وہ نام کہ شاعر اپنے واسطے خاص شعرون مین
مقرر کرتے ہین اور اِس طرح کا نام کبھی مشہور ہو جاتا ہے
تو اِس صورت مین عرف مین داخل ہوگا مگر عرف خاص کہینگے
اور بعضی دفعہ مشہور ہوتے ہوتے عرفِ عام بھی ہو جاتا ہے
جیسے سعدی اور جامی اور نظامی کہ اُنکے اصلی نام کی بہ نسبت
سب لوگون مین زیادہ مشہور یہی تخلّص ہین اور اردو کے
نامون مین تعظیم کے واسطے کچھ الفاظ باعتبار قوم یا پیشہ وغیرہ
کے زیادہ کرتے ہین جیسے راجپوتون کے نام مین سنگھ اور
کایتھون کے نام مین رائے اور مہاجنون کے نام پر ساہ
یا سیٹھ اور برہمنون کے نام پر پانڈے اور تیواری وغیرہ

اور مسلمانون کے نام پر میر صاحب اور شیخ صاحب اور خان صاحب
وغیرہ اس طرح کے الفاظ کو القاب کہتے ہین +
دوسری قسم معرفہ کی ضمیر ہے اور وہ اُس کلمہ کو
کہتے ہین کہ بجاے اسم کے مستعمل ہو واسطے اختصار اور
دور کرنے تکرار کے اور اسکے چھ صیغے ہین متکلم کے واسطے
مین اور مخاطب کے واسطے تو اور قدیم زبان مین واسطے
مخاطب کے تین بروزن مین بولتے تھے مگر اب متروک ہے
اور غائب کے لیئے وہ اور انکی جمع ہم اور تم اور وے
ہین پس اس حساب سے چھہ لفظ ہوئے اور جمع غائب
مین وہ بھی بولتے ہین جسکی طرف ضمیر پھرتی ہے اسکو
مرجع کہا کرتے ہین تیسری قسم معرفہ کی اسم اشارہ
ہے یعنی وہ کلمہ جو واسطے اشارہ کے موضوع ہوا ہے اور
وہ اَیہ دو ہین واسطے اشارۂ قریب کے یہہ اور واسطے
اشارۂ بعید کے وہ اور جمع انکی یے اور وے ہے
بیاءِ مجہول اس بیان سے ظاہر ہوا کہ اَیہ دو مین اشارۂ بعید
اور ضمیر غائب ایک ہی ہین فرق دونون مین صرف
معنوی ہے کہ اشارہ اعضاے ظاہری وغیرہ سے ہوتا ہے
اور ضمیر مین یہہ بات نہین ہوتی جسکی طرف اشارہ کرتے ہین

اسکو مشار الیہ کہتے ہین **چوتھی قسم اسم موصول** ہے
وہ اس کلمہ کو کہتے ہین کہ بدون صلے کے کلام مین سمجھا نجاوے
صلہ اسکا ایک جملہ ہوا کرتا ہے اور اسم موصول کے دو لفظ
ہین **جو** اور **جون** انمین واحد اور جمع برابر ہین جیسے جو
آدمی کہ کل آیا تھا اب حاضر ہے اس مثال مین جو آدمی
اسم موصول ہے اور کل آیا تھا یہہ اسکا صلہ ہے اسی طرح
اور مثالون مین قیاس کرنا چاہیئے اور کبھی یا اسم موصول
مین معنی شرط کے ملحوظ ہوتے ہین اسوقت لفظ **سو** یا **تون**
جواب مین آتا ہے جیسے جو آویگا سو پاویگا یا جون آیا تھا تون
چلا گیا مگر یہہ پچھلا محاورہ فصیح نہین **فائدہ** ان پچھلی دونون
قسمون کو مبہمات بولتے ہین اور کبھی یہہ تین قسمین یعنی ضمیر سے
اسم موصول تک حروف کے آنے سے بدل جاتی ہین اسکا
بیان تبدیل اسما مین آویگا **پانچوین قسم** معرفہ
کی یہہ ہے کہ ندا یعنی پکارنے سے معرفہ ہو جاوے جیسے
او آدمی بس اگرچہ آدمی نکرہ ہے مگر چونکہ یہہ پکارا گیا ہے
اس واسطے معرفہ ہو گیا کیونکہ پکارا اسی کو کرتے ہین جسکو سامنے
دیکھتے ہین اور وہ معین ہوتا ہے اس سے دوسرا مراد نہین
ہو سکتا اس اعتبار سے اگر پکارنے کی صورت مین کسی غیر معین

ہی کو پکارین تو وہ نکرہ رہیگا جیسے اندھا آدمی کسی غیر معین
کو پکار کر کچھ کہے تو وہ نکرہ رہیگا **چھٹی صورت** معرفہ
کی یہہ ہے کہ کچھ خاص الفاظ زیادہ کرنے سے معرفہ ہوجاوے
جیسے لفظِ معلوم یا معہود وغیرہ مثلاً یہہ بات مردِ معلوم نے کہی
پس اِس صورت مین مرد اگرچہ نکرہ تھا مگر جب اِسکے ساتھ معلوم
لگا یا تو مخاطب نے جان لیا کہ فلانا شخص مراد ہے اِسی لیے
اِسکو معرفہ کہینگے **ساتوین صورت** معرفہ کی یہہ ہے
کہ کوئی اسم مضاف ہو اِن چیزون مین سے ایک کی طرف
سواے ندا کی صورت کے تو وہ بھی معرفہ ہو جاویگا ترکیب
اضافی کا حال بیان نحو مین آویگا مگر یہان اِسقدر جاننا چاہیے
کہ جب دو اسم اِسطرح مرکب ہون کہ ایک کے بعد کا یا کے
یا کی یا کوئی دوسرا لفظ اُنکے قائم مقام آوے تو وہ اسم مضاف الیہ
ہوگا اور دوسرا مضاف جیسے کتاب کا ورق یا ورق کتاب کا
یہان حرف کا کتاب کے بعد آیا ہے اِسی لیے وہ مضاف الیہ
ہے اور دوسرا اسم یعنی ورق مضاف ہے اِسی طرح میرا
سبق کہ یہان بجاے لفظِ کا حرف را آیا ہے ضمیر متکلم پر تو وہ
مضاف الیہ ہے اور سبق مضاف پس اگر کوئی اسم مضاف
ہو اور اِن قسمون مذکورۂ بالا سے کوئی سا معرفہ سواے ندا کے

مضاف الیہ ہے تو وہ مضاف معرفہ ہوگا مثال اُس صورت کی
جو علم کی طرف مضاف ہو جیسے احمد کا غلام اِس مثال مین غلام کا
لفظ اگرچہ نکرہ تھا مگر چونکہ مضاف ہوا احمد کی طرف اِس واسطے
معرفہ ہوگیا مثال ضمیر میرا غلام مثال اسم اشارہ اِس کا
غلام مثال اسم موصول جسکا غلام مثال اُس معرفہ کی جو خاص
لفظ سے بنایا جاوے جیسے مردِ معلوم کا غلام

اسم کی تبدیل اور غیر تبدیل کا بیان

جو اسما کہ تبدیل ہوتے ہین وہ یا ضمیر و مبہمات اور اُنکے متعلقات
مین سے ہونگے اور یا ایسے اسما جنکے آخر مین الف یا ہاے
مخفی ہو پس جب کہ حروف معنوی کے نے وغیرہ یا ظروف
یا شبیہ ظروف ملفوظ ہون یا مقدر فارسی ہون یا اردو اِن
اشیاءِ مذکورۂ بالا پر واقع ہون تب اُنمین تبدیل ہوتی
ہے مگر یہہ تبدیل ہر ایک چیز مین اَور طرح پر ہوتی ہے
اِس واسطے ہر ایک کا حال جدا جدا لکھا جاتا ہے اوّل ضمیر کی
تبدیل کو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی تبدیل بھی متکلم اور مخاطب
مین یکسان ہے اور غائب مین مختلف اور متکلم اور حاضر
مین بھی واحد مین اَور طرح ہے اور جمع مین اَور طرح

اور ہر ایک کی تین حالتین ہین فاعلی اور مفعولی اور اضافت
پس ضمیر متکلم وحاضر واحد حالتِ فاعلی مین یعنی جب کہ نے انکے
بعد آوے نہین بدلتی جیسے مین نے پڑھا اور تو نے لکھا اور
حالتِ اضافت مین یعنی جب کہ انکے بعد کا اور کے اور کی جو
علامتین اضافت کی ہین واقع ہون تب ضمیر متکلم کے میم کو
مکسور کرکے نون کو آخر مین سے حذف کر دینگے اور کاف کو
ان حروف کے رے سے بدلینگے جیسے میرا گھوڑا اور میری کتاب
اور ضمیر مخاطب مین بھی تے کو کسرہ دیکر واو کو یے مجہول سے
بدل کر تیرا اور تیرے بولینگے اور چونکہ را قائم مقام کا کے
ہوتا ہے اس واسطے دوسرا کا اس ضمیر کے ساتھ بولنا غلط
ہے مثلاً یون کہنا کہ میرا کا قلم اور اگر حرف کو کہ نشان جو علامت
مفعول کی ہے آوے تب کاف رے سے بدلیگا جیسے میرے تئین
کیونکہ یہہ حرف بھی کے بناے مجہول سے ملکر بنا ہے مگر اب اس
طرح بہت کم بولتے ہین اسکی جگہہ مجھکو بولتے ہین اور حالت
مفعولی مین یا ایسی صورت مین کہ سوا ان حروف کے
اور حروف یا ظروف ان دونون ضمیرون پر آوین تو
اس صورت مین میم ضمیر متکلم کا مضموم ہو جاویگا اور آخر کے
دو حرف یعنی ین اور جہ یعنی جیم اور ہ مخلوط سے بدل

جاوینگے اور ضمیر مخاطب مین واو اسی لفظ سے بدلیگی جیسے
مجھکو تجھکو مجھے تجھے مجھ مین تجھ مین مجھ پر تجھ پر اور کبھی
واسطے تخفیف کے ہ کو دور کرکے مجکو تجکو لکھتے بولتے ہین

فائدہ اگر ضمیر اور علامات اضافت مین کچھ فاصلہ ہو جاوے
تو یہہ علامتین ویسی ہی رہینگی اور ضمیر کی تبدیل مثل حالت
مفعولی کے ہوگی جیسے مجھہ کو تجھہ کی کتاب نہین ملتی اور جمع
ان دونون ضمیرون کی بھی حالت فاعلی اور مفعولی مین نہین
بدلتی جیسے ہم نے مارا تم کو کہا اور حالت اضافت مین علامتین
اضافت کی مثل واحد کے را وغیرہ سے تبدیل ہوتی ہین مگر
ضمیر متکلم مین بعد میم کے ایک الف اور زیادہ کیا جاتا ہے اور
ضمیر مخاطب مین ہ اور الف اس طرح کہ میم آخر کا اور ہ
ملا کر بولی جاوین جیسے ہمارا دل اور تمھاری کتاب اور اگر
علامت مفعول ین ہوتی ہے تب بھی ضمیر مخاطب مین ہ
مخلوط زیادہ ہوتی ہے جیسے تمھین ؛
اور ضمیر غائب کی تبدیل اس طرح ہے کہ واحد پر حروف
مغیری وغیرہ آوین تو اسکی واو کو الف سے اور ہ کو س
سے بدل لیتے ہین خواہ کوئی حالت ہو جیسے اس نے اس کا
اس کو **تنبیہ** اکثر آدمی فرق کرنے کے واسطے

اشارۂ قریب اور ضمیر غائب مین ضمیرین بعد الف کے واو
لکھتے ہین اور ضمیر جمع غائب کے بعد حروف وظروف آنے
سے واو کو الف مضموم سے بدل کر اُس کے بعد تینون علامتین
ہین ن یا ن اور ہ مخلوط بڑھا لیتے ہین جیسے اُنکا اور
اُنھین اور اُن نے اور اُنھین اور اُنھہ کا اور اُنھہ ہین
اور کبھی ن اور ہ کے ساتھ واو اور نون بھی ملاکر بولتے
ہین جیسے اُنھون نے اور اُنھون سے وغیرہ اور فصیح یہہ ہے
کہ حالتِ فاعلی مین اُنھون نے بولتے ہین جیسے اُنھون نے
کہا اور حالتِ مفعولی مین جب کہ علامتِ مفعول کو کے بدلے
اُنھین بے واو اور نون کے چاہئے جیسے اُنھین اور اکثر جگہہ
صرف ن بولا جاتا ہے جیسے اُنکا اور اُنکو اور اُن پاس
فائدہ لفظِ اُن واحد پر بھی بولا جاتا ہے مگر صرف
حالتِ فاعلی مین جب کہ اُسکے بعد نے آوے جیسے اُن نے
کہا بجاے اُس نے کہا **فائدہ** ضمیرون کی تبدیل
کے واسطے حروف معنوی کا لفظون مین ہونا ضرور ہے
مقدر کبھی نہین اسلیے اور خواہ متصل آوین یا فاصلہ سے
آوین تبدیل یکسان ہے اسم اشارہ کی تبدیل بعینہ
ایسی ہے جیسے ضمیر غائب کی مگر فرق اتنا ہے کہ اشارہ

قریب مین الف مکسور ہوگا اور بعید مین مضموم جیسے اِس نے
اُس نے اُنھون نے اِنکا اِنھین وغیرہ اسم
موصول کی تبدیل اِس طرح ہے کہ واحد مین اُسکے جیم کو
کسرہ دیکر آخر کو س زیادہ کر لیتے ہین ہر حالت مین
جیسے جس نے جس کا جس کو اور جمع مین جیم مکسور کے
بعد ایسا ہی حال ہوگا جیسا ضمیر غائب مین بیان ہوا جیسے
جنھون نے جن کا جنھین جن مین اور جن واحد کے واسطے
بھی حالتِ فاعلی مین نے کے ساتھ بولا جاتا ہے جیسے
وہ لڑکا جن نے تمکو بلایا تھا اور کلماتِ استفہامیہ یعنی
وہ الفاظ جن سے سوال کیا جاتا ہے اور حروفِ تنکیر یعنی
ایسے الفاظ جو ایک شی غیر معین کے واسطے بولے جاوین
متعلقات مبہمات مین داخل ہین اور اِنہین سے استفہام کے
دو لفظون کی تبدیل ایک ہی طرح سے ہے اور وہ دو دونون
کون واسطے جاندار اور بےجان کے اور کیا واسطے
بےجان کے جیسے کون کھڑا ہے یہہ کون چیز ہے یہہ کیا
بات ہے اِنمین واحد اور جمع برابر ہے مگر تبدیل مین واحد
کے واسطے کافِ مکسور کے بعد س لگاتے ہین ہر حالت مین
جیسے کس نے کس کا کس کو اور جمع مین بجاے س کے ن یا ن

اور وہ اسی طرح بلینگے جیسا ضمیر غائب مین گذرا جیسے کنھون
نے کِن کا کِن کو کِنھین اور تنکیر کے دو لفظ ہین جاندار کے
واسطے اکثر کوئی آتا ہے جیسے کوئی آدمی یعنی ایک غیر معین
شخص اور بے جان کے واسطے کچھ جیسے کچھ چیز اور کبھی
دونون ایک دوسرے کی جگہہ بولے جاتے ہین جیسے
یہان کوئی چیز نہین اور ہم کچھ آدمی نہین اور تبدیل کوئی کا
کی کِسی بکسر کاف و یاے معروف سے ہوتی ہے اور کچھ
کی کِسو بکسر کاف اور واو معروف سے جیسے کسی شخص نے
کسو ملک مین وطن کیا **فائدہ** اسماے اشارہ اور اسماے
موصول اور متعلقات مبہمات مین بعضی جگہہ حروف معنوی
مقدر ہوتے ہین جیسے اسقدر اور جسقدر اور کسقدر کہ اصل
مین یہہ قدر اور جو قدر اور کیا قدر تھے مگر جیسے
یا مین کی جہت سے جو یہان مقدر ہے تبدیل ہو گئے
فائدہ اسماے اشارہ کے آخر اگر الف ساکن اور نون
غنہ ملاوین اور اسکے اول حرف کو فتحہ سے پڑھین تو یہ
الفاظ ظرف مکان کے ہونگے جیسے یہان اور وہان اور
اسی طرح اگر اسماے اشارہ مبدلہ یعنی لفظ اس مین اُس کے
کی جگہہ دھر بولین تب بھی ظرف مکان ہونگے جیسے ادھر

اور اگر واو و نون غنہ لگا دین تو طرح پر دلالت کرینگے مگر اِس صورت
مین ہ دور ہو جاویگی اور اشارہ قریب کی ی مضموم پڑھی
جاویگی جیسے یون اور وون اور اگر لفظ سا بڑھا دین تو معنی
تشبیہ کے ہونگے مگر یہہ سا اور وہ سا کی جگہہ ایسا اور ویسا بولینگے
اور اگر اسمائے اشارہ مبدلہ مین س کی جگہہ تا یا تنا یعنے تشدید یا
تنا یعنے ت ساکن اور نا ملا دین تو فائدہ مقدار کا دینگے جیسے
اِتّا اُتّا اِتنا اُتنا اور اگر اشارۂ قریب مبدلہ مین س کی جگہہ
ب کہین تو ظرف زمان پر دلالت کریگا مگر الف اِس صورت
مین مفتوح ہوگا جیسے اب **فائدہ** اِن سب الفاظ مین اگر
بجائے حرف اوّل اسم اشارہ کے جیم لگایا جاوے تو فائدہ
اسم موصول کا دیگا اور اگر کاف لگایا جاوے تو فائدہ استفہام
کا جیسے جہان کہان جدھر کدھر جیسا کیسا جتنا کتنا جب کب
اور جیم و کاف کی حرکت وہی ہوگی جو اشارۂ قریب کی ی
یا الف کو ہوگی اور اِس طرح کا اسم موصول اگر شرط کے
واسطے مستعمل ہوگا تو اُسکے جواب مین بجائے جیم کے
ت بولینگے جیسے جب پڑھو تب وہان سے پڑھو جہان
جاؤ تہان تمیز سے رہو جدھر بیٹھو تدھر ادب سے بیٹھو
جیسا کروگے ویسا پاؤگے ❊

اب سواے مبہمات اور اُنکے متعلقات کے اَور اسما کی تبدیل اِس طرح ہوتی ہے کہ جن اسما کے آخر مین الف ہووے یا ہاے مختفی اُنکے بعد حروفِ معنوی یا ظروف آنے سے اُنکا الف یا ہ یاے مجہول سے بدل جاویگی خواہ وے اسم جامد ہون جیسے لڑکے نے کہا اور بندے نے سنا کہ اصل مین لڑکا اور بندہ تھا حرف نے کے آنے سے الف اور ہ ی مجہول ہو گئے خواہ مصدر یا اسم صفت یا مشتق ہون جیسے کرنا اور اچھا اور عمدہ اور پڑھنے والا اور مردہ کہ حروفِ معنوی کے آنے سے کرنے کو اور اچھے سے وغیرہ ہو جاوینگے لیکن اِس مین یہہ شرط ہے کہ اسم مذکور جسکے آخر مین الف ہووے دوسری زبان کا یعنی عربی و فارسی کا نہووے ورنہ تبدل نہو گی جیسے دعا اور قضا اور غذا اور جزا اور خدا اور پیدا اور مزا اور جدا کہ چار اوّل عربی ہین اور باقی فارسی ہین اِس طرح کے الفاظ پر حرف کے آنے سے تبدیل نہو گی جیسے قضا سے چارہ نہین کہہ سکتے قضے سے اور اِس قاعدے سے چند الفاظ ہندی کے علیحدہ ہین جیسے دَیا دانا ماتا پتا اور جن اسما کے آخر مین ہ مخفی ہووے بھی حروف کے آنے سے بعضون کے نزدیک

اگر عربی و فارسی کے الفاظ ہون تو لکھنے مین نہین بدلتے بلکہ تلفظ مین صرف ے مجہول سے بدل جاتے ہین مثلاً اِس عہدہ مین خرابی ہے لفظِ عہدہ کو ہ سے لکھتے ہین اور ے مجہول سے پڑھتے ہین ۔ اور یہہ قاعدہ تبدیل کا حروف و ظروف مین بھی جاری ہے یعنی جس حرف کے آخر مین الف ہوگا اگر اُسکے بعد حروفِ معنوی آوینگے تو اُسکا الف بھی ے مجہول سے بدل جاویگا جیسے اُسکے پاؤ مین کہ اصل مین اُسکا پاؤ تھا بباعث مین کے الف حرفِ کا کا ے مجہول ہوگیا ۔

اسم کے مذکر اور مؤنث ہونے کا بیان

مذکر و مؤنث کی دو قسمین ہین حقیقی اور غیر حقیقی مذکر حقیقی جاندار نر کو کہتے ہین جیسے گھوڑا اور مرد اور مؤنث حقیقی جاندار مادہ کو جیسے گھوڑی اور عورت پس اُن الفاظ مین جو جنس کے واسطے موضوع ہین تفرقے کے واسطے الف مذکر مین اور یِ معروف مؤنث مین بولی جاتی ہے جیسے مُرغا مرغی اور ہرنا ہرنی کہ لفظ مرغ اور ہرن جنس پر بولا جاتا ہے خواہ مذکر ہو یا مؤنث

مگر الف سے مذکر اور ی معروف سے مؤنث بنالتے ہین
اور کبھی بطور فارسی نر و مادہ کے ملانے سے بھی فرق
کرتے ہین جیسے نرگاؤ اور مادہ گاؤ اور شیر نر اور شیر مادہ
اور علامات مفصلہ ذیل بھی واسطے مؤنث حقیقی کے آتی
ہین ہ الفاظ عربی مین جیسے ملک سے ملکہ اور محبوب سے
محبوبہ اور حسین سے حسینہ اور ی معروف جیسے بکری
اور گھوڑی اور ان جیسے سنارن اور لہارن اور اس
صورت مین اگر مذکر کے آخر مین الف ہوگا تو اسکی مؤنث
کے واسطے ین لگاتینگے جیسے کمہاین اور بنیاین اور نی جیسے
لہارنی ملانی اور انی جیسے کھترانی مہترانی اور کچھ الفاظ
کی مؤنث خلاف قیاس کے جیسے باپ اور بھائی اور راجہ
اور خان کہ مؤنث مین کہتے ہین ما اور بہن اور رانی اور خانم
اور مذکر غیر حقیقی بے جان نر کو کہتے ہین جیسے ورق اور مؤنث
غیر حقیقی بے جان مادہ کو جیسے کتاب اور ان دونون کی
دو قسمین ہین اول سماعی کہ اہل زبان سے سنا گیا ہو اور
کوئی قاعدہ اسکے واسطے مقرر نہو جیسے کاغذ اور دوات
کہ انکی مذکر ہونے کے واسطے بجز اسکے کہ اہل زبان مذکر
بولتے ہین اور کوئی قاعدہ نہین یا کتاب اور سطر کہ انکے

مؤنث ہونے کی دلیل بجز محاورۂ اہل زبان کے اور کوئی نہین دوسری قیاسی کہ مذکر یا مؤنث ہونے کے واسطے کوئی قاعدہ ہووے پس جاننا چاہیئے کہ ارد و مین مذکر و مؤنث کے واسطے قاعدۂ کلیہ بہت کم ہے اِسی واسطے بعضے لوگون نے مؤنث سماعی کے ضبط کے واسطے علیحدہ رسالہ لکھا ہے اور اسمین الفاظِ مؤنث کو جمع کر دیا ہے پھر بھی قواعد مفصلۂ ذیل مؤنث کے واسطے پائے جاتے ہین کہ وے اگرچہ کلیہ نہین مگر تاہم اکثریہ ہین **قاعدۂ اوّل** جو لفظ تفعیل کے وزن پر ہوگا وہ مؤنث ہے سواے تعویذ کے جیسے تقدیر تدبیر وغیرہ **دوسرا قاعدہ** جو لفظ کہ اسکے آخر مین ش ماقبل مکسور یعنی علامتِ حاصل مصدرِ فارسی ہو وہ مؤنث ہوگا جیسے سوزش تپش کشش **تیسرا قاعدہ** جو لفظ کہ اسکے آخر مین ت دراز ہووے جیسے قدرت و کثرت وغیرہ وہ مؤنث ہے مگر لفظِ حضرت کہ عرف مین مخاطبِ مذکر پر بولتے ہین گو باعتبار معنی کے مؤنث ہے **چوتھا قاعدہ** جس مصدر یا حاصل مصدرِ عربی مین آخر کو الف ہو وہ مؤنث ہے جیسے دعا تمنا وفا جفا عزا وغیرہ سوا تماشا کے **پانچوان قاعدہ** جس اسم کے آخر مین

ی ہوگی وہ مؤنث ہوگا جیسے حویلی روٹی پگڑی مگر چند الفاظ مذکر بھی ہین جیسے پانی جی گھی دہی موتی قواعد مذکورۂ بالا اسم ذات سے متعلق ہین اور اسم صفت جسکے آخر مین الف ہو وہ تو البتہ مؤنث مین ی معروف سے بدل جاویگا جیسے بھلا اور بھلی مگر سواے اُسکے مذکر و مؤنث کے واسطے یکسان مستعمل ہین جیسے لال اور زرد اور یہی حال بعضے اسم جنس کا بھی ہے کہ وہ بھی مذکر و مؤنث مین یکسان ہوتا ہے جیسے آدمی اور انس *

بیان اسم کے واحد اور جمع ہونے کا

اسم کی جمع کی علامت اردو مین پانچ ہین واو مجہول اور واو مجہول با نون غنہ اور ے مجہول اور ے مجہول با نون غنہ اور الف و نون غنہ مگر استعمال ان علامتون کا صرف مین قاعدون سے ہے اول یہہ کہ حالت ندا مین کوئی سا اسم کسی طرحکا ہو اُسکی جمع واو مجہول سے ہوگی اور جس اسم کے آخر مین الف یا ہ ہوگی وہ گر جاویگی جیسے او مردو اے رانیو لڑکو بندو وغیرہ دوسرا یہہ کہ جس اسم کے بعد کوئی حرف معنوی مین سے آوے تو جمع مین واو

مجہول اور نونِ غنہ ہوگا ہر ایک حالت مین اور اسما کے
آخر کا الف یا ہ بدستور دور ہونگے جیسے مردون نے بندون
کا گھوڑون سے ساقیون کو اور اگر اسم کے ماقبل آخر کو
حرکت ہوگی تو وہ ایسی جمع مین دور ہوجاویگی اور یہہ قاعدہ
حالتِ ندا سے بھی متعلق سمجھنا چاہیئے جیسے نوکرون
سے چاکرون کو یا او نوکرو اور چاکرو کہ مفرد نوکر اور
چاکر بفتحہ کاف ہین اور جمع بسکونِ کاف + یہہ کہ
جمع کے بعد حروفِ معنوی نہ آوین تو جن اسما کے آخر
مین آ یا ہ ہوگی انکی جمع حالتِ فاعلی اور مفعولی مین
ے مجہول سے ہوویگی جیسے حالتِ فاعلی مین کہین کہ گھوڑے
آئے اور مفعولی مین گھوڑے اور جوتے دیئے اور
حالتِ اضافت مین صرف اس طرح کے اسما مضاف
آسکتے ہین جیسے انکے گھوڑے اور مضاف الیہ نہین
ہوسکتے کیونکہ مضاف الیہ ہونے مین حرف معنوی کا ہونا شرط
ہے تو وہ دوسری صورت مین داخل ہوجاویگا
جنکا بیان گذر چکا اور اگر الف اور ہ آخر مین نہون تو
تیسری حال سے خالی نہین یا یہہ کہ اسمای مذکورہ مذکر ہین یا
مؤنث اگر مؤنث ہین تو انکے آخر مین ی معروف

یا نہین اگر ی نہو تو اُنکی جمع ے مجہول اور نون غنہ کے
ساتھ ہوگی جیسے کتاب کی جمع کتابین ہر ایک حالت مین مثلاً
کتابین رکھی ہین کتابین لے آؤ اپنی کتابین لو اور
اگر آخر کو اسم مؤنث کے ی معروف ہوگی تو اُسکی
جمع الف اور نون غنہ کے ساتھ ہوگی جیسے روٹی کی
جمع روٹیان اور تختی کی جمع تختیان ہر ایک حالت مین
اور اگر اسم مذکر ہوگا تو اسمین کچھ حاجت جمع کی نہین
جیسے دس آدمی آئے اور چار ورق لائے **فائدہ**
علامات جمع مین سے واو اور نون غنہ کبھی واسطے
فائدہ حصر یا کثرت کے آتے ہین بدون حروف
معنوی کے مگر اکثر اسماء ظروف و عدد مین مستعمل
ہین جیسے برسون گذرے چارون آئے ہزارون چلے
اور صیغہ جمع فارسی و عربی بھی اردو مین مستعمل ہین
اُنکا بیان بھی یہ ضرور ہے پس جاننا چاہیے کہ فارسی
مین جمع اسم کی علامت ان یعنی الف اور نون غنہ
واسطے ذی روح کے اور لفظ ہا واسطے غیر ذی
روح کے اکثر آتا ہے جیسے مردان اور کتاب ہا وغیرہ
فارسی اور اردو مین وحدت و جمع کے سوا کوئی

اور صیغہ نہین ہے مگر عربی مین دو کے لیئے صیغہ جدا ہوتا ہے
اوّل اسکو بیان کیا جاتا ہے کہ جس اسم پر ین بڑھایا
جاوے وہ دو کے معنی پر دلالت کریگا جیسے کون کے
معنی جہان کونین کے معنی دو جہان اسی طرح صاحبین
اور قمرین اور مشرقین اور یہہ ی ہمیشہ ماقبل مفتوح ہوتی
ہے اور عربی کی جمع دو قسم پر ہے اوّل جمع سالم
یعنی جسمین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات مین
کچھہ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے واو معروف اور نون
یا ی معروف اور نون سے بنتی ہے مگر اکثر ذی عقل کے
واسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم
تفضیل کی جمع مذکر اکثر اسی طرح ہوتی ہے جیسے ناظرون اور
ناظرین اور مؤنث کے واسطے جمع سالم ات لگانے سے
بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لیئے بھی مستعمل ہے جیسے
کائنات اور موجودات اور مکانات اور اس صورت
مین اگر اسم کے آخر مین ت یا ہ مختفی ہوگی تو وہ دور
ہوجاویگی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معاملہ کی
جمع معاملات اور یہہ جمع الفاظ فارسی مین بھی مستعمل
ہوگئی ہے جیسے کاغذ سے کاغذات اور جس اسم فارسی

کے آخر میں ہ مختفی ہوتی ہے وہ جیم سے بدل جاتی ہے جیسے
نامہ سے نامجات اور تھانہ سے تھانجات دوسرے
جمع تکسیر جس میں مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات
قائم نہیں جیسے شریف سے شرفا اور اسکے بہت وزن
ہیں اس جگہہ جو زیادہ مروج اردو میں ہیں انکا بیان
کیا جاتا ہے **اوّل** وزن افعُل بفتحۂ الف و سکون
فا و ضم عین اسم سہ حرفی کے لیے جسکا عین کلمہ حرف علت
نہو جیسے فلس سے افلُس اور حرف سے احرُف اور نہیں
کہہ سکتے قول سے اقوُل کیونکہ اسمین عین کلمہ حرف علت ہے
دوسرا وزن اَفعال بفتحہ الف و سکون فا و زیادتی
الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف
اور عمل سے اعمال اور شریف سے اشراف اور سِر سے
اسرار یہہ وزن بہت آتا ہے مگر عین کلمہ اگر حرف الف ہوگا
تو وہ واو یا ی سے بدل جاویگا جیسے باب سے ابواب
اور ناب سے انیاب **تیسرا** وزن فِعال بکسر فا و زیادتی
الف بعد عین جیسے صغیر سے صغار اور عظیم سے عظام
اور رَجُل سے رِجال اور یہہ وزن بضم فا و تشدید عین
بھی آتا ہے اور اس صورت میں جمع اسم فاعل کی

ہوتا ہے جیسے حاکم سے حُکّام اور جاہل سے جُہّال چوتھا وزن فُعُول بضم فا و زیادتی واوِ معروف بعدِ عین جیسے صدر سے صُدُور اور شیخ سے شُیُوخ اور فلس سے فُلُوس اور وجہ سے وُجُوہ اسم ثلاثی کے لیے اکثر انھیں چار وزنوں میں سے کسی وزن پر جمع آیا کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے جیسے فلس کی جمع اَفلُس اور فُلُوس ہے پانچواں وزن اَفعِلَہ بفتحہ الف زائد و کسرِ عین و فتح لام و زیادتی ھا در آخر جیسے شراب سے اَشرِبَہ اور طعام سے اَطعِمَہ اور مکان سے اَمکِنَہ اور عمود سے اَعمِدَہ چھٹا وزن فِعلَہ بکسرِ فا و سکونِ عین و زیادتی ھا در آخر جیسے غلام سے غِلمَہ اور رفیق سے رِفقَہ ساتواں وزن فِعلان بکسرِ فا و سکونِ عین و زیادتی الف و نون بعدِ لام جیسے غلام سے غِلمان اور اخ سے اِخوان اس وزن میں اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یائے معروف سے بدل جاویگا جیسے جار سے جِیران اور تاج سے تِیجان اور یہہ وزن بضم فا بھی آتا ہے جیسے شجاع سے شُجعان اور راکب سے رُکبان آٹھواں وزن فُعَلا بضم فا و فتح عین و زیادتی الف بعد

لام جیسے غریب سے غُرَبا اور طالب سے طُلَبا اور جاہل سے
جُہَلا اور عالم سے عُلَما اور خلیفہ سے خُلَفا **نواں** وزن
فَعَلَہ بفتح فا و عین و لام و زیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے
طَلَبَہ اور غافل سے غَفَلَہ اور جاہل سے جَہَلَہ اور یہہ وزن
بضم فا بھی آتا ہے مگر ایسے فاعل کی جمع آتا ہے جسکے آخر
میں ی ہو جیسے قاضی اور اس جمع میں ی مفتوح الف
سے بدل جاویگی اور آخر کی ۃ ت پڑھی جاویگی جیسے
قاضی کی جمع قُضاۃ اور والی کی وُلاۃ اور ہادی کی ہُداۃ
دسواں وزن اَفْعِلا بفتح الف زائد و سکون فا و کسر عین
و زیادتی الف بعد لام یہہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہے
جو فعیل کے وزن پر ہو اور اسکے آخر میں ی ہو جیسے
نبی سے انبیا اور ولی سے اولیا اور ذکی سے اذکیا
اور کبھی ی آخر میں نہیں ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا
اور اسی وزن کے اسم میں اگر عین اور لام کلمہ ایک
ہی حرف ہو اسکی جمع بھی یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ
اس صورت میں فا کو دیکے عین و لام کو ملاکر پڑھینگے
جیسے حبیب سے اَحِبّا اور شدید سے اَشِدّا **گیارہواں**
وزن فُعُل بضم فا و عین جیسے رسول سے رُسُل اور کتاب

سے کُتُب اور صحیفہ سے صُحُف **بارھوان** وزن فِعَل بکسرِ فا و فتح عین جیسے نکتہ سے نِکَت اور فِرقہ سے فِرَق اور اِسکے سوا اَور بہت سے وزن ہین کہ وہ اردو مین نہین آتے

تیرھوان خاص چار حرف کے اسما کے لیئے یا پانچ کے ہے یہہ وزن جمع کا ایک قاعدہ کلّیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے تاکہ فائدہ عام ہو **قاعدہ** یہہ ہے کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اُسکے اوّل کے دو حرفون کو فتحہ دو اور اُنکے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے حرف کو یعنی الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر حرف مین ملاؤ تو جمع کا صیغہ ہو جاویگا جیسے مکتب سے اگر جمع بناؤ تو میم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑھایا اور ت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتِب ہوا اسی طرح مصدر سے مصادِر اور اکبر سے اکابِر اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہوگا تب بھی جمع اسی طرح بنیگی اور پانچوان حرف گر جاویگا جیسے مدرسہ سے مدارِس اور مکرمت سے مکارِم اور اِس قاعدہ مین تین باتون کا یاد رکھنا چاہیئے **اوّل** یہہ کہ چوتھا حرف اسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین ی ہو جاویگا جیسے اعلیٰ سے اعالی اور ادنیٰ

سے ادا ہی دوسرے یہہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ
حرفی کا اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ ہین ماقبل آخر ایک
ی زیادہ ہوگی جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے
مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور کبھی ی زائد نہین
کرتے مگر لام کے بعد ہاء مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے
استاد سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ تیسرے
یہہ کہ واحد کا دوسرا حرف اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع
ہین واو ہوجاویگا جیسے طالب سے طوالب اور میزان
سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص
سے خواص غرض کہ اس قاعدہ جمع سے ہر طرح کے
اسم کی جمع بن سکتی ہے خواہ اسم فاعل ہو یا اسم
مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت
مشبہہ بوزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہین آتی
اسمین مذکر و مؤنث و واحد و جمع یکسان ہین بلکہ فعیلہ
کی جمع اس قاعدہ سے بنتی ہے خواہ اسکی ہ مختفی ہو
یا ت پڑھی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقائق اور جریمہ
جرائم اور حقیقت کی حقائق اور فضیلت کی فضائل اور
یہہ قاعدہ فارسی کے الفاظ مین بھی رائج ہوگیا ہے

فائدہ کبھی صیغہ جمع پر علامت جمع عربی یا اردو زیادہ کرتے ہین جیسے کاغذ سے کاغذات اخبارات جیسے اخبار سے انبیاؤن اولیاؤن ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیئے اور جب کسی اسم کے شروع مین عدد واقع ہون تو اسکی جمع کی حاجت نہین جیسے چار کتاب ہین اگرچہ یون بھی درست ہے کہ چار کتابین ہین *

اسم کی تصغیر کا بیان

یعنی ایسا صیغہ بنانا جسمین معنی چھوٹائی کے پائے جاوین اردو مین کوئی خاص قاعدہ تصغیر کا نہین مگر لفظ وا اور یا آخر مین علامت تصغیر کی ہے جیسے مرد سے مردوا اور بچہ سے بچوا اور آنکھ سے انکھیا اور رات سے رتیا اور ان اسما مین جنکے آخر مین الف یا ہ ہو ی معروف بھی مفید تصغیر کو ہوتی ہے جیسے پیالہ سے پیالی اور فارسی مین ک آخر اسم مین تصغیر کے لیے آتا ہے اور چہ بھی علامت تصغیر کی ہے جیسے مردک اور باغچہ اور عربی مین اسم ثلاثی کی تصغیر فُعَیْل بضم فا وفتح عین وزیادتی یاء ساکن ہوتی ہے جیسے حَسَن سے حُسَین اور چہار حرفی وغیرہ مین فُعَیْعِل آتی ہین

حرکات گذشتہ اور کسرہ لامِ اوّل سے آتی ہے جیسے مکتب سے مُکَیْتِب اور مصدر سے مُصَیدِر اور اِس صورت مین اگر دوسرا حرف الف ہوگا تو تصغیر مین واو سے بدل جاویگا جیسے خادِم سے خُوَیدِم اور غرض تصغیر سے یا بیان وصف یا تحقیر یا پیار ہوتا ہے مثلاً پیالی بیانِ وصف ہے کہ پیالہ سے چھوٹی اور مردک حقارت کرنے کے واسطے ہے اور بچوا پیار کے طور پر بولا جاتا ہے ؛

اسم کی طرف نسبت کرنیکا بیان

یاءِ معروف آخرِ اسم مین یا آخرِ صفت مین لگانے سے نسبت اُس اسم یا صفت کی طرف ہو جاتی ہے جیسے فارسی یعنی منسوب بہ فارس اور شیرینی منسوب بہ شیرین یہہ قاعدہ فارسی اور عربی اسما مین بہت رائج ہے اردو مین والا یا کا لگاتے ہین جیسے بریلی والا یا دلی کا پس اگر اسم کے آخر مین ی ہوگی تو یاءِ نسبت لگانے سے وہ واو سے بدل جاویگی جیسے دہلی سے دہلوی اور بریلی سے بریلوی اور یہی حال ہے اگر آخر مین ہاءِ مختفی ہو جیسے تھانہ سے تھانوی اور نانوتہ سے

نانوتوی اور کبھی ہ کو حذف کرتے ہین جیسے بنگالہ سے بنگالی
اور اگر اسم کے آخر مین الف ہوگا تو حالت نسبت مین ی کے
پہلے ایک ہمزہ زیادہ کیا جاویگا یا خود الف کو واو سے بدلا جاویگا
جیسے مصطفا سے مصطفائی اور مصطفوی اور فارسی مین ین
اور ہ اور انہ بھی نسبت کی علامتین ہین جیسے نمکین اور
یکسالہ اور ماہانہ +

بیان حرف کا

حرف وہ لفظ ہے کہ بدون ملانے دوسرے لفظ کے اسکے معنی سمجھ
مین نہ آوین جیسے سے اور مین اور تک وغیرہ حروف کی دو قسمین
ہین حروف تہجی اور حروف معنوی حروف تہجی انکو کہتے ہین جنسے
کلمات بنتے ہین جیسے ا ب ت وغیرہ اور وہ عربی مین اٹھائیس
اور فارسی مین چوبیس ۲۴ اور اردو مین پینتیس ۳۵ ہین عربی مین آٹھ
حرف ایسے ہین کہ فارسی مین نہین آتے اور وہ ث ح ص
ض ط ظ ع ق ہین کہ فارسی اور ہندی مین نہین آتے بس
جس جگہہ فارسی کے لفظ مین ان حروف مین سے کوئی ہوگا وہ
بنایا ہوا ہوگا اصل مین کچھ اور ہوگا مثلاً صد سو کے معنی مین
اصل مین سد تھا اب صاد سے لکھتے ہین اور ایسے حرف بہت

کم ہین اور چار حرف فارسی کے عربی مین نہین آتے یعنی پ
چ ژ گ اور اگر آتے ہین تو بدلکر مثلاً پ کو ف یا ب سے
بدلکر جیسے پارس کو فارس کہینگے اور چ کو ص سے بدل لیتے ہین اور
ژ ز سے اور گ کو ج سے اور تین حروف خاص اردو
کے ہین یعنی ٹ اور ڈ اور ڑ یہہ عربی اور فارسی مین نہین
آتے اور ہندوی کے حروف جنہین ہ مخلوط ہوکر بولی جاتی
ہے جیسے بھ اور پھ وغیرہ وہ خاص ہندی کے ہین اور
باقی حروف اِن سب زبانون مین مشترک ہین +
اور حروف معنوی وے ہین جو صرف واسطے ربط معنی کے
آتے ہین یعنی خود اُنسے کوئی جملہ نہین بنتا مگر معنی فعل کو
اسکے ساتھ یا اسم کو اسکے ساتھ ربط اِنھین الفاظ سے
ہوتا ہے مثلاً اگر کہین کہ زید گھر مین ہے تو مین اور ہے کے
سبب معنی اِس کلام کے ہوگئے ورنہ اگر صرف زید گھر بولتے
تو کچھہ معنی نہوتے اور چونکہ ربط معنی کا اُنسے ہوتا ہے اسی
لیئے حروف معنوی کہلاتے ہین ہرچند حروف معنوی سے
کوئی جملہ نہین بنتا مگر پھر بھی بہت غرضون کے واسطے مستعمل
ہین اوّل جر کے واسطے اور اُنکو جار کہتے ہین یعنی کھینچنے
والے اِسلیئے کہ یہہ حروف فعل یا شبہ فعل کے معنی کو کھینچکر

کسی اسم پر پہنچاتے ہین اُس اسم کو مجرور کہتے ہین جیسے مین
گھر سے آیا ہون پس یہان حرف سے جار ہے اور گھر مجرور
فارسی اور عربی مین یہہ حروف مجرور سے مقدم آتے ہین
مگر اُردو کے حروفِ جار پیچھے آتے ہین اور وے حروف
یے ہین مین سے تک تلک پر اوپر لیئے کو نکے وغیرہ
اِنمین سے مین ظرفیت کے معنی مین آتا ہے جیسے گھر مین ہے
اور بیان کے واسطے جیسے تم کس چیز مین کم ہو نذر مین یا زر
مین تو یہہ دونون آن کے حرف بیان کے واسطے ہین اور
سے کے معنی مین جیسے درخت مین باندھو اور پر کے معنی مین
جیسے کپڑا بدن مین ہے اور عوض کے معنی مین جیسے یہہ کتاب
کتنے مین پڑی اور کبھی ایک جملہ مین مکرر واسطے ابتدا اور انتہا
کے آتا ہے جیسے مجھ مین اور تجھ مین کیا فرق ہے یعنی مجھ سے تجھ تک
اور سے واسطے ابتدای فاصلہ کے آتا ہے جیسے بریلی سے
سہارنپور تک اور بیان کے واسطے جیسے ہمارے پاس
کیا کمی ہے روپیہ سے پیسے سے اور سبب کے معنی مین جیسے
تمھاری آواز سے مفسد اُڑ جاتا ہے اور کو کے معنی مین جیسے
اُس سے کہو اور تک کے معنی مین جیسے دو تین سے لاتھ
تیغ ہوا اور ساتھ کے معنی مین جیسے تم بڑے ساتھ ان سے آنے

یا بیماری بلاسے اور علامت مفعول کی جیسے کو کے معنی ہین گذرا
تک واسطے اِنتہاء فاصلہ کے ہے جیسے آگرہ تک اور پاس
کے معنی ہین جیسے مجھہ تک آؤ اور بھی کے معنی ہین جیسے مٹی
تک نچھوڑی یعنی مٹی بھی +
پر بلندی کے معنی کے واسطے ہے خواہ بلندی حقیقت مین ہو
جیسے مین کوٹھے پر ہون یا مجازاً جیسے مجھہ پر قرض ہے اور کبھی
لیکن کے معنی ہین جیسے پڑھتا ہے پر دھیان نہین کرتا اور
کبھی مین کے معنی پر جیسے کتاب گھر پر ہے اور کبھی پیچھے کے
معنی ہین جیسے دو پہر پر دو بجے آؤ یعنی دو پہر کے بعد اور
عوض کے معنی ہین جیسے تمکو کتنے پر پڑی اور علامت مفعول کی
جیسے ہم پر رحم کرو + سے لیئے واسطے خصوصیت اور سبب کے
ہے جیسے تمھارے لیئے ہے یا اِسلیئے کہتا ہون + کو علامت
مفعول کی ہے جیسے ہم کو دو اور کبھی طرف کے معنی ہین آتا ہے
جیسے گھر کو جاؤ اور عوض کے معنی ہین جیسے کتنے کو دوگے +
کے علامت اضافت کی ہے مگر کبھی معنی ہین بالکل کے آتا ہے
جیسے شہر کے شہر مین آگ لگ گئی یعنی تمام شہر مین اور کبھی
دو چیزون کو مکرر کرکے انکے بیچ مین یہہ فائدہ دیتا ہے کہ
کسی چیز سے یہہ دونون مطلب ہین جیسے مدرسہ مین پڑھنے

سے پڑھنے کا پڑھنا اور روپے کے روپے یعنی مدرسہ
مین پڑھنے سے دونون مطلب ہین سبق بھی اور طبق بھی اور کبھی صرف
کے معنی مین بھی آتا ہے جیسے احمق کے احمق ہی رہے یعنی
صرف احمق اور یہہ حرف جار بہت کم آتا ہے جیسے اُسکے چوٹ
لگی ہے یہان حرف کے جار ہے ترجمہ ب کا فارسی مین اور
یہہ حرف اصل مین کا ہے مگر کا جار نہین ہوتا اور معنون
مین البتہ آتا ہے **فائدہ** جب کہ کسی حرف پر حرف جر آجاوے
تو پہلا حرف اسم کے معنی مین ہو جاتا ہے کیونکہ حروف جر خاص
اسم پر آتے ہین فعل اور حرف پر نہین آتے جیسے اِس مین
سے یعنی اِسکے درمیان سے اور فارسی کے حروف جر اور
عربی کے بھی اردو مین آتے ہین وے یہہ ہین بہ از بر آ
برے تا اور فی مِن عَلیٰ اِلیٰ حتیٰ ❊ **دوم عطف**
کے واسطے عطف کے معنی پھیرنے کے ہین اِن حروف
سے بھی یہی غرض ہوتی ہے کہ ایک چیز کا حکم دوسری
پر پھیرا جاتا ہے جس پر پھیرتے ہین اُسکو معطوف علیہ کہتے
ہین اور وہ اکثر پہلے ہوتا ہے اور دوسرے کو معطوف
پس اگر معطوف علیہ اور معطوف کا حکم ایک کرنے کے واسطے
یہہ حروف ہونگے تو اُنکو حروف جمع کہینگے اور وے یہہ

ہین اور پھر بھی نیز اور جو انکے معنی ہین ہو جیسے زید اور
عمرو آئے یعنی آنے کے حکم مین دونون اکٹھے ہین اور حرف
اور دوسرے معنون کا بھی فائدہ دیتا ہے پس کبھی فوراً
کے معنی مین آتا ہے جیسے تم اٹھے اور خرابی آئی یعنی بفور
تمہارے اٹھنے کے اور کبھی ایک چیز کے ساتھ رہنے اور
لزوم کے واسطے آتا ہے جیسے مین ہون اور تم ہو یعنی تمہارا
ساتھ نہ چھوڑونگا اور یہہ محاورہ دھمکی کے مقام پر بھی بولتے
ہین کہ پھر مین ہون اور تم ہو یعنی تمکو خوب سمجھونگا اور دوسرے
کے معنی ہین جیسے سوال اور جواب اور کبھی جمع نہ ہونے
کے معنی ہین جیسے مین اور سستی کرون یعنی مین اور سستی
دونون ایک جا نہین ہو سکتے اور اگر ان حروف سے
غرض یہہ ہو کہ معطوف علیہ اور معطوف مین سے ایک غیر معین
مراد ہے تو ایسے حروف کو حروف تردید کہتے ہین اور وے
یے ہین یا نہین تو چاہو خواہ مثلاً یہہ کتاب ہے یا
لکڑی یعنی دونون مین سے ایک ہے یہان رہو خواہ چلے
جاؤ یعنی دونون مین سے ایک اختیار کرو اور اگر معطوف علیہ
کی نسبت معطوف مین کچھ ترقی یا تنزل معلوم ہو تو ایسے
حروف حروف اضراب کہلاوینگے اور وے بل اور بلکہ

اور یہان تک جیسے تمام غریب بلکہ امیر بھی حاضر ہین اور
اگر ایسےشبہ کسی شبہ کو معطوف علیہ کے رفع کرنا ہو تو حروف
استدراک کہلاتے ہین اور وے لیکن و لیکن پر وغیرہ ہین
اور کچھ حرف ندا کے واسطے ہین یعنی مخاطب کے پکارنے
کے واسطے بنے ہین بعضے اُنھین سے اسم کے پہلے آتے
ہین اور وے یے ہین اے اجی اِے ارے ابے
او یا جیسے اے لڑکے اور یا خدا اور بعضے اسما کے پیچھے
آتے ہین تو وے یے ہین رے بے ہوت الف ساکن جیسے
ساقیا میان ہوت اور یہ دور کے پکارنیکے لیے آتا ہے جسکو
پکارتے ہین اسکو منادی کہتے ہین اور جو کچھ بعد پکارنیکے
کہتے ہین وہ جواب ندا کہلاتا ہے + اور بعضے حرف استفہام
کے لیے ہین یعنی سوال کے لیے کون واسطے ذی روح کے
اور کیا واسطے غیر ذی روح کے اور آیا جو لفظ فارسی ہے
وہ بھی واسطے استفہام کے مستعمل ہے اور کہان اور کدھر
واسطے مکان کے اور کب واسطے وقت کے اور ایسے ہی
اور کیون اور حرف کس اگر مرکب ہو وے کسی اسم سے
تو فائدہ استفہام کا دیگا جیسے کس طرح اور کس شخص
کو وغیرہ اور کیسا اور کتنا بھی استفہام طرح اور مقدار

کے واسطے آتے ہین اور استفہام کی تین قسمین ہین اوّل **استخباری** جو صرف واسطے خبر پوچھنے کے ہو جیسے تمھارا کیا نام ہے دوسرے **اقراری** کہ سوال سے اقرار پایا جاتا ہو جیسے تم دانا نہین ہو تو اور کون ہے پس اس مثال مین مخاطب کی دانائی کا اقرار پایا جاتا ہے کہ تم دانا ہو سوم **انکاری** جسسے انکار پایا جاوے جیسے کیا دنیا مین ہمیشہ رہوگے یعنی نہین رہوگے

اور بعضے حروف سے **استثنا** کا فائدہ ہوتا ہے

ایک چیز کو دوسری مین سے نکالنے کو استثنا کہتے ہین جسکو علیحدہ کرتے ہین اسکو مستثنیٰ اور دوسری چیز کو مستثنیٰ منہ کہتے ہین اور اسکی دو قسمین ہین **متصل** اور **منقطع** **متصل** وہ جسمین مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ایک جنس ہو وین جیسے سب کتابین سوائے گلستان کے موجود ہین اس مثال مین کتابین مستثنیٰ منہ اور گلستان مستثنیٰ ہین اور دونون ایک جنس ہین اسی واسطے یہہ استثنا متصل ہوا اور اگر کہین کہ مین نے تمام شہر دیکھے باغ نہین دیکھا تو چونکہ یہان مستثنیٰ منہ شہر ہین اور مستثنیٰ باغ ہے جو شہر کی جنس نہین اسلیے یہہ استثنا منقطع ہوا اور حروف جو استثنا کے واسطے آتے ہین سوا بجز بغیر مگر پر چھوٹ بدون وغیرہ +

اور کچھ حروف **شرط** کے لیئے ہین ایک جملہ کے مضمون کو دوسرے کے مضمون پر متعلق کرنے کو شرط کہتے ہین مثلاً یون کہین کہ ایسا ہوگا تو ویسا ہوگا اِس صورت مین اوّل جملہ یعنی ایسا ہوگا شرط کہلاتا ہے اور دوسرا یعنی ویسا ہوگا جسکا ہونا متعلق پہلے جملہ کے ہونے پر ہے وہ جزا کہلاویگا اور اگر حرف شرط ہے اور جو اور اگرچہ اور اسماء موصول اور والا اور ورنہ بھی شرط کے واسطے آتے ہین

اور بعضے حرف زیادہ ہوتے ہین

یعنی معنی مین کچھ دخل نہین رکھتے صرف ایک کلمہ کو دوسرے سے ملانے کے لیئے یا زینت کلام کے لیئے آتے ہین وے یے ہین ب آ و ے بے نہ کا سا جیسے دربدر لبالب گفتگو راتوں رات گاہ بگاہ کچھ نہ کچھ کھیت کا کھیت تھوڑا سا اور کبھی یہہ الفاظ فائدہ حصر و تخصیص کا دیتے ہین جیسے رات کی رات رہ جاؤ یعنی تمام رات یا راتوں رات چلے گئے یعنی صرف رات مین

اور بعضے حروف **ایجاب** کے واسطے یعنی جواب دینے کے لیئے آتے ہین اور وے ہان اور جی ہین اور الفاظِ تعظیمی اور حروفِ استفہام بھی جواب دینے مین مستعمل ہین یعنی پکارنے کے جواب مین کہتے ہین

خداوند حضور پیر و مرشد جناب قبلہ کیا ہے کیونکہ
اور بعضے حروف تفسیر و بیان کے واسطے یعنی انکا اوپر
تفسیر اور بیان کرتا ہے آنکے افعل کی پس بیان کے واسطے
اردو میں حرف کاف بیانیہ ہے کہ ہر جگہہ آسکتا ہے اور تفسیر
جو بھی بیان کے واسطے ہے مگر اسوقت کے محاورہ اردو میں
صرف جملہ پر آتا ہے جیسے وہ کتاب جو تم نے لی تھی اور اکثر
کاف بیانیہ کے بعد بھی جملہ آتا ہے جسکی بیان کسی موصوف
یا موصول یا مقولہ وغیرہ کا ہوتا ہے مثلاً وہ کتاب کہ تم نے
لی تھی پس تم نے لی تھی جملہ ہے بیان کرتا ہے کتاب کو یا میں نے
کہا کہ تم گھر جاؤ یہاں تم گھر جاؤ بیان ہے کہنے کا جسکو مقولہ کہتے
ہیں اور الفاظ عربی یعنی اور اعنی واسطے تفسیر کے ہیں جیسے
سگ یعنی کتا *

اور بعضے حروف فائدہ مصدر ہونیکا دیتے ہیں جیسے
تا اردو میں علامت مصدر ہے عربی میں ت اکثر مصدر
کے آخر میں آتی ہے جیسے رحمت اور قدرت اور کبھی ی
مشدد اور ت اسم جامد پر لگانے سے مصدر کے معنی ہوتے
ہیں جیسے آدم سے آدمیت اور کبھی اسم صفت پر ی معروف
لگانے سے جیسے دوستی اور دشمنی وغیرہ پس اگر اسم

صفت کے آخر مین ہ ہو اور وہ لفظ عربی ہو تو ہ مذکور ت
پڑھی جاویگی جیسے زیادہ سے زیادتی کیونکہ یہہ ہ اصل مین
ت ہے جو وقف کی جہت سے ہ ہو گئی ہے اور اگر اسم فارسی
کا ہو گا تو ہ گ سے بدل جاویگی جیسے تازہ سے تازگی
اور فارسی مین ش بھی علامت مصدری ہے جیسا کہ بیان
حاصل مصدر مین گذرا اور اردو مین س اور ت اور اوٹ
اور اہٹ بھی علامت حاصل مصدر کی ہین جیسے مٹھاس
اور رنگت اور لگاوٹ اور چمکاہٹ ۞ اور بعضے حروف
تشبیہ کا فائدہ دیتے ہین تشبیہ ایک چیز کو دوسری
چیز کے ساتھہ کسی صفت مین مانند کرنے کو کہتے ہین خواہ وہ
صفت مذکور ہو یا نہو پہلی چیز کو مشبہ اور دوسری کو مشبہ بہ
اور صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اسپر دلالت کرے
اُسکو حرف تشبیہ کہتے ہین جیسے زید شیر جیسا ہے اس مثال
مین زید مشبہ ہے اور شیر مشبہ بہ اور شجاعت جو یہان
مذکور نہین اور جس مین کہ زید کو شیر کے مانند کیا ہے وجہ
شبہ ہے اور جیسا حرف تشبیہ ہے اور حرف سا اور ایسا
اور ویسا بھی تشبیہ کے واسطے ہین ۞ اور بعضے حروف تعجب
کے واسطے آتے ہین یعنی کسی اجنبی چیز کے دیکھنے یا سننے سے

جو آدمی کو کیفیت ہوتی ہے اسوقت کچھ الفاظ منہ سے نکلتے ہین ا
وے یہ ہین آہا اوہو واہ وا کیا خوب چہ خوش سبحان اللہ
اور مثل اسکے اور بعضے حروف **کنایہ** کے واسطے یعنی اشارہ
سے کسی چیز کو بتانے کے لئے ہین پس مقدار کے کنایہ کے
واسطے کتنا اور جتنا اور اتنا اور کلام کے کنایہ کے واسطے
ایسا اور ویسا جیسے کہتے ہین کہ ایسا ویسا ذکر تھا اور کبھی کم قدر
کے لئے بھی آتا ہے مثلاً ایسے ویسے کو تو خیال مین بھی نہین
لاتے یعنی کم رتبہ کو اور ایسا تیسا کنایہ گالی اور برا کہنے کا ہے
اور بعضے حروف **اصوات** ہین یعنی جنسے کہ جانورون
کو بلا دین یا ہنکا دین یا کسی آواز کی نقل کرین جیسے کتے کے
بلانے کو کہتے ہین تو تو اور اسکی آواز کی نقل مین بھون
بھون کہتے ہین اسی طرح ہر ایک جانور کے لئے نئے طور
سے پکارنا اور آواز ہے اور ہر ایک چیز کی آواز کی بھی
نقل ہے مثلاً کواڑ کی آواز کو چون چون اور جوتے کی
آواز کو مرمر بولتے ہین غرض کہ حرف اصوات بہت سے
ہین ہر ایک چیز پر خیال کرنے سے خود طالب علم سوچ سکتا ہے +
اور مخاطب کو برانگیختہ کرنے کو صرف ایک حرف اردو
مین آتا ہے اور وہ **کیون نہین** ہے جیسے تو کیون نہین

پڑھتا کہ فاضل ہو جاوے یعنی تجکو بھی پڑھنا چاہیئے +
اور بعضے حروف جھڑکنے کے واسطے ہین جیسے ارین
اور رہین اور کلمۂ فارسی خبردار بھی اس معنی مین آتا ہے
اور کیا استفہامیہ بھی بتغیر لہجہ فائدہ جھڑکنے کا دیتا ہے
جیسے کیا کرتا ہے اور اسیطرح کیون جیسے کیون بے +
اور بعضے حروف ندبہ کے واسطے یعنی رونے اور
پیٹنے کے لیئے اور وے ہاے واے آہ آہ رے
واے رے اور فارسی و عربی کے کلمات افسوس اور
واویلا واحسرتا وا فزیا وا وا مصیبتا دریغ دریغا دردا
اور حروف ندا اے اور یا بھی ان معنون کے فائدہ دینے
کے لیئے مستعمل ہین جسکو روتے ہین اسکو مندوب کہتے
ہین اسکا بیان آگے آویگا + اور بعضے حروف تاکید
کے لیئے ہین جیسے البتہ ہرگز ہی اور آپ اور خود وغیرہ
انکا بیان توابع مین لکھا جاویگا + اور بعض حروف علت
کے واسطے ہین جیسے لیئے واسطے مارے اور کیونکہ وغیرہ
اور بعض حروف مفاجات کے واسطے یعنی
ناگاہ کے معنی مین جیسے اچانک یکایک ناگاہ
وغیرہ +

باب سوم علم نحو مین

علم نحو وہ ہے جس سے ترکیب کرنا کلام کی یعنی یہہ معلوم کرنا کہ یہہ کلام پورا ہے یا نہین اور اسکا کونسا کلمہ کس طرح کا ہے فاعل یا مفعول یا مبتدا یا خبر وغیرہ معلوم ہو جاوے اور غرض اس سے یہہ ہے کہ کلام کے معنی درستی سے سمجھہ لئے جاوین اور اس علم کا موضوع کلام ہے کلام کو مرکب تام اور جملہ اور مرکب مفید بھی کہتے ہین ٭ مرکب اسکو کہتے ہین جو دو کلمون یا زیادہ سے بنے اور اسکی دو قسمین ہین مفید اور غیر مفید مرکب غیر مفید وہ ہے جسکے سننے والے کو فائدہ کامل نہو بلکہ منتظر اور بات کے سننے کا بھی رہے اسکو مرکب ناقص بھی کہتے ہین جیسے زید کا غلام اور مرکب مفید وہ ہے جو اسکے خلاف ہو جیسے یہہ کتاب اچھی ہے اور مرکب ناقص ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتا ہے بدون اور چیز کے ملے کلام نہین ہو سکتا اسی واسطے اسکا اور مفرد کا ایک حکم ہے اور اسکی چار قسمین ہین مرکب اضافی مرکب توصیفی مرکب امتزاجی مرکب غیر امتزاجی اس واسطے کہ مرکب ناقص کے اجزا مین اگر قید اضافت کی ہوگی تو مرکب اضافی ہوگا اور اگر قید صفت کی ہوگی یعنی ایک کلمہ دوسرے کی صفت ہوگا تو وہ

مرکب توصیفی ہوگا اور اگر یہہ قیدین نہون تو پھر اُسکے اجزا
اگر ایسے ملے ہون کہ اُنمین وہ ہونے کی تمیز نہ رہی ہو تو اُسکو
مرکب امتزاجی کہینگے اور اگر اجزا سب جدا جدا سمجھہ مین آسکتے
ہون تو مرکب غیر امتزاجی کہینگے ہر ایک کا بیان جدا جدا سنایا جاتا ہے

مرکب اضافی کا بیان جب کہ ایک اسم کو دوسرے
کی طرف اضافت یعنی نسبت کرین تو اوّل کو مضاف اور
دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہین مثلاً کلو کا گھر اسمین گھر کو کلو
کی طرف نسبت کیا ہے اس واسطے گھر مضاف ہے اور کلو
مضاف الیہ اور یہہ دونون ملکر مرکب اضافی کہلاتے ہین
اور ہمیشہ جزو جملہ ہوتے ہین علامت اضافت کی اردو مین
تو ہین کا اور کے اور کی کہ اسم ظاہر اور ضمیر دونون مین
آتی ہین جیسے کتاب کا ورق اور اُسکا نام اور ترا اور ترے
اور تری کہ خاص ضمیر مخاطب اور متکلم مین آتی ہین جیسے
میرا گھر اور تمھارا مکان اور نا اور نے اور نی یہہ علامات
خاص ہین واسطے اُس مضاف الیہ کے جو ایک ہی جملہ مین ایکبار
مبتدا یا فاعل ہوکر دوسری بار مضاف الیہ ہو جاوے خواہ
اسم ظاہر ہو یا ضمیر وغیرہ لیکن ان علامات مین الف مفتوح
اور پے فارسی زیادہ کرکے اپنا اور اپنے وغیرہ بولتے

ہیں اسمِ ظاہر کے مکرر ہونے کی مثال زید اپنے گھر مین ہے
اِس مثال مین زید مبتدا ہے اور گھر مضاف ہے اور اُسکا مضاف الیہ
حقیقت مین وہی زید ہے اِسلیئے اُسکو لفظِ اپنے سے تعبیر
کیا اور ضمیر کی مثال تو اپنا سبق پڑھ اور اسمِ اشارہ کی
مثال جیسے یہہ اپنا حال کہتا ہے اور اسمِ موصول کی مثال جیسے
جو آدمی اپنا سبق نہین یاد کرتا وہ سزا پاتا ہے لیے تو علامتین
اِن کے ساتھہ اُسوقت ہوتی ہین جب کہ مضاف واحد
مذکر ہو جیسے میرا کام اور اُسکا نام اور ے مجہول کے ساتھہ
جب کہ مضاف جمع مذکر ہو جیسے زید کے گھوڑے اور تمھارے
بیل اور ی معروف کے ساتھہ جب کہ مضاف مؤنث ہو
خواہ واحد ہو یا جمع جیسے میری کتاب اور ہماری باتین +
اور فارسی مین علامت اضافت کی یہہ ہے کہ مضاف کے
آخر مین کسرہ ہوتا ہے اور وہ بھی اردو مین مستعمل ہے
جیسے غلامِ زید اب جاننا چاہیئے کہ اگر مضاف الیہ معرفہ
ہو تو غرض اضافت سے یہہ ہوگی کہ مضاف بھی معرفہ
ہو جاوے جیسے غلامِ زید یہان غلام کا لفظ نکرہ تھا
جب اُسکو زید کی طرف مضاف کیا تو معرفہ ہوگیا اور اگر
مضاف الیہ نکرہ ہو تو اضافت سے فائدہ خصوصیت کا

ہوتا ہے جیسے مرد کی کتاب کتاب لفظ عام تھا جب اسکو مضاف
کیا مرد کی طرف جو نکرہ ہے تو اسمین ایک خصوصیت آگئی یعنی مرد کی
کتاب ہے عورت کی نہین اور اضافت باعتبار لفظ کے فارسی
مین دو قسم ہے اس طرح کہ اگر مضاف مقدم ہو مضاف الیہ پر تو
اضافت مستوی کہلاتی ہے جیسے غلام زید اور اگر مضاف مؤخر
ہو تو اضافت مقلوب ہے جیسے جہان شاہ مگر اُردو مین یے
اقسام نہین ہوسکتے اسلئے کہ اردو مین ہر ایک مرکب اضافی
مین مضاف کی تقدیم و تاخیر درست ہے بلکہ فصیح یہ ہے
کہ مضاف پیچھے آوے مگر معنی کے اعتبار سے اضافت
کی چار قسمین ہین اوّل تخصیصی جسمین مضاف خاص ہو جاوے
مضاف الیہ سے جیسے میرا دوست دوم تملیکی جسمین مضاف الیہ
مالک ہو مضاف الیہ کی جیسے میری کتاب سوم بیانی کہ مضاف الیہ
بیان ہو مضاف کا یعنی دونون ایک ہو سکتے ہون جیسے لوہے
کی سیخ تو یہان لوہا بیان ہے سیخ کا اور دونون ایک
ہوسکتے ہین اور اسی مین داخل ہے اضافت توضیحی کہ جسکو
بعض لوگ جدا سمجھتے ہین جیسے شہر بریلی چہارم ظرفی
جسمین مظروف مضاف ہو اور ظرف مکان یا زمان مضاف الیہ
جیسے دریا کا پانی پانی مظروف ہے یعنی ظرف مین کی چیز اور

دریا ظرف مکان ہے مضاف الیہ اسی طرح جاڑے کی سردی اور ان چارون اضافتون مین اگر ثبوت مضاف کا مضاف الیہ کے لیئے حقیقت مین ہوسکتا ہو تو اضافت حقیقی کہینگے مثلاً میرا گھوڑا کہ یہان مضاف کا یعنی گھوڑے کا ثبوت متکلم کے لیئے واقع مین ممکن ہے اسلیئے یہہ اضافت حقیقی ہے اور اگر حقیقت مین کچھہ نہو بلکہ صرف کہنے والے نے مضاف الیہ کو ایک امر خیالی فرض کرکے کوئی مضاف اسکا کہا ہو تو اسکو اضافت مجازی کہینگے جیسے ہوش کا سر اور فکر کا پانو کہ ہوش اور فکر کوئی چیز قابل سر اور پانو رکھنے کے نہین مگر خیال مین انکو صاحب سر اور پانو فرض کرلیا اور پھر سر اور پانو کو انکی طرف مضاف کیا اسی لیئے یہہ اضافت مجازی ہوئی اور اسی اضافت مجازی مین داخل ہے اضافت تشبیہی جسمین مشبہ کو مشبہ بہ کی طرف اضافت کیا کرتے ہین جیسے تیرون کا مینہہ یعنی تیر مثل مینہ *

مرکب توصیفی کا بیان

مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے اس ترکیب مین جو لفظ ذات پر دلالت کرتا ہو اسکو موصوف

جا نو خواہ اسم ظاہر ہو یا ضمیر اور جس سے کچھ بھلائی یا برائی کی معلوم
ہوتی ہو اسکو صفت سمجھو جیسے اچھا آدمی اور ہین ناتوان اِس
مین آدمی اور ہین موصوف ہین اور اچھا اور ناتوان صفت
اُردو مین فصیح محاورہ یہہ ہے کہ صفت پہلے آوے جیسے اچھا
آدمی اور فارسی مین موصوف مقدّم ہوتا ہے تو اُسپر کسرہ
پڑھتے ہین جیسے ترکیب اضافی مین پڑھتے تھے جیسے مردِ نیک
ورنہ آخر کو ساکن پڑھینگے جیسے نیک مرد اور فائدہ صفت سے
یہہ ہے کہ اگر موصوف معرفہ ہوگا تو صفت سے توضیح ہو جاویگی
جیسے زید لنگڑا تو لنگڑا توضیح زید کی کرتا ہے اور اگر موصوف
نکرہ ہوگا تو صفت سے اُسکی تخصیص ہو جاویگی جیسے اچھا آدمی
اور اگر کوئی ایسا اسم معرفہ ہو کہ توضیح کی کچھ حاجت نہو
اور خود بہت واضح ہو تو اُس صورت مین صفت سے نہ
فائدہ تخصیص کا ہوگا نہ توضیح کا بلکہ اُس صورت مین صفت محض ثنا
اور مذمت کا فائدہ دیگی جیسے ثنا کی مثال خداے پاک کہ پاک
صفت خدا کی صرف ثنا کے واسطے ہے کیونکہ خدا کے لیے تخصیص
و توضیح کی کچھ ضرورت نہین اور اسی طرح شیطان مردود
مین لفظ مردود صفت شیطان کی صرف واسطے مذمت کے ہے
اور تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت موصوف سے صفت

کی بھی تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکے آخر مین الف ہو جیسا پہلے بیان ہوا اور اگر صفت کئی کلمون سے بنے تو جز و آخر کی تذکیر و تانیث موصوف کی رعایت سے ہوتی ہے نہ اوّل جز کی رعایت سے جیسے ورق پھٹی کتاب کہ اسمین لفظ پھٹی بباعث کتاب کے مؤنث ہے اسی طرح جلد ٹوٹا رسالہ

مرکبِ امتزاجی کا بیان

مرکبِ امتزاجی وہ ہے کہ دو لفظ ملکر ایک ہو جاوین اور انمین تمیز دو ہونے کی نرہے جیسے کلکت کہ یہہ مرکب ہے لفظ کالی اور کتے سے اور اب دونون ملکر ایسے ہو گئے ہین کہ مرکب معلوم نہین ہوتے اور اسی مین داخل ہے ترکیبِ تعدادی جیسے گیارہ کہ ایک اور دس کا نام ہے اسی طرح بارہ سے اُنیس تک اور اکیس سے ننانوے تک سوا عقود یعنی دس بیس تیس چالیس وغیرہ کے نوّے تک کہ یہہ مرکب نہین ہین مفرد ہین علیٰ ہذا القیاس اکائیان یعنی ایک سے لیکر نو تک اور سو اور ہزار اور لاکھ وغیرہ بھی مفرد ہین *

مرکب غیر امتزاجی کا بیان

یعنی وہ مرکب جسکے اجزا ملکر ایک نہوگئے ہون بلکہ جدا جدا سمجھ مین آتے ہون جیسے اکبرآباد شاہجہان آباد دہاردنش وغیرہ اور بعضے اعداد بھی اس مین داخل ہین جیسے تین ہزار چار سو یا ایک سو بیس یا دو سو چالیس وغیرہ پس ایسے کلمات کہ ایک دوسرے سے ملکر کسی ذات کا نام ہو جاتے ہین یا کسی صفت پر دلالت کرتے ہین اگر وے جدے جدے سمجھ مین آتے ہونگے تو سب اسی قسم مین داخل ہونگے *

مرکب مفید کا بیان

مرکب مفید وہ ہے کہ اسکے سننے والے کو انتظار اور بات کا نرہے بلکہ سنتے ہی جان لے کہ متکلم کی غرض کیا ہے کسی چیز کی خبر دیتا ہے یا کچھ خواہش وغیرہ کرتا ہے اس طرح کے مرکب کو جملہ اور کلام اور مرکب تام اور مرکب کلامی بھی کہتے ہین پھر جملہ دو چیزون سے بنتا ہے مسند الیہ جسکا کچھ حال بیان کرین اور مسند جسے کہ حال بیان کرین اور قسمین جملہ کی باعتبار لفظ کے دو ہین اول فعلیہ

دوسرا اسمیہ جملہ فعلیہ اسکو کہتے ہین جسمین کوئی فعل
پایا جاوے خواہ لفظاً ہو خواہ مقدر لفظاً جیسے ہین آتا ہون
اور مقدر جیسے اے آدمی کہ اصل مین ہے پکارتا ہون
آدمی کو اِس جملہ مین اگر فعل لازمی ہوتا ہے تو صرف فعل
اور فاعل سے جملہ تمام ہوتا ہے اور اگر فعل ناقص ہوگا
تو اسم اور خبر کو چاہیگا اور اگر فعل متعدی ہوگا تو مفعول
کی بھی حاجت ہوتی ہے خواہ لفظون مین ہو یا مقدر
جملہ فعلیہ کی علامت وہی ہے جو کہ ماضی و مضارع وغیرہ افعال
مین بیان ہوئی پس جو نسا فعل کہ جملہ مین ہوگا اُسی کی علامت
بھی مذکور ہوگی اور جس جگہہ فعل محذوف ہوگا وہان
علامت بھی محذوف ہوگی اور فعل اُسی جگہہ محذوف ہوتا ہے
جہان قرینہ پایا جاوے خواہ قرینہ گفتگو کا ہو یا حال کیفیت
کا اوّل کی مثال مثلاً کسی نے پوچھا کہ کون آیا تھا اور جواب
مین کہا کہ کلو پس جواب مین سے فعل آیا تھا محذوف ہے
اسلئے کہ یہی فعل سوال مین موجود ہے اور حال و کیفیت
کی مثال جیسے کسی نے کسی کو جاتے دیکھکر کہا کہ کدھر کو یعنی
کدھر کو جاتے ہو پس مسافر کی حالت آمادگی اِس بات
کا قرینہ ہے کہ کدھر کو کے بعد جاتے ہو محذوف ہے

اِسی طرح ہاں اور نہیں جملہ ہاے فعلیہ کے جواب میں
دلالت فعل کے حذف پر کیا کرتے ہیں یا سر کا چھاتی کی
طرف کو ہلانا اشارہ فعلِ مثبت کا ہے اور اُنھون بہ ہر دو
واوِ معروف و دو نونِ غنہ اور سر کا مونڈھون کی طرف
کو ہلانا اشارہ فعلِ منفی کا یا ہاتھہ کے اشارہ سے مخاطب
کو بلانا یا ٹھہرانا وغیرہ سب قرینے افعال کے حذف کے ہیں
اور اِس جملہ کے اجزا میں سے مسند فعل ہوتا ہے اور
مسند الیہ فاعل اگر فعل معروف ہو پس فاعل وہ ذات
ہے جس سے فعل صادر ہو یا جس میں فعل قائم ہو جیسے زید نے
مارا تو مارنا اس جگہہ زید سے صادر ہوئی ہے اِس واسطے
زید کو فاعل فعل کا کہینگے یا زید مر گیا اِس جگہہ مرنا زید کے
ساتھہ قائم ہے اِس واسطے زید فاعل ہوا لیکن اگر فعل مجہول
ہو تو فاعل اُسکا نہیں ہوگا بلکہ مفعول بہ قائم مقام فاعل کے
ہو جاتا ہے اور اُسکو مفعولِ مَالَم یُسَمَّ فَاعِلُہ کہتے ہیں جیسے زید مارا
گیا اِس مثال میں فاعل مارنے کا معلوم نہیں مگر زید جو حقیقت
میں مفعول بہ ہے مفعولِ مَالَم یُسَمَّ فَاعِلُہ یعنی قائم مقامِ فاعل
فعل مجہول مارا گیا کا کہلاویگا پس ہر ایک فعل کا فاعل لفظاً
ایک ہی ہوتا ہے اِلّا اُس صورت میں کہ کسی حرف عطف

سے فعل یا فاعل کی کثرت ہو جاوے تو اُس صورت مین
ایک فعل کے زیادہ فاعل ہوسکتے ہین اور اسی طرح ایک
فاعل کے زیادہ فعل ہوسکتے ہین جیسے کلّو اور احمد اور حسن
آئے یا محمود آیا اور بیٹھا اور لیٹا   اردو مین فصیح یہہ ہے
کہ اوّل فاعل کو بولین اور پھر مفعول کو اور پھر فعل کو جیسے
ہمنے تمکو دیکھا تھا اور اگر اسکے مخالف ہو تب بھی جائز
ہے اور فاعل کی پہچان یہہ ہے کہ جب فعل کے ساتھہ
کون یا کس نے ملاکر پوچھین تو جواب مین وہی فاعل واقع
ہو جیسے زید آتا ہے اِس مین جب پوچھین کہ کون آتا ہے
تو جواب ہوگا زید معلوم ہوا کہ زید فاعل ہے اور علامات
فاعل کی اور یہہ کہ کس جگہہ آتی ہے دوسرے باب مین بیان
ہوئین   فعل متعدی مین جو حاجت مفعول کی ہوتی ہے
تو اُس مفعول سے غرض مفعول بہ ہے کیونکہ مفعول کی پانچ
قسمین ہین اُنمین سے مفعول بہ خاص متعدی کے واسطے
ہے اور باقی چار فعل لازم اور فعل مجہول مین بھی آسکتے
ہین وے پانچون قسمین یہہ ہین   اوّل مفعول بہ کہ
جس پر فعل فاعل کا واقع ہو اور اُسکی پہچان یہہ ہے
کہ لفظ کسکو یا کیا کے جواب مین واقع ہوتا ہے اور لفظون

ہین اُسکی علامتین یے ہین سے مجہول اور ین یعنی یاء مجہول
اور نون غنہ ضمیر ہین اور سے واسطے فعل کہنے یا اُسکے مانند کے
اور یہ واسطے رحم کرنے اور اُسکی مثل کے اور کو سب طرح کے
مفعول کے لیئے جیسے مجھے یا ہمین دو اور ہم سے کہو اور اُسپر
رحم کرو اور کتاب کو پڑھو اور جب مفعول کوئی چیز ہوتی ہے
تو علامت نہین بھی لاتے ہین جیسے کھانا کھاؤ اِسی طرح جو افعال
دو مفعولون کو چاہتے ہین تو دوسرے مفعول پر علامت نہین
لگاتے جیسے اُسکو ایک روپیہ دو اِس مثال مین ایک روپیہ
مفعول دوسرا ہے اور بعضی صورتین ایسی ہین کہ وہان اکثر
فعل کو محذوف بولتے ہین اور مفعول کو یا کسی اَور حرف کو قائم مقام
فعل کا کرتے ہین پس اگر فعل محذوف واسطے متوجہ
کرنے مخاطب کے ہو تو اُس مفعول بہ کو منادی کہینگے اور اِس
صورت مین قائم مقام فعل حرفِ ندا ہوتا ہے جیسے اے زید
اصل اِسکی یہہ ہے کہ پکارتا ہون مین زید کو پس کو علامت
مفعول اور جملۂ فعلیہ کو حذف کرکے حرفِ ندا مفعول بہ پر اُسکے
قائم مقام کیا اور کبھی منادی سے حرفِ ندا بھی حذف کرتے
ہین جیسے لڑکے یعنی اے لڑکے اور اگر فعل واسطے اظہار
حسرت کے ہو مفعول بہ پر خواہ اُسکے فوت ہونے یا پانے

جانے کے سبب سے تو اُسکو مندوب کہتے ہین فوت ہونے
کی مثال جیسے ہاے زیدا اصل اِسکی ہے افسوس کرتا ہون
زید کو تو یہہ زید کے نہونے پر حسرت ہوئی یا ہاے رے
دکھہ کہ دکھہ کے موجود ہونے کی جہت سے افسوس ہے
پس ایسی مثال مین مفعول به مندوب ہوتا ہے یعنی جسکو روئین
یا حسرت کرین اور قائم مقام فعل کے اِس صورت مین حروف
ندبہ ہوتے ہین جو بحثِ حروف مین گذرے اور مندوب
اکثر معرفہ ہوتا ہے اور اگر فعل سے غرض مخاطب کو ڈرانا
ہو تو ایسے مفعول کو محذّر منه کہتے ہین یعنی جس سے کہ ڈرایا جاوے
اور اِس ڈرانے کو تحذیر بولتے ہین اور یہان مفعول به کو مکرّر
لاتے ہین تاکہ مکرّر لانا اُسکا قائم مقام فعل کے ہو جاوے جیسے
سانپ سانپ یعنی ڈراتا ہون مین تجکو سانپ سے تو سانپ
اِس مثال مین مفعول به دوسرا ہے اور مفعول اوّل یعنی ضمیر مخاطب
معه جملهٔ فعلیه کے حذف کرکے اُسکی جگہہ پر سانپ کو مکرّر لائے
اور کبھی تحذیر فعل کے مکرّر لانے سے بھی ہوتی ہے جیسے بچ
بچ یا کھا یا وغیرہ * دوسرا مفعول له یعنی فعل کیا
ہوا واسطے اُسکے یہہ مفعول دو طرح کا ہوتا ہے اوّل تو یہہ کہ جس
چیز کے واسطے فعل کیا گیا ہے یعنی جو فعل کے ہونے کی علت

ہے وہ فعل کے کرنے کے وقت موجود ہو جیسے کاہلی کے سبب
نہ پڑھا تو یہان کاہلی مفعول لہ ہے اور علت نہ پڑھنے کی ہے
جو نہ پڑھنے کے وقت مین موجود تھی اور یا ایسی علت ہو کہ
اسکے حاصل کرنے کے واسطے فعل کیا جاوے جیسے عالم
ہونے کے واسطے پڑھتے ہین پس عالم ہونا مفعول لہ ہے جو
علت پڑھنے کی ہے مگر پڑھنے کے وقت موجود نہین بلکہ ارادہ
اسکے حاصل کرنیکا ہے اس مفعول کی علامت یہہ ہے کہ اسکے
ساتھ لیئے یا باعث یا سبب یا واسطے اسی طرح کے الفاظ ہوتے
ہین جیساکہ اوپر کی مثالون مین معلوم ہوا اور یہہ مفعول کسواسطے
کے جواب مین واقع ہوتا ہے اور فعل لازم مین بھی آتا ہے
جیسے نامردی سے بیٹھ رہا * تیسرا **مفعول فیہ** جو مکان
یا وقت جس مین فعل کیا جاوے اسکو مفعول فیہ کہتے ہین یعنی
فعل کیا ہوا اسمین خواہ فعل لازم ہو یا متعدی جیسے گھر مین
بیٹھا ہے شام کو پایا تھا گھر اور شام مفعول فیہ ہین مفعول فیہ
کو ظرف بھی کہتے ہین اور ظرف کی دو قسمین ہین مکان اور
زمان اور پھر ہر ایک کی دو قسمین ہین محدود اور مبہم ظرف
مکان محدود جس جگہہ کی ابتدا اور انتہا ہو جیسے شہر بازار
دوکان مدرسہ گھر اور ظرف مکان مبہم جس جگہہ کی ابتدا

اور انتہا نہو جیسے آگے پیچھے دہنے بائین اوپر نیچے پس و
پیش وغیرہ اور ظرفِ زمان محدود جس وقت کی ابتدا اور انتہا
ہو جیسے سال برس مہینا دن گھڑی وغیرہ اور ظرف زمان
مبہم جسو قت کی ابتدا اور انتہا نہو جیسے پہلے اور پیچھے اور قبل
اور بعد وغیرہ علامت ظرف کی جملہ مین مین یا سے یا پر
یا کو وغیرہ آتی ہین جیسے کوٹھے پر گھر مین وغیرہ اور کبھی مقدر
بھی ہوتی ہے جیسے گھر چلو اور یہہ مفعول کب اور کہان کے
جواب مین واقع ہوتا ہے اور خانہ و دان و سار و وار و
و استھان و ستان وغیرہ جنہین معنی جگہہ اور وقت کے پائے
جاوین اسما پر لگانے سے ظرف ہو جاتا ہے جیسے فیلخانہ قلمدان
دیو استھان وغیرہ ٭ چوتھا **مفعول معہٗ** یعنی فعل کیا ہو
اسکے ساتھہ یہہ مفعول بھی لازم اور متعدی دونون مین آتا ہے اور
وہ اسم ہوتا ہے جو واسطے ہمراہی فاعل یا مفعول کے مذکور ہوتا ہے
یعنی فعل کا فاعل یا مفعول اور مفعول معہٗ دونون فعل اور زمانے
مین شریک رہتے ہین اور علامت اسکی سے بیاء مجہول یا کے ساتھ
ہے اور بعض دفعہ کچھہ علامت نہین ہوتی مثال ہمراہی فاعل کی
جیسے گنگا جمنا کے برابر ہو گئی اِس مثال مین برابر ہو گئی فعل
ہے جسکا فاعل گنگا ہے اور جمنا مفعول معہ ہے کہ برابر ہونے

مین فاعل کی شریک ہے معہ اتحاد وقت کے اور مفعول کی مثال جیسے کلو نے زید کو اسکے باپ کے ساتھہ مارا یہان زید مفعول ہے ہے اور اسکا باپ مفعول معہ جو مار کھانے مین زید کا شریک ہے

پانچوان مفعول مطلق وہ مصدر یا حاصل مصدر فعل کا ہے جو پیچھے یا پہلے فعل کے آوے اور اردو مین ایسا مفعول فعل سے پہلے آتا ہے جیسے ایسی مار ماری یہان مار مفعول مطلق ہے اور فعل لازم مین بھی یہہ مفعول ہو سکتا ہے جیسے ایسی چال چلا اور اگر بجاے فعل کے کوئی اسم مشتق ہو یعنی اسم فاعل یا اسم مفعول جو فعل کے قائم مقام ہو سکتا ہو تب بھی درست ہے جیسے مار مارنیوالا اور کھیل کھیلا ہوا اور اسی طرح اگر حاصل مصدر اور فعل کے الفاظ جدے ہون اور معنی یکسان تب بھی جائز ہے جیسے ایک ضرب مارتا ہون یہان ضرب مفعول مطلق ہے ہر چند لفظ فعل کے اور ہین مگر معنی ایک ہین یہہ مفعول تین غرضون کے واسطے آتا ہے تاکید فعل اور وضع اور عدد مثال تاکید کی اوپر بیان ہوئی اور وضع کی مثال جیسے امیر کی بیٹھک بیٹھا یہان بیٹھک مفعول مطلق بیان وضع کرتا ہے اور مثال سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کا مفعول مضاف ہوگا اس چیز کی طرف جسکی وضع بیان کرنی ہو اور کبھی تشبیہ کی

وضع پر بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے آدمیون کی سی چال چلو اور
عدد کے واسطے اُس صورت مین ہوگا جسوقت کہ اُس سے پہلے
کوئی عدد ہو جیسے دو بیٹھک بیٹھا اور مطلق کے معنی بے قید کے
ہین تو چونکہ اِس مفعول مین کوئی حرف بہ یا فیہ یا لہ یا معہ جیسا
کہ پہلے چارون مفعولون مین تھا مذکور نہین اِسواسطے اِسکو
مفعول مطلق کہا اور اِن پانچون مفعولون کو متعلقاتِ فعل
بھی کہتے ہین اور فعل کے متعلقات سوای مفعولون کے کچھ اور
بھی ہین اوّل حال یعنی وہ مفرد یا مرکب جو بیان کرے
ہیئتِ فاعل یا مفعول یا دونون کو جیسے زید روتا جاتا تھا اِس
مثال مین روتا حال ہے زید کا جو فاعل ہے اور ہمنے شیر
آدمی کھاتے دیکھا آدمی کھاتے حال ہے شیر کا جو مفعول ہے
دیکھا کا اور ہم دونون باتین کرتے ایک دوسرے سے
لڑتے تھے یہان باتین کرتے حال دونون سے ہے
فاعل اور مفعول جسکے حال ہوتا ہے اُسکو ذوالحال یعنی
حال والا کہتے ہین اور ذوالحال اور حال اور موصوف
اور صفت مین یہہ فرق ہے کہ صفت واسطے بیان بُرائی
یا بھلائی کے ہوتی ہے اور حال واسطے بیان کیفیت اور
حالت کے اور حال مرکبِ مفید بھی ہوتا ہے جیسے مین نے

دیکھا زید کو اور اُسکا باپ کھڑا تھا اِس مثال مین اُسکا باپ کھڑا اٹھا حال ہے زید سے اور لفظِ اور اِس جگہہ علامتِ حالیہ ہے دوم تمیز وہ کہ رفع کرے شک کو مفرد یا جملہ سے مفرد کی مثال جیسے دو سیر گھی دو سیر مین شک تھا کہ کیا چیز ہے گھی سے وہ شک رفع ہو گیا اِسی لیئے گھی تمیز ہے اور جس سے تمیز ہوتی ہے اُسکو ممیز کہتے ہین جیسے کہ اِس مثال مین سیر تھا پھر ممیز یا وزن ہوگا جیسا کہ گذرا یا پیمایش کے متعلق ہوگا جیسے تین گز کپڑا اور چار بیگہہ زمین یا صرف متعلق باندازہ ہو جیسے تل بھر جگہہ اور چلّو بھر پانی اور کبھی ممیز نسبت کسی جملہ کی ہوتی ہے اُسوقت تمیز جملہ سے ہوگی جیسے زید آپ سے چلا گیا یہان چلے جانے کی نسبت جو زید کی طرف ہے وہ ممیز ہے اور لفظِ آپ سے اُسکی تمیز ہے اِسی طرح وہ فوراً حاضر ہوا اور اُسنے سمجھ لے لیا اور بھول کر لکھا گیا وغیرہ پس جملہ کی تمیز کے واسطے علامتین سے اور تنوین اور یای مولدہ اور کر اور بھر ہین سوم جار و مجرور کہ یہہ بھی مثل شبہہ متعلق فعل کے ہوتے ہین اور اِس جگہہ فعل عام ہے خواہ اصطلاحی ہو یا لغوی یا معنی فعل یا مشابہ فعل معنی فعل جیسے بس ہے اِسکے معنی یہہ ہین کہ کفایت کرتا ہے ایسے اسما کو

جو فعل کے معنی مین مستعمل ہون اسماء افعال کہتے ہین اور وے
قائم مقام فعل کے ہوکر فاعل اور مفعول مثل فعل کے چاہتے
ہین اور مشابہ فعل پہلے گذر چکا ہے کہ اسم فاعل اور اسم مفعول
اور صفت کو کہتے ہین پس اگر فعل وغیرہ عبارت مین نہون
یا عبارت مین ہون مگر جار و مجرور اسکے ساتھ اچھی طرح چسپان
نہوتے ہون تو اس صورت مین کوئی اور فعل مقدر مانا جاویگا
اور جار و مجرور اسکے ساتھ متعلق کئے جاوینگے اول کی مثال
جیسے سوال کرین کہ کس مین ہے تو یہان کس مین متعلق
موجود کے ہے جو محذوف ہے کیونکہ عبارت مین کوئی
فعل یا مشابہ فعل نہین اور دوسرے کی مثال جیسے دیکھو تو کتاب
ہی مین ہے پس یہان اگرچہ فعل دیکھو تو موجود ہے مگر کتاب
ہی مین اسکے ساتھ خوب چسپان نہین اسی لیئے موجود محذوف
مانا جاویگا اور یہہ قاعدہ کلیہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جار مجرور
کو ہمیشہ ایسے فعل وغیرہ سے متعلق کرنا چاہیئے جسکے ساتھ
اسکے معنی خوب چسپان ہون ٭

بیان جملہ اسمیہ کا جملہ اسمیہ اسکو کہتے ہین جو دو اسمون
سے مرکب ہو جسمین سے ایک مسند الیہ ہو اور دوسرا مسند
مسند الیہ کو اس جملہ مین مبتدا کہتے ہین اور مسند کو خبر جیسے

کلو حاضر ہے کلو مبتدا اور حاضر خبر اور دونوں ملکر جملۂ اسمیہ ہوا
اور جملۂ اسمیہ میں حرف ربط بھی ہوتا ہے اور روابط دو طرح
کے ہیں ایک زمانی جسمین کوئی وقت سمجھا جاوے اور ایک
غیر زمانی جو وقت پر دلالت نہ کریں اور وے چار ہیں ہے
اور ہیں اور ہو اور ہوں جیسے کہ ماضی قریب کی علامت تھی
اور یہہ روابط مطابق مبتدا کے ہوتے ہیں اور تذکیر و تانیث
میں یکسان رہتے ہیں جیسے زید اچھا ہے گھوڑے موجود ہیں
تم انسان ہو میں مہتدی ہوں جو اسم کہ ذات پر دلالت کرتا ہے
اسکو مبتدا کہتے ہیں اور جسمین کچھ صفت پائی جاوے وہ خبر ہوتی
ہے جیسے زید اچھا ہے زید اسم ذات ہے مبتدا اور اچھا اسکی
خبر اور ہے حرف ربط اور نیز دونوں اسموں سے جو معرفہ ہوگا
وہ مبتدا ہوگا اور دوسرا خبر جیسے تم انسان ہو تم ضمیر مخاطب معرفہ
ہے اور مبتدا اور انسان اسکی خبر اور ہو حرف ربط **فائدہ**
ضمیروں میں صرف فاعل کی ضمیر مبتدا ہو سکتی ہے اور ضمیر نہیں
ہو سکتی اور روابط زمانی تھا اور تھے واحد و جمع مذکر کے لیے اور
تھی اور تھین واحد و جمع مؤنث کے لیئے ہیں جیسے زید موجود
تھا وغیرہ اور بعضے لوگ روابط زمانی کو بھی افعال ناقص میں
تصور کرتے ہیں مگر واقع میں جو روابط کہ زمانہ پر دلالت کرے

ہین اور انکا کوئی مصدر نہین آنکو افعال کہنا مناسب نہین
ہان زمانہ کی جہت سے اس طرح کے روابط کبھی قائم مقام فعل
کے ہو جاتے ہین +

اب جاننا چاہیے کہ مبتدا اور خبر اگر دونون معرفہ ہون تو
جسکو چاہین مبتدا کرین اور جسکو چاہین خبر جیسے یہہ تمھاری کتاب
ہے یہہ اسم اشارہ بھی معرفہ ہے اور تمھاری کتاب بھی معرفہ
پس چاہو یون کہو کہ یہہ مبتدا اور تمھاری کتاب خبر اور یا اسکے
عکس دونون درست ہین اور اسی طرح اگر دونون نکرہ ہون
جیسے انسان آدمی ہے انسان نکرہ ہے مبتدا اور آدمی اسکی
خبر خواہ اسکے برعکس اور کبھی ظرف قائم مقام خبر کے ہوتا ہے جسوقت
کہ خبر لفظ موجود یا حاضر اور اسکی مانند ہو جیسے کتاب گھر مین ہے یعنی
گھر موجود ہے اور کبھی بدون ظرف بھی خبر کو محذوف کر دیتے
ہین جیسے پوچھین کہ کتاب ہے یعنی کتاب موجود ہے اور کبھی
مبتدا و خبر مرکب غیر مفید ہوتی ہین جیسے تمھاری کتاب حاضر
ہے اسمین مبتدا مرکب ہے یعنی تمھاری کتاب اور تم میرے
شاگرد ہو اسمین خبر مرکب ہے یعنی میرے شاگرد اور تقدیم و
تاخیر بھی مبتدا و خبر مین جائز ہے جیسے احمق ہے وہ تو اس مثال
مین وہ مبتدا ہے جو بعد کو واقع ہوا ہے اور کبھی قرینہ کے

وقت جملہ مین سے مبتدا و خبر کو حذف کرکے صرف حرفِ ربط کو قائم مقام کرتے ہین جیسے کوئی پوچھے کہ کتاب موجود ہے تو جواب مین کہے کہ ہے یعنی کتاب موجود ہے اور کبھی قرینہ کے باعث مبتدا کو حذف کرتے ہین جیسے کوئی پوچھے یہہ کیا کتاب ہے اور جواب مین کہین کہ بوستان ہے یعنی یہہ کتاب بوستان ہے

پھر جملہ کی دو قسمین ہین باعتبار سچ اور جھوٹھہ ہونے کے ایک خبریّہ اور دوسرا انشائیہ جملہ خبریّہ اسے کہتے ہین جسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹھا کہہ سکین جملہ خبریّہ کے الفاظ کو حکایت یا خبر کہتے ہین اور جس مضمون کا اسمین ذکر ہوتا ہے اسکو محکی عنہٗ یا مخبر عنہٗ کہتے ہین پس حکایت کا مطابق ہونا محکی عنہٗ سے سچ کہلاتا ہے اور غیر مطابق ہونا جھوٹھہ ہوتا ہے جیسے کہین زید حاضر ہے پس یے الفاظ یعنی زید اور حاضر اور ہے حکایت ہین اور انسے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والا زید کے موجود ہونے کی خبر دیتا ہے پس اگر واقع مین بھی زید حاضر ہے جیسا کہ جملہ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے تو یہہ خبر سچ ہے ورنہ جھوٹھہ اس سے معلوم ہوا کہ جملۂ خبریّہ کے واسطے محکی عنہ کا بھی ہونا ضرور ہے جس جگہہ محکی عنہ نہوگا وہان جملہ کو سچا اور جھوٹھا نہ کہہ سکینگے کیونکہ صرف حکایت اور الفاظ ہی کا نام سچ اور جھوٹھہ

نہین بلکہ مطابقت بھی ضرور ہے جو کہ بدون مخبر عنہ کے نہین ہوسکتی
اور جملۂ خبریہ اسمیہ بھی ہوتا ہے اور فعلیہ بھی جیسے کل مین آیا تھا یہہ
جملۂ فعلیہ خبریہ ہے اور تم موجود نہ تھے یہہ جملۂ اسمیہ خبریہ ہے +
جملۂ انشائیہ وہ ہے کہ سننے والے کو فائدہ تام ہو اور اُسکے
کہنے والے کو سچا اور جھوٹھا نہ کہہ سکین اُسکی نو قسمین ہین اوّل
امر جیسے پڑھو اچّھا لکھو بَشّاش رہو دوم **نہی** جیسے دنگا مت
کرو بُری صحبت مین نہ بیٹھو تیسری **استفہام** جیسے تم کہان
گئے تھے تمھارا کیا نام ہے یہہ کیا چیز ہے چوتھی **تمنّی** یعنی ایسے جملے
جنمین آرزو کسی ممکن یا غیر ممکن چیز کی پائی جاوے جیسے کیا خوب ہوتا
جو تم لکھہ پڑھ جاتے یا کیا اچّھا ہو جو آدمی کے پر ہو جاوین پانچوین
ندا یعنی جملۂ ندائیہ جیسے اے لڑکو ادھر متوجہ ہو چھٹھی **عرض**
یعنی برانگیختہ کرنا مخاطب کا کسی کام کے واسطے جیسے تم کیون نہین
محنت کرتے کہ تمکو بھی انعام ملے ساتوین **قسم** یعنی جملہ جو قسم
سے بنے قسم کہتے ہین اِسکو کہ کسی چیز کا اپنے اوپر لازم کرنا یا
مخاطب کو کسی بات کا یقین کرانا خدا کے نام سے یا اور کسی بڑے
یا عزیز چیز کے نام سے مثلاً خدا کی قسم مین رشوت نہ لونگا بخدا کہ
یہہ یون ہی ہے جس چیز کی قسم کھاتے ہین اُسکو مُقسَم بِہٖ کہتے
ہین اور بعد اُسکے جو جملہ ہوتا ہے اُسکو جوابِ قسم کہتے ہین جیسے

کہ اوپر کی مثال مین خدا کی قسم ہے اور رشوت نہ لونگا جواب قسم ہے آٹھوین تعجب جیسے واہ وا بہت ہی خوب ہوا نوین عقود یعنی وے جملے جو معاملات کے وقت بولتے ہین جیسے کوئی کہے مین کتاب بیچتا ہون اور دوسرا کہے کہ مین خریدتا ہون تو یہہ دونون جملے انشائیہ ہین ❊

بیان توابع کا

تابع پیچھے آنے والے کو کہتے ہین مگر یہان تابع سے یہہ غرض ہے کہ ایک کلمہ دوسرے کلمہ کا شریک ہو معنون مین یعنی فاعل یا مفعول وغیرہ ہونے مین اور اسکی چہہ قسمین ہین تاکید نعت بدل عطفِ بیان عطفِ نحق تابع مہمل ہر ایک کا بیان جدا گانہ کہا جاتا ہے تاکید کے معنی مضبوط کرنے کے ہین مگر اصطلاح مین وہ ہے جو حال متبوع کو یعنی جسکی تاکید ہے اسکے حال کو مقرر کر دے نسبت مین یا شمول مین یعنی جو حال متبوع کا ہے نسبت مین تاکید کی جہت سے وہی حال مقرر ہو جاویگا مثلاً اگر متبوع کسی فعل کا فاعل ہوگا تو اسکا فاعل ہونا تاکید سے مقرر ہو جاویگا اسی طرح پر مفعول ہونا یا کوئی اور چیز ہونا اور شمول سے یہہ غرض ہے کہ متبوع کی طرف جو فعل کی نسبت

ہوئی ہے وہ متبوع کے سب اجزا کو شامل ہے
پھر تاکید کی دو قسمین ہین لفظی اور معنوی لفظی وہ جو لفظ
کے مکرّر لانے سے ہووے اور یہہ تاکید اسم و فعل و حرف
مین سب مین آتی ہے جیسے اسم کی مثال زید آیا ہے زید پہلا
زید متبوع ہے اور دوسرا تابع اور اِس دوسرے نے پہلے
کو نسبت مین مقرر کر دیا یعنی شاید سننے والا کسی اَور کا آنا سمجھا
ہو یا اچھی طرح دھیان نہ کرتا ہو تو دوسری دفعہ زید کے کہنے
سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ آنیوالا زید ہی ہے کوئی دوسرا نہین
اور فعل کی مثال جیسے مارا مارا زید نے اور حرف کی مثال جیسے
ہان ہان ہم نے کیا ہے اِن دونون مین بھی مقرر ہونا نسبت
کا ویسا ہی سمجھنا چاہیئے جیسا اسم کی تاکید مین بیان ہوا اور
شمول کی مثال جیسے سب آئے سب پہلا سب فائدہ شمول کا دیتا ہے
کہ آنے مین ہر ایک شریک ہوا ہے اور دوسرا سب اُسی شمول
کی تاکید کرتا ہے کہ کوئی باقی نہین رہا +
اور تاکیدِ معنوی اُسکو کہتے ہین جو دوسرے لفظون سے ہو جیسے
زید خود آیا اِسمین لفظِ خود تاکید ہے زید کی نسبت آنے مین
اور شمول کی مثال جیسے لڑکے سب آتے ہین اِسمین سب تاکید
لڑکون کی ہے کہ آنے مین سب شامل ہین کوئی باقی نہین

اور الفاظِ تاکیدِ معنوی کے اردو مین بہت ہین تو اور آپ اور
خود اور ہی بیائے معروف اور محض اور بذاتہٖ اور بنفسہٖ اور
بجنسہٖ اور بعینہٖ اور البتہ اور بیشک اور ٹھیک اور ہرگز اور
کبھی ہین البتہ و بیشک و ٹھیک واسطے تاکید جملۂ مثبت کے ہین
جیسے ہین البتہ پڑھونگا اور ہرگز اور کبھی واسطے تاکید جملۂ منفی کے
جیسے ہین ہرگز نہین لڑونگا اور کبھی شور نہ کرونگا اور تو واسطے
تاکید دونون جملون کے مستعمل ہے جیسے آیا تو ہے اور مین
تو نہین پڑھتا اور باقی الفاظ مفرد کی تاکید مین مستعمل ہین جیسے
کتاب اچھی ہے اسکو بجنسہ تمھارے پاس بھیجتے ہین ہم خود
دیکھا اور بعض الفاظ خاص جمع کی تاکید کے واسطے آتے ہین جیسے
سب اور کل اور اکٹھے اور ایک ساتھ اور ہر ایک اور ایک
ایک اور کبھی اِن لفظون کو مکرر لاتے ہین مگر اس صورت مین
کوئی حرف زائد بیچ مین آتا ہے جیسے آپ ہی آپ خود بخود سب کے
سب اور اعداد سے جو تاکید کرتے ہین تو واوِ مجہول مع نونِ
غنّہ اعدادِ مفرد کے آخر مین بڑھاتے ہین جیسے تینون چارون
پانچون وغیرہ مگر لفظِ دو مین نون پہلے واو سے آتا ہے جیسے
دونون اور مرکبات معقود مین بواسطہ لفظ کے کے جیسے
دس کے دس گیارہ کے گیارہ فائدہ لفظِ تو کبھی

تاکید کا مفید نہین ہوتا صرف زینت کلام کے واسطے آتا ہے
جیسے تم تو کہین نہ جاؤ گے اور کبھی لیکن کے معنون مین جیسے تم
جاؤ مین تو نہین جاتا **فائدہ** لفظ آپ جیسے تاکید کا فائدہ دیتا ہے
ویسا ہی خصوصیت کا بھی فائدہ دیتا ہے جیسے وہ آپ تو اچھا ہے
یعنی خاص وہی اور اسی طرح سے لفظ خود بھی ہے اور تعظیم
کے واسطے اکثر مخاطب کو آپ کہتے ہین مگر اس مین استعمال
فعل جمع غائب کا مروج ہے جیسے آپ لکھین آپ پڑھین وغیرہ
تنبیہ اردو مین آپ کے لفظ کو تعظیم مین لفظ تم سے زیادہ سمجھتے
ہین اور بجاے آپ کے حضور اور قبلہ اور جناب بولتے ہین
اور جب لفظ آپ مین مین زیادہ کیا جاوے تو اس وقت
یہہ لفظ فائدہ مشارکت کا دیتا ہے جیسے ہم آپسمین بحثتے ہین
تم آپسمین نہ لڑو **نعت کا بیان** نعت وہ تابع ہے جو ایسے
معنی پر دلالت کرے جو متبوع مین پائے جاتے ہون اور
اسکو صفت بھی کہتے ہین اور متبوع کو موصوف فائدہ صفت کا
مرکب توصیفی مین بیان ہوا یہان صرف اسقدر بیان کرنا ہے کہ
صفت وہ لفظ ہے جسکو واضع نے معنی وصفی کے لیئے بنایا ہو جیسے
بھلا یا برا اور وہ صرف مفرد ہوتی ہے یعنی جملہ نہین ہوتی بخلاف
نعت کے کہ یہہ صفت پر بھی بولی جاتی ہے اور جملہ کو بھی نعت

کہہ سکتے ہین اگر تعریف نعت کی اسپر درست ہوتی ہو اسیطرح ان الفاظ کو بھی نعت کہہ سکتے ہین کہ واضع نے انکو صفت کے واسطے نہین بنایا بلکہ انکے معنی مین ایسی بات پائی جاتی ہے جو قائم مقام معنی وصفی کے ہوا ور متبوع مین پائی جاتی ہو مثلاً ہندی یا انگریزی کہ لفظ ہند یا انگریز سے ی نسبت بڑھانے سے ہوگئے ہین انکو نعت کہہ سکتے ہین اسیطرح اسم فاعل اور اسم مفعول کو بھی نعت کہہ سکتے ہین حالانکہ وہ صفت نہین کہلاتے ہین اور اسیطرح جملہ بھی نعت ہوتا ہے جیسے وہ کتاب جسکا ورق پھٹا ہوا ہے تو جسکا ورق پھٹا ہوا ہے یہہ جملہ نعت ہے کتاب کی

بدل کا بیان

بدل وہ تابع ہے کہ قطع نظر متبوع سے نسبت مین خود مقصود ہو اسکی چار قسمین ہین اوّل بدل کل کہ اسکے اور متبوع کے معنی ایک ہون جیسے کسی سے کہین کہ اے شخص کلو تیرا بھائی گھر آیا ہے مقصود کہنے سے یہہ ہے کہ تیرا بھائی گھر آیا ہے مگر پہلے اسکا نام کہہ دیا تو نام متبوع ہوا اور اسکو مبدل منہ کہتے ہین اور تیرا بھائی بدل ہوا یہان مبدل منہ اور بدل کے ایک ہی معنی ہین یعنی جو ذات کلو سے سمجھی جاتی ہے وہی تیرا بھائی سے بھی سمجھی جاتی ہے دوسرا بدل بعض

وہ ہے کہ بدل جزو ہو مبدل منہ کا جیسے یہہ کتاب مین نے اُسکا ورق پھاڑ ڈالا ہے یہان یہہ کتاب مبدل منہ ہے اور اُسکا ورق بدل بعض ہے جو نسبت مین مقصود ہے اور مبدل منہ کا جزو ہے **تیسرا** بدل اشتمال جو مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جزو بلکہ متعلق ہو جیسے یہہ کتاب اُسکا جزدان اچھا ہے تو جزدان نہ کتاب کا کل ہے نہ جز بلکہ متعلق ہے اِسیواسطے بدل اشتمال ہوا مگر یہہ دونون قسمین بدل کی یعنی بدل بعض اور بدل اشتمال نظم مین اور بول چال عوام مین بہت واقع ہوتی ہین اور نثر مین کم آتی ہین **چوتھا** بدل غلط جو غلطی کے بعد واسطے صحت کے بولا جاوے مثلاً بولنا منظور تھا کہ مدرسہ کو چلنا چاہیئے اور بے ساختہ نکل گیا کہ گھر کو بعد اُسکے فوراً کہا کہ مدرسہ کو چلنا چاہیئے اِس صورت مین گھر مبدل منہ ہوگا اور مدرسہ بدل غلط یہہ صورت بھی محاورۂ زبانی مین بہت واقع ہوتی ہے اور اِس قسم سے تعریف بدل کی کہ وہ خود مقصود نسبت مین ہو خوب سمجھہ مین آتی ہے

عطف بیان عطف بیان ایک چیز کے دو نامون مین جو زیادہ مشہور ہو اُسکو کہتے ہین اور اُسی کو عرف سے بھی تعبیر کرتے ہین جیسے سراج الدین بہادر شاہ تو بہادر شاہ عطف بیان ہے اور پہلے نام کو متبوع اور معطوف علیہ جاننا چاہیئے اور بدل

کل اور عطفِ بیان مین ایسا کم فرق ہے کہ بعضے دونون کو ایک ہی کہتے ہین مگر اِس رسالہ مین دونون کی تعریف ایسی طرح کی گئی ہے کہ جس سے دونون الگ سمجھہ مین آجاوین **عطف بحرف** جو معطوف بعد حرفِ عطف کے آوے اور اُسکی مثالین حروفِ عطف مین گذرین اور یہان اِسقدر اَور معلوم کر لینا چاہیئے کہ جیسا عطف مفرد کا مفرد پر ہوتا ہے ویسا ہی مرکّب کا مرکّب پر بھی ہوتا ہے جیسے زید کا غلام اور اُسکا نوکر آیا ہے یہان زید کا غلام معطوف علیہ اور اُسکا نوکر معطوف ہے اِسیطرح عطف جملہ کا جملہ پر جیسے کلو آیا ہے اور محمود جاتا ہے اوّل جملہ معطوف علیہ ہے اور دوسرا معطوف **تابع مہمل** جو لفظ بمعنی صرف زینتِ کلام کے واسطے بولا جاوے وہ تابع مہمل ہے جیسے روٹی ووٹی اور یہہ اُردو مین بہت مروّج ہے اور اُسکا قاعدہ یہہ ہے کہ حرفِ اوّل کسی کلمہ کی جگہہ واو لگانے سے اِس قسم کا تابع بناتے ہین اور واو کو حرکت وہی ہوتی ہے جو حرفِ اوّل کلمہ کو تھی جیسے دال وال کتاب وتاب جزدان وزدان اور کبھی واو سے نہین بناتے اَور طرح بولتے ہین جیسے دانہ دنکا اور کبھی اِس تابع سے متبوع کے قائم مقام چیز مراد ہوتی ہے جیسے کہوین کہ بیٹھے ہو کیون کچھہ پڑھو وڑھو یعنی خواہ پڑھو یا پڑھنے کے قائم مقام کچھہ اَور کرو

باب چہارم ترکیب و فوائد مین

ترکیب کرنا اردو مین کچھہ مشکل ہے مگر دو ایک صفحہ کسی کتاب کی ترکیب کہنے سے پھر کچھہ دشواری نہین رہتی ترکیب کہنے کے واسطے اوّل یہہ معلوم کرنا چاہیے کہ جملہ فعلیہ ہے یا اسمیہ یعنی جملہ مین اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اسکو جملۂ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہہ معلوم ہو کہ جملہ فعلیہ ہے تو اسکے اجزا کو جدا جدا کہو کہ یہہ فعل ہے اور اسکا فاعل یہہ ہے اور اگر کوئی مفعول یا متعلقات مین سے بھی جملہ مین مذکور ہو تو اسکو بھی بیان کرو اور پھر سب کو ملا کر جملۂ فعلیہ کہو اور اگر یہہ معلوم ہو کہ یہہ جملہ اسمیہ ہے تو اسکے اجزا کو علیحدہ کہو کہ مبتدا کون ہے اور اسکی خبر کون سا کلمہ ہے اور متعلقات مین سے جو مذکور ہو اسکا نام لو اور سب کو ملا کر جملہ اسمیہ کہو

اب جاننا چاہیے کہ باعتبار ترکیب کے جملے کے اقسام بہت ہین ہر ایک قسم معہ اسکی مثال کے لکھی جاتی ہے اور اکثر جملون کی جو مثال مین آئے ہین ترکیب بھی لکھی گئی ہے پس اگر جملہ شروع مین آوے یعنی کلام اسی سے شروع ہو تو اسکو مُفتتحہ یعنی شروع مین آنیوالا کہتے ہین جیسے ع کرون پہلے توحیدِ یزدان رقم + یہہ جملہ فعلیہ ہے اس جہت سے کہ

اسمین اگر دن فعل مضارع موجود ہے تو اسکی ترکیب یون کہنی
چاہیے کہ رقم کردن فعل مرکب اور اُسکا فاعل ضمیر متکلم اُسکے ساتھ
ہے اور تو پہلے ظرف زمان یعنی مفعول فیہ اور توحید مضاف یزدان
مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوئے فعل کے
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ مقتضیہ ہوا
اور اگر جملہ میں کسی چیز کی صفت ہو تو اُسکو وصفیہ کہینگے جیسے
وہ کتاب کہ گھر پر رکھی ہے ترکیب یہہ ہے کہ وہ اسم اشارہ
کتاب مشارٌ الیہ اشارہ اور مشارٌ الیہ ملکر موصوف ہوا کہ بیانیہ
گھر مجرور پر جار اور یہہ دونون ملکر متعلق ہوئے فعل یعنی
رکھی ہے کے جسکا فاعل ضمیر ہے جو پھرتی ہے کتاب کی طرف
پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ہوئی
موصوف کی تو یہان جملہ گھر پر رکھی ہے جملہ وصفیہ یا نعت کہلاویگا
اور اگر جملہ صلہ واقع ہو موصول کا تو وہ جملہ موصولہ یعنی
صلہ مین پڑا ہوا کہلاویگا جیسے جو آدمی کہ کل تم نے دیکھا تھا
یہان جملہ کل تم نے دیکھا تھا جملہ موصولہ ہے اس طرح کہ
جو آدمی اسم موصول کہ بیان صلہ دیکھا تھا فعل متعدی تم
اُسکا فاعل نے علامت فاعل کل ظرف زمان مفعول فیہ اور
مفعول بہ محذوف ہے یعنی اُسکو پس فعل اپنے فاعل اور مفعول

سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا اور اگر جملہ کسی چیز کا حال
واقع ہوگا تو وہ حالیہ کہلاویگا جیسے زید کو مین نے دیکھا حال آنکہ
وہ بہت دور کھڑا تھا یہان جملہ وہ بہت دور کھڑا تھا جملہ حالیہ ہے کہ
حال واقع ہوا ہے زید کا اسطرح کہ پہلے جملہ مین دیکھا فعل متعدی ہے
اسکا فاعل مین نے علامت فاعل زید ذوالحال کو علامت مفعول حال آنکہ
جملہ ہے علامت حال کی کھڑا تھا فعل وہ اسکا فاعل دور موصوف
بہت صفت موصوف اور صفت ملکر مفعول فیہ ہوئے فعل کے فعل
اور فاعل اور مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ہوا ذوالحال کا ذوالحال
اور حال ملکر مفعول بہ ہوا فعل متعدی کا فعل اپنے فاعل اور مفعول کے
ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور اگر جملہ بدل ہو تو وہ مبدلہ یعنی بدل ہوا
ہوا کہلاویگا جیسے یہہ عجیب بات ہے تم سے محنت نہین ہوتی
یہان تم سے محنت نہین ہوتی جملہ مبدلہ ہے کہ بدل واقع ہوا ہے
عجیب بات کا اسطرح کہ یہہ مبتدا اور بات موصوف اور عجیب
صفت یہہ مرکب توصیفی مبدل منہ ہوا اور نہین ہوتی فعل منفی
محنت اسکا فاعل تم مجرور سے جار جار اور مجرور ملکر متعلق
ہوئے فعل کے فعل اور فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بدل
ہوا مبدل منہ کا مبدل منہ اور بدل ملکر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر
ملکر جملہ اسمیہ ہوا اور اگر جملہ مشتمل ہو کسی چیز کو [illegible]

ممیزہ یعنی تمیز کرنیوالا کہتے ہین جیسے ہم بھولے سے اُٹھکر گئے
یہان بھولے سے تمیز ہے اُٹھنے کی نسبت سے جو ضمیر جمع
متکلم کی طرف ہے اور وہ فاعل ہے فعل معطوف اُٹھکر اور
دوسرے فعل گئے کی اور فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ ممیزہ
ہوا فعلیہ ہر چند ممیز عنہ اس صورت مین نسبت ہوتی ہے
جو کہ مفرد ہے مگر چونکہ نسبت مذکور جملہ سے حاصل ہوتی ہے
اس جہت سے گویا جملہ ہی مشتمل تمیز کے اطراف کا ہوا اور ممیزہ
کہلایا اور اگر جملہ مین تاکید ہو کسی چیز کی تو اسکو موکدہ بکسر کاف
یعنی تاکید کرنیوالا کہتے ہین جیسے ہم نے کیا ہے ہم نے کیا ہے
یہان دوسرا جملہ موکدہ ہے کہ پہلے جملہ کی تاکید کرتا ہے اور
ترکیب دونون کی یہ ہے کہ کیا ہے فعل ہم فاعل نے علامت
فاعل فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر پہلا جملہ موکدہ بفتح کاف ہے
اور دوسرا موکدہ بکسر کاف اور اگر جملہ مین تفسیر ہو کسی چیز کی
تو وہ تفسیریہ یا مفسرہ بکسر سین کہلاتا ہے جیسے تم یہان مت بیٹھو
یعنی اس جگہ سے چلے جاؤ تو جملہ بعد یعنی کے تفسیریہ ہے کہ تفسیر
کرتا ہے پہلے مضمون کی اسطرح کہ مت بیٹھو فعل با فاعل اور تم
ضمیر فاعل واسطے تاکید کے یہان ظرف مکان مفعول فیہ فعل
اور فاعل اور مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفسرہ ہوا بفتح سین اور

یعنی کلمۂ تفسیر اِس اسمِ اشارہ جگہہ مشارٌالیہ اور یہہ دونوں ملکر مجرور
ہین سے حرفِ جار کے جار اور مجرور متعلق ہوئے فعل چلے جاؤ کے
جو کہ با فاعل ہے یس فعل اور فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مفسر ہوا
بکسر سین اور اگر جملہ متضمن تشبیہ کو ہوگا تو تشبیہیہ کہلاویگا جیسے کتاب
کا ہر لفظ گویا موتی ہے یہان کتاب مضاف الیہ کا علامت اضافت
کی ہر لفظ مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مشبّہ ہوا اور مبتدا اور گویا
کلمۂ تشبیہ موتی مشبّہ بہ اور خبر ہے حرف ربط مبتدا اور خبر ملکر جملہ
اسمیہ تشبیہیہ ہوا اور اگر ایک جملہ دوسرے پر عطف ہو تو جملۂ معطوفہ
کہلائیگا جیسے تم کون ہو اور تمھارا نام کیا ہے اِسمین تمھارا نام
کیا ہے جملۂ معطوفہ ہے پہلے جملہ مین تم مبتدا کون خبر ہو حرف
ربط مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا اور دوسرے
جملہ مین اور حرف عطف تمھارا مضاف الیہ نام مضاف اور یہہ
مرکب اضافی مبتدا کیا اسکی خبر اور ہے حرف ربط مبتدا اور خبر
ملکر جملہ اسمیہ معطوفہ ہوا اور اگر جملہ مین استثنا ہو تو استثنائیہ
ہوگا جیسے مین نہین چلتا مگر اسوقت کہ تم بھی چلو دوسرا جملہ بعد
مگر کے استثنائیہ ہے اِس طرح کہ پہلا جملہ فعل اور فاعل سے
مرکب ہے اور اسمین مستثنیٰ منہ محذوف ہے یعنی کسی وقت مین
اور دوسرے جملہ مین مگر حرف استثنا اور اسوقت اشارہ اور

مشارٌ الیہ ملکر مفعول فیہ ہے اور بھی حرف عطف اور تم چلو فعل
بافاعل پس فعل اور فاعل اور مفعول فیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مستثنیٰ
ہوا مستثنیٰ منہ کا اور یہہ دونون ملکر مفعول فیہ ہوئے پہلے فعل کے
اور وہ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور اگر
جملہ علت ہو کسی چیز کی تو وہ معلّلہ کہلاتا ہے جیسے آج مدرسہ مین
نہ جاؤ کیونکہ چھٹی ہے آج مفعول فیہ مدرسہ مجرور مین جار جار
ومجرور متعلق ہوئے فعل نجاؤ کے جو بافاعل ہے اور وہ اپنے
فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا کیونکہ حرف علت
چھٹی مبتدا اور خبر اسکی لفظ موجود محذوف اور ہے حرف
ربط مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر علت ہوئی پہلے جملہ کی اور
اگر جملہ متضمن شرط کا ہو تو وہ شرطیہ کہلاویگا اور چونکہ شرط
کے واسطے جزا بھی ضرور ہے تو بالضرور اس جملہ مین دو جملہ ہونگے
ایک شرط اور دوسرا جزا جیسے اگر تم نہین پڑھتے تو مدرسہ
مین آنا بیفائدہ ہے اسمین اگر حرف شرط نہین پڑھتے فعل نفی
تم اسکا فاعل اور دونون ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوئی تو حرف
جزا مدرسہ مجرور مین جار جار ومجرور متعلق ہوئے مصدر
آنا کے اور وہ اپنے متعلق سے ملکر مبتدا ہوا اور بیفائدہ
خبر اور ہے حرف ربط مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا

ہوئی شرط کی شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا اور اگر جملہ مین
سوال معلوم ہوتا ہو تو اُسکو استفہامیہ کہتے ہین جیسے تم کون
ہو اور ترکیب اسکی اُوپر گذری اور اگر جملہ جواب ہو کسی سوال
مقدر کا تو اُسکو مستانفہ کہتے ہین جیسے مین نے قصور نہین کیا
میرے ساتھی نے کیا ہے دوسرا جملہ مستانفہ ہے کیونکہ پہلے
جملہ سے قصور کا نکرنا نسبت متکلم کے معلوم ہوتا ہے اور اس
سے یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کسنے قصور کیا ہے تو دوسرا
جملہ اُسکا جواب ہے کہ میرے ساتھی نے کیا ہے اور اُسکی
ترکیب یہہ ہے کہ پہلے جملہ مین نہین کیا فعل نفی مین نے فاعل
اور قصور مفعول بہ یہہ جملہ فعلیہ ہوا میرے ساتھی مرکب اضافی
فاعل فعل کیا ہے کا اور نے علامت فاعل فعل اور فاعل ملکر
جملہ فعلیہ مستانفہ ہوا اس اخیر جملہ سے مفعول بہ محذوف ہے یعنی
قصور اور اگر جملہ متضمن امر یا نہی کا ہو تو تین حال سے خالی
نہین یا یہہ کہ بڑے کی طرف سے چھوٹے کو بولا جاوے تو
اُسکو حکم کہتے ہین جیسے اُستاد شاگرد سے کہے کہ پڑھو یا دنگا
کرو اور یا برابر والے سے کچھ کہا جاوے تو اُسکو التماس
کہتے ہین جیسے تشریف لائیے دیکھیے اور یا یہہ کہ چھوٹا بڑے
سے کہے تو اُسکو عرض کہتے ہین اور اسی مین یہہ ہے کہ اگر بندہ

کچھہ خدا سے کہے تو اُسکو دعا بھی کہتے ہین مثلاً اوّل کی مثال
جیسے شاگرد اُستاد سے کہے کہ معنی سمجھائیے اور قید نہ کیجیے
اور دوسرے کی مثال جیسے ہمکو معاف کر اور عذاب مت کراور
ترکیب اِن جملون کی آسان ہے کہ سب فعل با فاعل ہوکر جملے
فعلیے ہوسکتے ہین اور جب جگہہ مفعول بھی مذکور ہے وہان
فعل اور فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیّہ ہوتا ہے پس اِن تینون صورتون
مین یعنی حکم اور التماس اور عرض مین جملۂ خطابیّہ کہلاتا ہے اور دعا
کی صورت مین جملہ دعائیہ اور اگر جملہ متضمن ندا کے ہو تو اُسکو
ندائیہ کہتے ہین جیسے اے کریم رحم کر اے حرف ندا قائم مقام
جملہ فعلیّہ کے کریم منادی رحم کر فعل با فاعل فعل اپنے فاعل سے
ملکر جملہ فعلیّہ ہوکر جواب ہوا ندا کا حرف ندا اپنے منادی اور جواب
ندا سے ملکر جملۂ ندائیّہ ہوا اور اگر حرف ندا کی جگہہ حرف ندبہ جملہ مین
ہو تو وہ جملہ ندبیہ کہلاویگا جیسے ہاے آفت ہاے حرف ندبہ قائم مقام
جملہ فعلیّہ کے اور آفت مندوب اور دونون ملکر جملۂ ندبیّہ ہے
اور اگر جملہ شامل ہو قسم پر تو اُسکو قسمیّہ کہتے ہین جیسے خدا کی
قسم رشوت نہ لونگا خدا مضاف الیہ اور قسم مضاف اور کی
علامت اضافت مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوئے فعل
محذوف یعنی قسم کھاتا ہون کے جو فعل با فاعل ہے کہ بیانیہ

نہ اونگا فعل منفی متعدی اور با فاعل رشوت اُسکا مفعول بہ فعل اور
فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ہوا قسم کا فعل قسم اپنے
جواب وغیرہ سے ملکر جملہ قسمیہ ہوا اور اگر جملہ متضمن ہو کسی چیز
کے بیان کو تو اُسکو مبیِّنہ یعنی بیان کرنیوالا کہتے ہین اور یہہ وہ
جملہ ہے کہ مصدر کہنا اور سُننا اور دریافت کرنا اور جاننا
اور اُنکے مشتقات اور اُنکے مرادف کا دوسرا مفعول واقع
ہوتا ہے پس اگر کہنا یا اُسکے مرادف کے بعد آویگا تو مقولہ کہلاویگا
جیسے کل آپ نے کہا تھا کہ مین سبق پڑھا دونگا کل مفعول فیہ
تم نے کہا تھا فعل با فاعل کہ بیانیہ پڑھا دونگا فعل مین اُسکا
فاعل سبق مفعول دوسرا اور مفعول اوّل یعنی تمکو محذوف ہے
پس فعل مع فاعل اور دونون مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ
ہوا فعل اوّل کا اور وہ اپنے فاعل اور مقولہ اور مفعول فیہ
سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور سواے کہنا اور اُسکے مرادف کے
اگر اور جگہہ یہہ جملہ ہوگا تو بیان ہوگا اسم اشارہ محذوف کا اُس
جسکا بیان ہوتا ہے اُسکو مبیَّن کہتے ہین مثلاً تم نے سنا ہے
کہ شہر مین کیا ہورہا ہے تم نے سنا ہے فعل با فاعل اور
اُسکا مفعول بہ محذوف ہے اور وہ لفظ یہہ اسم اشارہ
قریب ہے کہ بیانیہ شہر مین جار و مجرور متعلق فعل ثانی

ہوتا ہے کا اور کیا اُسکا فاعل فعل اور فاعل اور متعلق ملکر جملہ
فعلیہ ہو کر بیان ہوا یہہ محذوف کا جو کہ مبیّن ہے پس مبیّن معہ
بیان مفعول بہ ہوا فعل اوّل کا اور وہ معہ فاعل اور مفعول کے
جملہ فعلیہ ہوا اور اگر جملہ پہلے جملوں سے پیدا ہوتا ہو تو اُسکو
نتیجہ یعنی ثمرہ پہلے کلام کا کہتے ہیں جیسے جھوٹھہ بولنا بُرا ہے
اور جو کام بُرا ہے وہ چھوڑنے کے قابل ہے پس جھوٹھہ
بولنا چھوڑنیکے قابل ہے یہان جملہ بعد اپس کے نتیجہ ہے جو پہلے
دو جملوں سے پیدا ہوا ہے اور ترکیب ان جملوں کی یہہ ہے
اوّل جملہ میں جھوٹھہ بولنا مبتدا اور بُرا خبر اور دونوں ملکر
جملہ اسمیہ ہوئے دوسرے جملہ میں اور حرف عطف جو کام
اسم موصول بُرا خبر مبتدا محذوف کی یعنی لفظ وہ کی جو ضمیر ہے
موصول کی طرف اور معہ کاف صلہ کے حذف کی گئی ہے مبتدا
اور خبر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول اور صلہ ملکر
پھر مبتدا ہوا وہ مبتدا چھوڑنے کے قابل مرکب اضافی خبر
وہ کی ہے حرف ربط یہہ جملہ اسمیہ خبر ہوا پہلے مبتدا کی اور
وہ معہ خبر جملہ اسمیہ ہوا تیسرے جملہ میں پس حرف عطف جھوٹھہ
بولنا مبتدا چھوڑنے کے قابل خبر ہے حرف ربط مبتدا
و خبر ملکر جملہ اسمیہ نتیجہ ہوا اور اگر جملہ ما قبل و ما بعد سے کچھہ

علاقہ نہ رکھتا ہو تو اُسکو جملہ معترضہ کہتے ہین اور وہ اکثر مبتدا و خبر کے
یا فاعل اور فعل کے یا شرط اور جزا کے درمیان مین آتا ہے
مثلاً میرا کاغذ چشم بد دور خوب ہے اس مثال مین چشم بد دور
جملۂ معترضہ ہے کہ مبتدا اور خبر کے درمیان آیا ہے میرا کاغذ مرکب
اضافی مبتدا ہے اور خوب خبر اور چشم بد مرکب توصیفی مبتدا اور
دور خبر غرض کہ دونون جملہ اسمیہ ہین لیکن اگر چشم بد دور
کو نکال ڈالین تو کچھ معنی مین خلل نہین واقع ہوتا ہے اور یہی
پہچان ہے جملۂ معترضہ کی کہ اگر اُسکو حذف کر دین تب بھی
معنی درست رہین مثال جملۂ معترضہ کی فعل اور فاعل کے درمیان
مین میرا کاغذ چشم بد دور یہان آگیا اس مثال مین میرا کاغذ
فاعل ہے آگیا فعل کا اور بیچ مین دونون کے جملۂ معترضہ ہے
اور شرط و جزا کے درمیان مین جیسے اگر تم یہان آؤ لیکن
کیون آؤگے تو ہم تمکو ایک کتاب دین یہان جملۂ لیکن کیون
آؤگے جملۂ معترضہ ہے کہ شرط اور جزا کے جملون مین واقع ہوا ہے
اسیطرح اگر جملہ مین آرزو ہوگی تو اُسکو تمنائیہ کہینگے جیسے کیا خوب
ہو جو تم پڑھ جاؤ اور اگر اضراب ہوگا یعنی پہلے مضمون سے
پھر جانا تو اضرابیہ کہلاویگا جیسے تو پڑھتا نہین بلکہ کھیلتا ہے
تو جملہ بلکہ کھیلتا ہے اضرابیہ ہے اور اگر تعجب ہوگا تو تعجبیہ

جیسے واہ کیا خوب بات ہوئی اور جھڑکی ہو تو تہدیدیہ ہوگا
جیسے ہین کیا کرتا ہے اور تنبیہ ہو تو تنبیہیہ جیسے خبردار خوب
ہوشیاری سے پڑھو غرض کہ جو چیز جملہ مین ہوگی اسی نام سے
جملہ نامزد ہوگا اور جہن دو جملون کا مضمون ایک دوسرے
سے علیحدہ ہوگا تو وہ جملے متباینہ کہلاوینگے والا متوافقہ مثلاً
یہہ دو جملہ کہ کلکتہ دور ہے مینہ برستا ہے جملے متباینہ ہین اور یہہ
دو جملے کہ کتاب اچھی ہے پتھر کے چھاپے کی ہے جملے متوافقہ
ہین اب جاننا چاہئے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسما
اس طرح کے ہین کہ وے بدون دوسری چیزون کے
ملے جزو جملہ کا نہین ہوتے یعنی نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر نہ فاعل
نہ مفعول تو اب انکا احوال بتفصیل سننا چاہئے کہ اول مضاف
ہے کہ بدون مضاف الیہ کے ملے ہوئے جملہ کا جزو نہین ہوتا
بلکہ دونون ملکر ہوتے ہین مثلاً انکے مبتدا ہونے کی مثال
یہہ ہے کہ کتاب کا ورق بوسیدہ ہے ورق مضاف
اور کتاب مضاف الیہ اور دونون ملکر مبتدا اور بوسیدہ
خبر لیس جب ورق کو مضاف کہوگے اسکے واسطے مضاف الیہ
ضرور تلاش کرنا پڑیگا اور اگر کہون کہ یہہ کتاب کا ورق
ہے تو یہہ مبتدا اور مرکب اضافی خبر ہوگی اور اگر یون

کہیں کہ کتاب کا ورق پھٹ گیا تو مرکب اضافی فاعل ہوگا اور
کتاب کا ورق ہیں نے دیکھا اسمیں مفعول ہوگا اور کتاب کا
ورق دیکھا گیا اس ہیں مفعول مالم یسمّ فاعلہ ہے دوم موصوف
کہ ہمیشہ صفت کے ساتھہ ہوگا جیسے اچھا کاغذ موجود ہے
یہاں اچھا کاغذ مرکب توصیفی ہے مبتدا اور موجود خبر اور
یہہ اچھا کاغذ ہے اس جملہ ہیں مرکب توصیفی خبر ہے اور
اچھا کاغذ آیا ہے اس ہیں فاعل اور ہیں نے اچھا کاغذ دیکھا
اسمیں مفعول تیسرا معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا
ہے جیسے مبتدا کی مثال قلم اور دوات حاضر ہیں قلم معطوف علیہ
اور حرف عطف دوات معطوف اور دونوں ملکر مبتدا حاضر
خبر اور یہہ دوات و قلم ہے خبر کی مثال اور دوات و قلم
چلتے ہیں فاعل کی مثال اور دوات و قلم درست کرو مفعول
کی مثال چہارم موصول کہ صلہ کے ساتھہ ہوگا جیسے مبتدا
ہونیکی مثال جو کتاب کہ کل آئی تھی حاضر ہے جو کتاب اسم
موصول کہ بیانیہ کل مفعول فیہ آئی تھی فعل اور اسمیں ضمیر
جو پھرتی ہے کتاب کی طرف وہ فاعل فعل اور فاعل معہ
مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا موصول اور
صلہ ملکر مبتدا اور حاضر خبر اور خبر ہونیکی مثال جیسے یہہ وہ کتاب

ہے جو کل آئی تھی یہہ مبتدا دہ کتاب موصول جو کل آئی تھی اسکا
صلہ موصول اور صلہ ملکر خبر اور ہے حرف ربط بیچ مین آگیا ہے
اور مثال فاعل ہونے کی جو کتاب کہ کل دیکھی تھی آئی ہے اور مفعول
کی مثال جو کتاب کہ کل دیکھی تھی لاؤ **پانچوان** ذوالحال کہ حال کا
محتاج رہتا ہے مگر چونکہ حال ہمیشہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان
کرتا ہے اِسی لیئے ضرور ہے کہ ذوالحال فاعل ہو یا مفعول اور اگر
لفظون مین کچھہ اَور ہوگا تو اُسکو فاعل یا مفعول قرار دے لینگے
مثلاً کتاب مین لکھتے ہوے غلطی ہوگئی اب یہان کتاب لفظون مین
مجرور ہے مگر باعتبار ذوالحال ہونے کے اُسکو مفعول قرار دینگے
یعنی کتاب کو لکھتے ہوئے پس مثال ذوالحال کے فاعل ہونیکی جیسے
لڑکا روتا ہوا جاتا ہے لڑکا ذوالحال اور روتا ہوا اُسکا حال اور
دونون ملکر فاعل ہوئے فعل جاتا ہے کے اور مفعول ہونیکی
مثال جیسے شیر کو آدمی چیرتے پایا شیر ذوالحال اور کو علامتِ
مفعول اور چیرتے اسیم حالیہ اور آدمی مفعول چیرتے کا اسیم حالیہ
اپنے مفعول سے ملکر حال ہوا ذوالحال کا اور وہ مع حال مفعول
ہوا فعلِ پایا کا جسکا فاعل محذوف ہے یعنی مین نے یا کسی اَور نے
چھٹا اسیم اشارہ کہ بدون مشارٌالیہ لفظی یا مقدر کے نہوگا لفظی
کی مثال یہہ کتاب مرغوب ہے یہہ اسیم اشارہ قریب کتاب مشارٌالیہ

دونون ملکر مبتدا اور خوب خبر اور مقدر کی مثال یہہ بہت اچھا
ہوا یہان اسم اشارہ یہہ کا مشار الیہ آمر یا کام ہے اور اگر کہین
کہ یہہ خوب ہوئی تو مشار الیہ بات یا چیز ہوگی اور خبر ہونیکی مثال
تمھارا نام یہہ ہے تمھارا نام مرکب اضافی مبتدا یہہ خبر یہان
بھی مشار الیہ مقدر ہے یعنی یہہ نام تکرار کی جہت سے حذف کردیا
گیا ہے اور فاعل کی مثال یہہ کتاب آئی اور مفعول کی مثال
وہ کتاب لاؤ ساتوان مبدل منہ کہ بدل کے ساتھہ ہوگا جیسے
ملو کلو کا بھائی حاضر ہے ملو مبدل منہ کلو کا بھائی مرکب اضافی بدل
مبدل منہ اور بدل ملکر مبتدا اور حاضر خبر اور خبر ہونیکی مثال یہہ
سہراب رستم کا بیٹا ہے اور فاعل کی مثال رستم زال کا بیٹا مر گیا
اور مفعول کی مثال عنایت کرامت کے بھائی کو بلاؤ آٹھوان
مشبہ بہ کہ مشبہ کے ساتھہ ہوتا ہے جیسے گالا سا کاغذ موجود ہے
گالا مشبہ بہ سا حرف تشبیہ کاغذ مشبہ مشبہ بہ اور مشبہ ملکر مبتدا ہوئے
اور موجود خبر اور خبر ہونیکی مثال جیسے یہہ پہلوان رستم سا ہے
یہہ پہلوان مبتدا اور رستم مشبہ بہ اور پہلوان محذوف مشبہ
اور دونون ملکر خبر اور فاعل ہونیکی مثال جیسے گالا سا کاغذ بن گیا
اور مفعول ہونیکی مثال جیسے موتی سا پانی لاؤ نوان مستثنیٰ منہ
کہ مستثنیٰ کے ساتھہ ہوتا ہے جیسے بجز نہہ کے سب آدمی موجود ہین

آدمی موکد اور سب تاکید شمولی اور یہہ دونون ملکر مستثنیٰ منہ ہین
اور بجز حرف استثنا اور زید مستثنیٰ اور کے حرف رابط مستثنیٰ منہ
اور مستثنیٰ ملکر مبتدا اور موجود خبر اور خبر ہونے کی مثال جیسے
وے سب ہین سواے زید کے اور فاعل ہونیکی مثال جیسے سب
لڑکے سواے کلّو کے آئے اور مفعول کی مثال کلّو کے سوا سب
کو دیکھا ۔ دسوان مفسَّر بفتح سین کہ مفسِّر بکسر سین کے ساتھ
ہوتا ہے جیسے شہر یعنی بریلی نزدیک ہے شہر مفسَّر بفتح یعنی کلمہ
تفسیر بریلی مفسِّر بالکسر مفسَّر اور مفسِّر ملکر مبتدا نزدیک خبر اور خبر ہونیکی
مثال یہہ شہر ہے یعنی بریلی اور فاعل ہونیکی مثال جیسے پانی یعنی مینھ برستا ہے
اور مفعول کی مثال جیسے سواری یعنی گھوڑا لاؤ ۔ گیارھوان
عدد اپنے معدود کے ساتھ ہوتا ہے جیسے دس لڑکے اچھے ہین
دس عدد اور لڑکے معدود اور دونون ملکر مبتدا اور خبر اور
فاعل اور مفعول ہونیکی مثالین لیے ہین ہم دو جوان ہین تین کتابین
لائین چار قلم منگاؤ ۔ بارھوان ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہے
جیسے تم خاص کر قابل ہو تم ممیز خاص کر تمیز اور دونون ملکر مبتدا اور
قابل خبر اور خبر ہونیکی مثال ہم لائق تعریف ہین یقیناً ہم مبتدا
لائق تعریف مرکب اضافی ممیز اور یقیناً تمیز ممیز اور تمیز ملکر خبر
اور فاعل اور مفعول کی مثالین لیے ہین ہین جھول کر بیٹھ گیا تم کو

زبردستی بلاتے ہین **فائده** جملہ مین تمیز نسبت سے ہوا کرتی
ہے مگر قرینہ کی جہت سے فاعل یا مفعول کو ممیز مجازاً بولتے ہین
مثلاً مین بھولکر بیٹھ گیا مین بھولکر جو تمیز ہے تو صرف ضمیر متکلم کی
نہین جو فاعل فعل کی ہے بلکہ تمیز نسبتِ جملہ یعنی مضمونِ جملہ کے
ہے یعنی بیٹھنا متکلم کا بھولکر ہوا **تیرھوان** مبیّن کہ بیان کے
ساتھ ہوتا ہے جیسے یہہ کتاب کہ دس جُزکی ہے اچھی ہے یہہ کتاب
مبین کہ بیانیہ دس عدد جُز معدود دونون ملکر مضاف الیہ کی
علامتِ اضافت اور مضاف جو لفظ کتاب ہے یہان سے محذوف
ہے بباعث مکرر آنے کے پس مضاف اور مضاف الیہ ملکر بیان
ہوا اور مبیّن مع بیان مبتدا اور اچھی خبر اور بموجب اُوپر کی
مثالون کے اُوپر مثالین خبر اور فاعل اور مفعول ہونیکی بن سکتی
ہین **چودھوان** جار کہ مجرور کے ساتھ ہوگا اور جار و مجرور
مبتدا اور فاعل نہین ہوسکتے مگر خبر کے قائم مقام ہوسکتے ہین جیسے
کتاب گھر پر ہے یہان گھر پر جار و مجرور ہے کہ قائم مقام خبر
محذوف یعنی موجود کے ہے اور یہہ پہلے لکھا گیا ہے کہ جار و مجرور
ہمیشہ متعلق فعل یا مشابہ فعل کے ہوتے ہین اور بعضی دفعہ جار و مجرور
قائم مقام مفعول کے بھی ہوتے ہین **فائده** یاد رکھنا چاہیے
کہ جو اسما ساتھ رہنے والے جزون مین بیان ہوئے وے

کچھ ضرور نہین کہ مفرد ہی ہون بلکہ مرکب بھی ہوتے ہین مثلاً
ہو سکتا ہے کہ مضاف خود مرکب اضافی ہو جیسے کتاب کے ورق
کا گوشہ یہان ورق کا گوشہ مرکب اضافی ہے اور مضاف ہے
کتاب کا یا مرکب توصیفی ہو جیسے کتاب کا پھٹا ورق پھٹا ورق
مرکب توصیفی ہے اور مضاف اسیطرح اَور ان کو قیاس
کرنا چاہیئے فائدہ جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور
دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوئے مبتدا اور خبر اور فاعل
اور مفعول ہوتے ہین اسیطرح جملہ کے اَور اجزا جو زوائد
اور متعلقات ہوتے ہین بھی ہو سکتے ہین مثلاً مرکب اضافی
مفعول فیہ ہو سکتا ہے اور مفعول مطلق اور مفعول لہٗ اور حال
اور بدل اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ اور نعت اور تاکید وغیرہ
بھی ہو سکتا ہے اسیطرح اگر مرکب اضافی کسی اَور مرکب مثلاً
توصیفی کا جز واقع ہو اور یہہ مرکب مبتدا یا خبر وغیرہ اجزاء
جملہ مین سے واقع ہو تو ظاہر ہے کہ بعض صورتون مین جملہ بہت
بڑھ جاویگا پس طالب علم کو چاہیئے کہ ایسی صورت مین گھبرا
نہ جاوے بلکہ معنون کو جملہ کے خوب طرح غور کرکے ہر ایک
علامات کو دیکھکر جملہ بناوے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا
اب یہان ترکیب آدھے صفحہ نثر کی اور آدھے صفحہ نظم کی

منتخبات اُردو مین سے لکھدی جاتی ہے یقین ہے کہ پڑھنے والے بعد اسقدر ترکیب کہنے کے پھر محتاج بتلانے کے نرھینگے

نثر

سندباد جہازی کے دوسرے سفر کا بیان

صاحبو مین نے پہلے سفر کی مصیبتین دیکھکر اپنے دلمین عہد کیا تھا کہ پھر کبھی سفر کا نام نہ لونگا اور آرام اور آسایش سے بغداد مین رہونگا لیکن بیکار بیٹھے بیٹھے اُکتا گیا کہین جی نہ لگتا تھا طبیعت گھبراتی تھی دل مین آیا کہ پھر سفر کرون نئے نئے شہر دیکھون دریا کے سفر مین زمانہ کے عجائب و غرائب سے خبردار رہون غرض سفر کا ارادہ پکا کر کے تجارت کی اجناس مین سے جو جو چیزین مناسب اور فائدہ مند سمجھین خریدین اور جن تاجرون کی دیانت اور امانت پر اعتماد تھا اُنکے ساتھ ایک اچھے جہاز پر سوار ہوا اور ہم سب نے اپنے تئین خدا کی حفظ و امان مین سونپ کر جہاز کا لنگر اُٹھایا

ترکیب سندبادِ جہازی مرکب توصیفی اور مضاف الیہ کے علامت اضافت دوسرے سفر مرکب توصیفی اور مضاف الیہ اور کا علامت اضافت بیان مضاف مضاف الیہ اور مضاف ملکر مضاف ہوئے پہلے مضاف الیہ کے اور وہ دونون ملکر خبر ہوئے مبتدا محذوف لفظ یہہ کی اور حرف ربط بھی

محذوف ہے مبتدا اور خبر ملکر جملہ خبریّہ اسمیّہ ہوا پس یہہ جملہ
اصل مین یون تھا کہ یہہ سندباد جہازی کے دوسرے سفر
کا بیان ہے اور اگر مضاف اور مضاف الیہ کو مبتدا کہو اور
محذوف کو خبر تب بھی درست ہے صاحبو منادی اور حرف
ندا محذوف ہے اور جواب ندا بھی محذوف ہے یعنی اے صاحبو
یہہ ماجرا سنو یہہ ماجرا اشارہ اور مشار الیہ ملکر مفعول بہ اور
سنو فعل با فاعل اور وہ مع مفعول کے جملہ فعلیّہ ہوکر جواب
ہوا ندا کا حرف ندا جو قائم مقام جملہ فعلیّہ کے ہے مع منادی کے
اور جواب ندا اسکے ملکر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا اور اگلا قصّہ
بیان ہے ماجرا کا یہین فاعل فعل کا جو آگے آتا ہے لئے
علامت فاعل پہلے سفر مرکب توصیفی اور مضاف الیہ کی علامت
اضافت مصیبتین مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوئے
فعل دیکھکے جو فعل معطوف ہے اور فاعل اسکا بھی مین ہے
جو پہلے گذرا اپنے مضاف الیہ دل مضاف اور یہہ مرکب اضافی
مجرور اور مین جار جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے عہد کے جو
حاصل مصدر ہے عہد مبین کیا تھا فعل جسکا فاعل پہلے گذرچکا ہے
کہ بیانیہ تھی مفعول فیہ کبھی حرف تاکید سفر کا نام مرکب اضافی
مفعول بہ فعل نہ لونگا جو فعل با فاعل ہے اور یہہ جملہ فعلیہ

معطوف علیہ ہے اور حرفِ عطف آرام معطوف علیہ اور حرفِ عطف آسایش معطوف دوسرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور ہوئے سے جار جار اور مجرور متعلق ہوئے فعل بافاعل رہو نگا کے اور بعد ازاں میں جار و مجرور ملکر مفعول فیہ ہیں فعل مذکور کے اور یہہ جملہ فعلیہ معطوف ہے پہلے جملہ معطوف علیہ پر اور وہ دونوں ملکر بیان ہوئے عہد کے جو مبین تھا مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا کیا تھا فعل کا اور وہ مع فاعل وغیرہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا لیکن حرف استدراک بیکار حال اور ضمیر متکلم جو فاعل ہے ذو الحال اور بیٹھے پہلا موکد اور دوسرا بیٹھے اسکی تاکید موکد تاکید کے ساتھ دوسرا حال ہوا اتمی ذو الحال کا اور وہ دونوں حالوں سے ملکر فاعل ہوا فعل اکتا گیا کا اور وہ اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا کہیں ظرف مکان مفعول فیہ جی فاعل نہ لگتا تھا فعل منفی یہہ جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا اور حرف عطف یہاں سے مقدر ہے اسی طرح طبیعت گھبراتی تھی فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہے اور حرف عطف مقدر اور یہ تینوں جملے استدراکیہ ہیں دل میں مجرور و جار متعلق فعل آیا کے اور اسکا فاعل محذوف یعنی یہہ امر جو کہ ترکیب میں اول مبین ہے کہ بیانیہ پھر مفعول فیہ

سفر کردن فعل مرکب با فاعل اور یہہ جملۂ فعلیہ معطوف علیہ سے نیئے موکد
دوسرا سے نیئے اُسکی تاکید دونوں ملکر صفت شہر موصوف اور مرکب
توصیفی مفعول بہ ہے دیکھون فعل با فاعل یہہ جملۂ فعلیہ معطوفہ ہے
بحرفِ عطفِ مقدّر دریا کے سفر مرکب اضافی اور مجرور ہین جار
جار و مجرور متعلق ہوئے خبردار کے نا سے مضاف الیہ کے
علامت اضافت عجائب و غرائب معطوف علیہ و معطوف ہوکر
مضاف اور یہہ مرکب اضافی مجرور اور سے جار ہے یہی
متعلق اُسی خبردار کے ہوئے اور وہ مع دونون متعلق کے
خبر ہے فعل ناقص ہون کی جسکا اسم ضمیر متکلم ہے فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا اور مجرور عطفِ مقدّر پہلے جملہ کا
معطوف ہوا اور وہ جملہ مع دونون جملون معطوف کے بیان ہوا یہہ
مقدّر کا مبیّن اور بیان ملکر فاعل ہوا فعل کا اور وہ مع فاعل اور
متعلق کے جملہ فعلیہ ہوا غرض مبتدا یہہ ہے اُسکی خبر محذوف اور
یہہ جملہ اسمیہ معترضہ ہوا سفر کا ارادہ مرکب اضافی مفعول
فعل معطوف کرینگے کا اور انکا مفعول دوسرا یہہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ
ہوا تجارت کی اجناس مرکب اضافی اور مضاف الیہ اور ہین
یعنی درمیان مضاف مضاف اور مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے
سے جار جار و مجرور متعلق ہوئے فعل خریدین گے کے چیزین

موصول دوسرا جو تاکید مناسب اور فائدہ مند معطوف علیہ اور
معطوف ہوکر مفعول ہوئے سمجھیں فعل کے اور اسکا فاعل ضمیر
متکلم ہے محذوف اور یہہ جملۂ فعلیہ صلہ ہوا موصول کا موصول اور
صلہ ملکر مفعول بہ ہوئے فعل خریدیں کے اور اسکا فاعل بھی وہی
ضمیر محذوف ہے فعل اور فاعل اور مفعول اور متعلق ملکر جملۂ فعلیہ
ہوکر معطوف ہوا پہلے جملہ پر اور حرف عطف جن تاجرون
مضاف الیہ کی علامت اضافت دیانت اور امانت مضاف اور
یہہ مرکب اضافی مجرور پر جار جار و مجرور متعلق ہوئے اعتماد
کے تھا حرف ربط زمانی قائم مقام فعل کے اعتماد اسکا فاعل اور
یہہ جملۂ فعلیہ صلہ ہوا موصول محذوف کا کیونکہ اصل اسکی یہہ ہے
کہ جو تاجر کہ انکی دیانت پر اعتماد تھا پس موصول اور صلہ ملکر مبتدا
ہوا انکے ساتھ مرکب اضافی مفعول معہ فعل آیندہ کا ایک عدد
اچھے جہاز مرکب توصیفی معدود اور یہہ دونون مجرور پر جار
جار و مجرور متعلق ہوئے سوار ہوا فعل مرکب کے جسکا فاعل
ضمیر متکلم ہے یہہ جملۂ فعلیہ خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر جملۂ
اسمیہ ہوکر یہہ بھی عطف ہوا پہلے جملہ پر اور حرف عطف ہم
مرکب سب تاکید معنوی دونون ملکر فاعل ہوئے لے علامت
فاعل اپنے تئین مفعول بہ ضد اکی حفظ و امان مرکب اضافی

مجرور ہین جار اور یہہ دونون متعلق ہو کر فعل معطوف کے اور
وہ مع فاعل و مفعول و متعلق جملۂ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا جہاں
کا لنگر مرکب اضافی مفعول بہ فعل اٹھایا کا اور اسکا فاعل ضمیر
جمع متکلم ہے جو پہلے فعل کا فاعل تھی اور یہہ جملۂ فعلیہ معطوف
ہوا اپنے سے پہلے جملہ پر اور یہہ دونون معطوف ہوئے پہلے
جملہ ارادہ پکا کرکے پر +

نظم حال سلطنت کیقباد

فریدون نسب شاہ فرخ نہاد
دلیر و اولو العزم تھا کیقباد
بلایا اسے فکر کر زال نے
بٹھایا اسے تخت پر زال نے
وہ لایا تصرف مین ملک وسیع
ہوئے سب کے شاہان عالم مطیع
شہ دادگر کے تھے فرزند چار
انھین ایک دن شاہ فرخ تبار
طلب کرکے بولا کہ کاؤس کے
عزیزو تمھارا بڑا بھائی ہے
یہہ ہووے خداوند تاج و سریر
رہو تم شب و روز فرمان پذیر
سبھون نے پذیرا کیا یہہ سخن
بجا لائے فرمان شاہ زمن
کئی روز کے بعد پھر ناگہان
ہوا سوے ملک عدم شہ روان

ترکیب

حال مضاف سلطنت دوسرا مضاف کیقباد مضاف الیہ اور دوسرا

مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا پہلے مضاف کا اور
وہ مرکب اضافی خبر ہوئی مبتدا محذوف یہہ کی یا مرکب اضافی مبتدا
اور اسکی خبر محذوف جیساکہ شرح کے سنامیہ مین لکھا گیا شعر اول جملہ
اسمیہ ہے اسطرح کہ کیقباد موصوف اور فریدون فنب اور شاہ
اور فرخ نژاد یہہ اسکی صفتین موصوف اپنی صفتون سے ملکر مبتدا
ہوا دلیر معطوف علیہ و حرف عطف اولوالعزم مرکب اضافی عربی
معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر ہوئی مبتدا کی تھا حرف ربط
مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا شعر دوم مین جملے فعلیہ ہین
بلایا فعل زال فاعل نے علامت اسکے مفعول بہ یہہ جملہ فعلیہ معطوف
ہے اور فکر کہ فعل مرکب معطوف اور اسکا فاعل بھی زال ہے یہہ
جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہے دوسرے مصرعہ مین بٹھایا فعل زال
فاعل اسنے مفعول بہ تخت پر مفعول فیہ یہہ جملہ فعلیہ بھی معطوف ہوا پہلے
جملہ پر شعر سوم دو جملے فعلیہ ہین اسطرح کہ وہ ضمیر غائب فاعل
لایا فعل تصرف مین جار و مجرور متعلق فعل کے ملک وسیع مرکب
توصیفی مفعول بہ یہہ جملہ فعلیہ ہوگیا دوسرے مصرعہ مین ہوئے
فعل ناقص شاہان عالم مرکب اضافی اسکا اسم شہ کے مطیع مرکب
اضافی خبر فعل ناقص کی اور وہ معہ اسم و خبر کے جملہ فعلیہ ہوا
شعر چہارم و پنجم و ششم بہت سے جملہ ہین سو شہ داد گر

مرکب توصیفی مضاف الیہ فرزند مضاف کے علامت اور یہہ مرکب
اضافی مبتدا چار خبر اور تھے حرف ربط یہہ جملہ اسمیہ ہوا تحقیق
مفعول بہ ایک دن مفعول فیہ شاہ فرخ تبار مرکب توصیفی فاعل
فعل معطوف طلب کرےگا اور یہہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہوا بولا
فعل اور اسکا فاعل بھی وہی ہے جو پہلے جملہ کے فعل کا تھا کہ
بیانیہ عزیز و منادی اور حرف ندا محذوف کاؤس کے مبتدا
تمھارا بڑا بھائی مرکب اضافی خبر ہے حرف ربط یہہ جملہ اسمیہ
ہوا یہہ اسم ہو وے فعل ناقص کا فدائے تاج و سریر مرکب
اضافی خبر فعل ناقص کی یہہ جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا رہو
فعل ناقص معہ اسم شب و روز مفعول فیہ فرمان پذیر خبر فعل
ناقص کی یہہ جملہ فعلیہ معطوف ہوا حرف عطف مقدر پہلے جملہ پہ
اور یہہ دونوں جملے نتیجہ ہوئے جملہ سابق یعنی کاؤس کے
تمھارا بڑا بھائی ہے کے یا اس پچھلے جملہ کو معلّلہ کہو یعنی علت
دونوں جملوں کی بہر صورت یہ تینوں جملے جواب ہوئے
ندا کے حرف ندا معہ منادی و جواب کے ملکر جملہ ندائیہ ہوکر
مقولہ ہوا فعل بولا کا اور وہ معہ اپنے فاعل اور مقولہ کے
جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا جملہ طلب کرےگے پر ساتواں شعر
دو جملے فعلیہ ہیں سبھوں نے فاعل پذیرا کیا فعل مرکب

یہہ سمجھن مفعول بہ اور یہہ جملۂ فعلیہ معطوف علیہ ہوا بجا لائے فعل
مرکب فاعل اسکا ضمیر ہے جو پھرتی ہے طرف سبھون کے
فرمان شاہ زمن مرکب اضافی مفعول بہ یہہ جملۂ فعلیہ معطوف ہوا
پہلے جملہ پر اور حرف عطف مقدر ہے آٹھوان شعر
ایک جملۂ فعلیہ ہے کئی روز مرکب توصیفی مضاف الیہ کے علامت
بعد مضاف اور یہہ مرکب اضافی مفعول فیہ ہے فعل ناقص آیندہ
کا پھر حرف عطف ناگہان تمیز ہے نسبت جملہ سے ہوا فعل ناقص
تمہ اسکا اسم اور روان خبر ہوے ملک عدم مرکب اضافی
مفعول فیہ فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور دونون مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

فوائد کا بیان

فائدہ بعضی باتین اردو مین زبان انگریزی سے آئی ہین
مثلاً جملۂ معترضہ کے دونون طرف خطِ مقوس کھینچنے اسطرح ( )
یا ان دونون خطون کی جگہہ دو چھوٹی و حرفون سے کچھ نیچے
لکھنی یا اوپر جملہ کے ایک خط کھینچنا یا تھوڑے توقف کے واسطے
ایک چھوٹی و لکھنی اور اس سے زیادہ توقف کے واسطے
و پر نقطہ دیکر لکھنا اسطرح ؛ اور اس سے بھی زیادہ توقف
کے واسطے دو نقطہ اس طرح کرلنے : اور جملہ کے ختم پر

ایک نقطہ یا پھول یا خطِ عرضی اِسطرح ـــــ کرنا اور جملۂ استفہامیہ
کے آخر مین اِسطرح کا نشان ? کرنا اور اظہارِ حسرت اور تمنا
اور تعجب اور ندبہ و ندا مین یہہ نشان ! کرنا یا خاص مطلب
کے لفظ کو خوب قلم سے لکھنا یا اُسکے نیچے نشان کر دینا یہ سب
باتین انگریزی سے ماخوذ ہین اور حلِ مطلبِ عبارت کے واسطے
بہت مفید ہین + فائدہ بول چال مین تغیر لہجہ یعنی آواز کے
بدلنے کو بھی بہت دخل ہے جیسے تم جاتے ہو مین اگر منظور سوال
ہو تو حروفِ واو اور ی کو بہت نہ بڑھاوینگے اور جلد ادا کرینگے
لیکن اگر صرف خبر کا بیان ہو تو بڑھا کر بولینگے اِسی طرح کالا یعنی
سیاہ رنگ کے ہے اور اگر اُسکے جزوِ اوّل کا کو خوب کھینچکر
ادا کرین تو مبالغہ پر دلالت کریگا اور مبالغہ مین اکثر ایسا ہوتا ہے
فائدہ اردو اور فارسی مین یہہ قاعدہ ہے کہ غائب یا مخاطب
کے مقولہ کو متکلم کی وضع پر بولتے ہین مثلاً اُسنے کہا کہ مین
نہ جاؤنگا یا تو کہتا تھا کہ مین نہ جاؤنگا پس مین نہ جاؤنگا مثال
اوّل مین مقولہ غائب کا ہے اور دوسری مین مقولہ مخاطب
کا اور انگریزی مین ہر ایک کا مقولہ اُسی کی وضع پر بیان
کیا جاتا ہے مثلاً مثال اوّل کو اگر انگریزی طور پر بنا دین
تو یہہ ہوگی اُس نے کہا کہ وہ نجاویگا اور دوسری مثال

یون ہوگی تو کہتا تھا کہ تو نہ جاویگا اِسکو خوب یاد رکھنا چاہیئے
کہ ترجمہ کرنے مین بہت مفید ہے + **فائدہ** جب دو کلمون
کو اردو مین ترکیب کرکے صفت وغیرہ بناتے ہین تو کلمۂ
اوّل مین سے حروفِ علت کو تلفّظ سے حذف کرتے ہین
جیسے لت خورا کہ اصل مین لات خورا ہے اِسی طرح پنچورا
یعنی پانی چورا اِسیطرح اسم جامد سے مصدر بنالئے ہین کرتے
ہین جیسے جوتی سے جوتیانا اور پانی سے پنیانا + **فائدہ**
بعضے مرکب ناقص عربی کے اردو مین مستعمل ہین کہ اُنمین سے
دوسرے اسم پر الف لام ہوتا ہے پس اوّل کلمہ جو اُس
مین ملایا جاتا ہے تو کہین اَل بولا جاتا ہے اور کہین دوسرے
کلمہ کا اوّل حرف مشدّد ہوجاتا ہے اور لام نہین بولا جاتا
اور الف کسی جگہ نہین بولا جاتا پس جس کلمے کے شروع مین
یہ چودہ حروف ہونگے ت ث د ذ ر ز س ش
ص ض ط ظ ل ن تو وہان اَل نہ بولا جاویگا بلکہ
یہی حروف مشدّد ہوجاوینگے جیسے عندالتحقیق کہ دوسرا کلمہ
تحقیق ہے جسکا شروع حرف ت ہے جب اسپر اَل
زیادہ کیا اور اُسمین ایک کلمہ دوسرا یعنی عند ملایا تو ت
مشدّد پڑھی جاویگی اِسیطرح عندالثبوت اور عندالاقلہ

اور عبد الرزاق اور وقت الزیارت وغیرہ اور اگر شروع مین کلمۂ
دوم کے آور حروف ہونگے تو آل بولا جاویگا جیسے حق الامکان اور
سلطان البحر حتی الغروب رفیع المکان وغیرہ اور بعض اشخاص الٓ
کو لفظ فارسی پر بھی ملاکر بولتے ہین جیسے عند الرد بکاری اور عند الدریافت
مگر اسطرح کی ترکیب غلط ہے **فائدہ** الفاظ جو مثال دینے کے واسطے
آتے ہین مثل جیسے اور مثل اور چنانچہ وغیرہ ترکیب مین انکو مضاف
کہنا چاہیئے اور انکے مابعد کو مضاف الیہ اور مرکب اضافی کو خبر مبتدا
محذوف کی یعنی مثال اسکی یہ جملہ کی شکل یون ہوجاویگی کہ مثال
اسکی مثل فلان چیز ہے **فائدہ** الفاظ بموجب اور برابر اور مطابق
اور موافق وغیرہ کو باصطلاح جدید شبہ ظروف کہتے ہین اور
ترکیب مین یہ الفاظ بھی مضاف ہوتے ہین **فائدہ** جس طرح
کہ فعل کے واسطے فاعل اور متعلقات ہوتے ہین اسی طرح
مصدر اور اسم مشتق کے واسطے ہوتے ہین مگر مصدر فاعل
یا مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے جیسے تمھارا جانا اچھا
نہین ہے یہان فاعل جانے کا مخاطب ہے جو مضاف الیہ
مصدر کا ہے اور تمھارے دینے سے مین خوش نہین
یہان مصدر دینا دونون احتمال رکھتا ہے کہ فاعل کی طرف
مضاف ہو یا مفعول کی طرف اور آدمی کے چیرنے سے

شیر کو رحم نہین آتا یہان مصدرِ چیرنا مفعول کی طرف مضاف ہے
پس ترکیب مین مصدر یا اسم مشتق کے متعلقات کا بھی خیال
رکھنا چاہیئے مثلاً اگر پوچھین کہ اسکی کیا ترکیب ہے خیال رکھنا
چاہیئے پس یون کہنی ہوگی کہ چاہیئے فعل مضارع اور رکھنا
مصدر اور خیال مفعول بہ مصدرِ رکھنا کا مصدر اپنے مفعول بہ سے
ملکر فاعل ہوا فعل کا اور اگر خیال رکھنا کو مصدرِ مرکب کہین تب
بھی درست ہے بہر صورت فاعل مصدر کا محذوف ہے یعنی
طالب علم یا مخاطب کا خیال رکھنا درکار ہے اسیطرح جاننا چاہیئے
یعنی مخاطب کا جاننا یا عوام و خواص کا جاننا مطلوب ہے +
فائدہ بعض جا فعلِ ناقص کا اسم نہین بولتے جیسے واضح ہو
یا مخفی نرہے یا یاد رہے وغیرہ کہ ان فعلون یعنی ہو اور رہے کا
اسم یہہ امر ہے اور محذوف اور واضح ہو وغیرہ کے بعد کی عبارت
بیان ہے یہہ امر محذوف کا **فائدہ** مضمون جملہ اُسکو کہتے ہین
کہ جملے کے مسند کے مصدر کو مسند الیہ کی طرف اضافت کرین تو یہہ مرکب
اضافی مضمون جملہ مذکور کا ہوگا مثلاً زید موجود ہے اس جملہ مین موجود
مسند ہے اور اُسکا مصدر وجود ہے اور زید مسند الیہ ہے پس زید کا
وجود مرکب اضافی مضمون ہوا جملہ کا یعنی زید موجود ہے کا **فائدہ**
کبھی مضمون جملہ فاعل فعل کا ہوتا ہے جیسے چاہیئے کہ تم جاؤ پس فاعل چاہیئے

کا مضمون جملہ تم جاؤ ہے یعنی تمھارا جانا چاہیئے اِسیطرح ہمکو چاہیئے
کہ خداکو مانیں یعنی ہمارا خداکو ماننا ضرور ہے **فائدہ** جب کسی مصدر
کو دو مصدروں سے مرکب کرتے ہیں تو ایک مصدر کا امر حاضر لیکر
دوسرے پر زیادہ کرتے ہیں جیسے دیڈالنا اور ڈالدینا مگر مصدر چلنا کی
ماضی پر دوسرا مصدر زیادہ کرتے ہیں جیسے چلا جانا یا چلے جانا اور بعض جا
امر ہی پر زیادہ کرتے ہیں جیسے چلدینا اور مصدر لگنا جو کسی دوسرے مصدر
کے بعد لگایا جاتا ہے تو اُس مصدر کے الف کو یے مجہول سے بدل کر اُسپر
زیادہ کرتے ہیں جیسے کھانے لگنا اور جانے لگنا وغیرہ اور بعضے شخص
اِسکو مرکب نہیں خیال کرتے بلکہ حرف معنوی کو مقدر کہتے ہیں یعنی
کھانے میں لگنا پس مصدر متعدی کے امر حاضر کو اوّل میں مصدر
لازم کے لگانے سے متعدی کیا کرتے ہیں جیسے لیجانا اور دے بیٹھنا
اور مار بیٹھنا وغیرہ **فائدہ** بعضے مصدر اور اُنکے مشتقات کبھی صرف
واسطے مدد اَور مصدروں کے آتے ہیں اُنسے کچھ اَور غرض نہیں
ہوتی جیسے جانا اور دینا اور لینا مثلاً بیٹھ جاؤ بمعنی بیٹھو کہ یہاں جاؤ
صرف مدد بیٹھنے کے واسطے بولا گیا ہے اِسکے اصل معنی سے کچھ
غرض نہیں اِسی طرح چھوڑ دیا بمعنی چھوڑا اور کھا لیا بمعنی کھایا +
فائدہ عدد کی صفت میں آخر کو الف ہوتا ہے یا واں جیسے پہلا دوسرا
پانچواں ساتواں اور حالتِ تبدیل میں یہہ الف مثل اَور اسماءِ متبدلہ

کے الف کے ے مجہول سے بدل جاتا ہے مگر اِس مین بعضے اوقات
حرف معنوی لفظاً یا مقدر نہین ہوتا اور تبدیل ہو جاتا ہے جیسے ایک تو
کریلا اور دوسرا نیم چڑھا اِس مثال مین الف دوسرا کا ے مجہول
ہوگیا ہے مگر حرف معنوی نہین ہے **فائدہ** مکرّر لانا صفت یا اسم
مشتق کا جیسے کہ فائدہ کثرت کا دیتا ہے مثلاً کھڑے کھڑے تھک
گیا اور بیٹھے بیٹھے اُکتا گیا یعنی کثرت کھڑے ہونے سے یا کثرت
بیٹھنے سے اِسی طرح کبھی فائدہ قلّت کا بھی دیتا ہے جیسے کھڑے کھڑے
ہو جانا یعنی تھوڑی دیر کو اور کبھی فائدہ خصوصیت کا بھی دیتا ہے
جیسے اچھے اچھے کاغذ لانا یعنی صرف اچھے **فائدہ** صفت کبھی موصوف
ہی کی بھلائی یا بُرائی بیان کرتی ہے جیسے بھلا آدمی کہ لفظِ بھلا
سے بھلائی آدمی کی جو کہ اُسکا موصوف ہے معلوم ہوتی ہے اور
کبھی موصوف کے متعلق کی بھلائی بُرائی پر دلالت کرتی ہے جیسے
خوش لباس آدمی کہ خوش لباس صفت آدمی کی ہے مگر خوبی لباس کی
دلالت کرتی ہے جو کہ متعلق آدمی سے ہے اوّل صفت کو صفتِ حالِ
موصوف کہتے ہین اور دوسری کو صفتِ حالِ متعلق موصوف بولتے ہین
فائدہ اگر صفت کے آخر ی معروف لگا دین تو اسم ہو جاویگا
جیسے دانا سے دانائی اور بے تمیز سے بے تمیزی اور نیک سے نیکی
فائدہ اسم موصول کبھی ضمیر غائب کے طور پر آتا ہے اُسوقت

کاف بیانیہ کی جگہہ جو آتا ہے پس اِس صورت مین جو حرف بیان
ہوگا نہ اسم موصول مثلاً وہ کتاب جو مین نے دیکھی تھی اِسکے یہہ
معنی ہین کہ جو کتاب کہ مین نے دیکھی تھی + فائدہ اسم موصول
کے صلہ مین ایک ضمیر ضرور ہے جو موصول کی طرف پھرتی ہو پس
جس صورت مین وہ ضمیر صلہ مین مضاف الیہ یا مفعول یا مجرور واقع
ہو تو صلہ مین سے اُس ضمیر اور کاف بیانیہ کو حذف کرکے علامت
اضافت یا مفعول یا حرف جر اسم موصول پر لگا لیتے ہین جیسے جو کتاب
کہ اُسکا ورق پھٹا ہوا ہے لاؤ یہان ضمیر اُسکا مضاف الیہ ہے
پس اُسکو معہ کاف بیانیہ حذف کرکے کا علامت اضافت کی اسم
موصول یعنی جو کتاب مین لگائی تو جملہ یون بن گیا کہ جس کتاب کا
ورق پھٹا ہوا ہے لاؤ اور اِسی طرح مفعول کی مثال مثلاً جو کتاب کہ اُسکو
دیکھا تھا لاؤ اِسکو یون کہینگے کہ جس کتاب کو دیکھا تھا لاؤ اور مجرور کی
مثال جو کتاب کہ اُس مین جلد نہین لاؤ اِسکو یون کہینگے کہ جس کتاب
مین جلد نہین لاؤ + فائدہ لفظ ایک عدد پر دلالت کرتا ہے
مگر کبھی تنکیر کے واسطے مستعمل ہوتا ہے جیسے یہان ایک چیز نہین
پائی جاتی یعنی کوئی چیز اور کبھی زائد آتا ہے جیسے تھوڑا ایک کاغذ
لاؤ اور کبھی قریب کے معنی مین جیسے چار ایک قلم لاؤ یعنی قریب
چار کے اور کبھی مکرر واسطے ہر فرد کے آتا ہے جیسے ایک ایک تارے

گئے یعنی ہر ایک اور ناگاہ کے معنی مین بھی مکرر آتا ہے جیسے یکایک
اور یک بیک **فائدہ** نفی اسم کی جو لفظ بے سے ہوتی ہے اور نا
سے ہوتی ہے اُن دونون مین یہہ فرق ہے کہ نا صفت پر آتا ہے
اور بے اسم پر جیسے نالائق اور ناواقف وغیرہ اور بے شعور اور
بے وقوف **فائدہ** فارسی مین جو با اسم پر لاتے ہین اُسکو زبر سے
پڑھتے ہین یعنی مفتوح جیسے بغیر اور بموجب وغیرہ اور عربی مین اسم
پر ب کو مکسور پڑھتے ہین جیسے باللہ اور بعون اللہ اور بعینہ وغیرہ
فائدہ فارسی مین الفِ مقصورہ ہمزۂ متحرک کو بھی کہتے ہین جیسے
اگر مین اور اصطلاحِ عربی بابِ اوّل مین گذری ⁂ **فائدہ** جو لفظ
کسی واضع نے کسی معنی کے واسطے وضع کیا ہے وہ اگر اُنہی معنی مین
بولا جاوے تو وے معنی حقیقی کہلاوینگے اور جو اُنہین نہ بولا جاوے
تو دوسرے معنی کو مجازی کہینگے مثلاً شیر کو واضع نے ایک جانور درندہ
کا نام رکھا ہے پس اگر اس سے وہی مراد لیوین تو حقیقی معنی کہلاوینگے
اور اگر اس سے کوئی شجاع آدمی مراد لیوین تو اُسکو مجازی کہینگے
پھر معنی حقیقی اور مجازی مین کوئی مناسبت اور علاقہ ضرور ہوتا ہے
پس اگر وہ علاقہ تشبیہ کا ہو تو اُس مجاز کو استعارہ کہینگے جیسے کہ
مثال مذکور مین شیر کا بولنا مردِ شجاع پر بسبب تشبیہ کے ہے
شجاعت مین اس واسطے اسکو استعارہ کہینگے اور اگر ایسا نہو

تو صرف مجاز کہینگے جیسے کہین کہ پرنالہ چلتا ہے حال آنکہ اُسکا پانی چلا کرتا ہے
پس بولنا پرنالہ کا پانی پر مجاز ہے اِسی طرح بادل برستا ہے وغیرہ
اور جیسا کہ ایک اسم کو دوسرے معنی مین بولنا مجاز کہلاتا ہے
ویسے ہی ایک فعل کو دوسرے معنی مین بولنا مجاز ہوتا ہے اور یہہ
بہت رائج ہے مثلاً مین وہان گیا تھا کیا دیکھتا ہون کہ بڑا مزہ ہے
پس یہان دیکھتا ہون فعل حال بجاے دیکھا تھا ماضی بعید کے
بولا گیا ہے مجازاً اور اِسی طرح اَور فعلون کو قیاس کرنا چاہیئے
فائدہ عبارت فصیح اور بلیغ وہ ہے کہ قواعدِ صرف و نحو کی
رو سے اُس مین کوئی غلطی نہو اور مضمون سمجھنے مین بھی کچھ دقت
نہو نہ اِتنی طویل کہ دیکھنے یا سننے والا گھبرا جاوے اور نہ اِتنی مختصر
کہ اُس سے مطلب پورا نہ نکل سکے + **فائدہ** اسم کے خواص مین
سے ہے واحد اور جمع ہونا یعنی حرف اور فعل جمع نہین ہو سکتے اور
یہہ جو فعل یا حرف مین صیغہ کی وضع مین تبدیل ہو جاتی ہے کہ واحد
کے واسطے کچھ اَور بولتے ہین اور جمع کے واسطے کچھ اَور تو اِس سے
فعل یا حرف مین کثرت نہین ہو جاتی مثلاً مارتے ہین اگرچہ لفظون مین
جمع ہے مگر مار جو کہ اُسکا اثر ہے اُس مین کثرت نہین ہوئی بلکہ
مارنے مین کثرت مارنے والون پر دلالت کرتا ہے جو کہ اسم
ہین اِسی طرح فعل مین تذکیر و تانیث بھی نہین ہوتی وہ بھی خاص اسما

اسم کے ہے اور حروفِ جر اور کلماتِ نفی کا آنا بھی فعل اور حرف پر نہیں ہوتا یہہ بھی خواص اسم کے ہے اور منسوب ہونا یا مصغر ہونا یا منادیٰ اور مندوب ہونا یا مفعول ہونا یا موصوف ہونا یا صفت ہونا یا مضاف و مضاف الیہ ہونا یہہ سب خواص اسم کے ہیں اور پہلے لکھا گیا ہے کہ مسند الیہ ہونا بھی خواص اسم سے ہے

فائدہ

واوِ مجہول اور یاءِ مجہول اور واو معدولہ عربی میں نہیں آتیں پس جو لفظ کہ اس میں ان حروف میں سے کوئی ہوگا وہ لفظ عربی نہوگا جیسے شور اور شیر اور خواب اور خویش فقط

تمت

[illegible]

دوست میری غم خواری میں سعی فرمائیں گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا

فہرست مضامین رسالہ ہذا